جدید اضافہ شدہ ایڈیشن

بچوں کی تربیت کے لیے بہترین کتاب

بچّوں کے اِسلامی آداب

(یعنی بچوں کی زبان میں تمام اسلامی آداب)

تالیف
مولانا اِرشاد اَحمد فاروقی
استاذ مدرسہ امداد العلوم مسجد باب الاسلام پرنس روڈ، کراچی

پسند فرمودہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم
رئیس جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

حضرت مولانا وکیل احمد شیروانی صاحب
استاذ حدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

دَارُالاِرشَاد

بچوں کی تربیت کے لیے بہترین کتاب

بچّوں کے اِسلامی آداب

(یعنی بچوں کی زبان میں تمام اسلامی آداب)

تالیف
مولانا اِرشاد اَحمد فاروقی
استاذ مدرسہ امداد العلوم مسجد باب الاسلام برنس روڈ، کراچی

پسند فرمودہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب
رئیس جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

حضرت مولانا وکیل احمد شیروانی صاحب مدظلہ
استاذ حدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

دار الاِرشاد

نام کتاب	:	بچوں کے اسلامی آداب
تالیف	:	مولانا ارشاد احمد فاروقی
باہتمام	:	عارف سعید
تاریخ اشاعت دوم	:	جون 2010

اسٹاکسٹ

مکتبۃ السعید

بالمقابل جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

Tel: 021-38844816 Cell:0321-8583130

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اظہار تشکر

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر کرم و احسان ہے کہ اس کتاب ''بچوں کے اسلامی آداب'' کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت رحمت فرمایا۔ یہ بعض مدراس میں داخل نصاب ہوئی اور بعض مکاتب میں بچوں کو روزانہ پڑھ کر سنائی جاتی ہے اسی طرح بعض رسالوں میں ماہانہ چھپ رہی ہے۔

اس ناچیز سیاہ کار پر اللہ تعالیٰ کا انتہائی کرم و احسان ہے۔ بندہ اس عنایت پر اللہ تعالیٰ کے حضور سر بسجود شکر گزار ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے بلا استحاق اسے مزید شرف قبولیت سے نوازے۔ انه علي كل شي قدير و بالا جابة جدير.

تقریظ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Jamiat-ul-Uloom-il-Islamiyyah
Allama Muhammad Yousuf Banuri Town
Karachi - Pakistan.

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراتشی -۷۴۸۰۰ - باکستان

Ref. No. ______________ Date. ______________

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

کسی کام کو اس طور پر کرنا کہ وہ ہمہ قسم کے نقص و خطا سے محفوظ، عمدہ صفات سے مزین اور تمام خوبیوں سے آراستہ و پیراستہ ہو، اسے ادب کہتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو ایسے ہی اعلیٰ اخلاق و آداب کی تعلیم دی ہے اور والدین کے ذمہ لگایا ہے کہ وہ اولاد کی ان ہی اسلامی اخلاق و آداب کے خطوط پر تعلیم و تربیت کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"کسی باپ نے اپنے کسی بیٹے کو کوئی عطیہ نہیں دیا جو "اچھے ادب" سے بڑھ کر ہو۔"

یعنی باپ کی طرف سے اولاد کے لیے سب سے بہترین تحفہ یہ ہے کہ ان کو اچھے آداب کی تعلیم دے، کسی غلط کام کے کرنے پر ان کو زجر و توبیخ کرے اور اچھے اخلاق و آداب کا عادی بنائے۔ اس کا سب سے بہترین تحفہ ہونا واضح ہے کہ اچھی تعلیم و تربیت غلام کو آقا اور مملوک کو مالک بنا دیتی ہے۔

محترم مولانا جناب ارشاد احمد صاحب نے "بچوں کے اسلامی آداب" کے نام سے یہ کتاب تالیف کی ہے جو اپنے موضوع کے اعتبار سے خوب سے خوب تر ہے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کی اس محنت کو قبول فرمائیں اور امت مسلمہ کے لیے اسے نافع اور مفید بنائیں۔ آمین

عبد الرزاق اسکندر

(مولانا ڈاکٹر) عبد الرزاق اسکندر
رئیس جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۱۶/۵/۱۴۳۱ھ - ۱/۵/۲۰۱۰ء

رائے گرامی

حضرت مولانا وکیل احمد شیروانی صاحب دامت برکاتہم

داماد و خلیفہ حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب رحمہ اللہ

استاد حدیث جامعہ اشرفیہ و مدیر اعلیٰ رسالہ الصیانۃ مجلس صیانۃ المسلمین

مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان

Majlis
Seyantul Muslimeen (Regd.)
Pakistan
BY
HAKIM-UL-UMMAT MUJADDID-UL-MILLAT
HAZRAT MAULANA SHAH ASHRAF ALI
THANVI REHMAT-UL-LAH ALEI

Ref: ____ ---- Date: [illegible]

وکیل احمد شیروانی عفی عنہ
بیت الاشرف [illegible] A/ ماڈل ٹاؤن لاہور

مکرم محترم جناب مولانا ارشاد احمد صاحب فاروقی زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

خدا تعالیٰ سے امید ہے کہ جناب کے مزاج گرامی عافیت سے ہوں گے

گذارش آنکہ جناب کا مرسلہ تحفہ

بچوں کے اسلامی آداب ملا، ماشاء اللہ کتاب بہت خوب ہے، ماشاء اللہ آپ نے
بڑی محنت سے مرتب کی ہے، اب تک اس موضوع پر ایسی کتاب نہیں دیکھی،
خدا کرے کہ اہل مدارس اس کو اپنے یہاں نصاب میں داخل کر کے
بچوں کو پڑھائیں انشاء اللہ بڑا فائدہ ہوگا، بچوں کی ذہنی تربیت
جو کہ آج کل مدارس میں بچوں کی تعلیم تو ہوتی ہے مگر دینی تربیت کا کوئی [illegible]
انتظام نہیں

سائل کی بات

(ذرا کتاب سے پہلے پڑھئے)

تمام تر تعریف جو قلم و علم سے عیاں ہو یا رمز غمز میں پنہاں ہو صرف اس ذات باری عزاسمہ کے لیے ہے جو خالق کرو بیاں ہے جس نے تمام عالم کو ارتقائی مراحل سے گزار کر ایسا بے نظیر و بے مثل پیدا کیا کہ اس پر سارا عالم انگشت بدنداں ہے اور درود و سلام ہو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کی تربیت نے ایک مشت خاک کو نکتۂ آغاز سے ایسا نکتۂ عروج عطا کیا کہ وہ ہمدوش رحماں ہے اور ان کی آل و ازواج و اولاد اصحاب اور تمام مفسرین، محدثین فقہاء علماء اولیاء، صفیاء، صلحاء اور شہداء پر جن کی جہد مسلسل سے یہ دین متین آج مستحکم اور محفوظ از زیاں ہے اور ہم پر اور ساری امت مسلمہ پر بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت دارین میں ہو کہ ہمارا وجود ان کی اتباع پر شاداں و فرحاں ہے اور یوم معاد میں ان کی معیت کا خواہاں ہے۔

اما بعد! بزرگوں کا ارشاد ہے ''الدین کلہ ادب'' ''دین سراپا ادب ہے'' تمام شعبہ ہائے زندگی میں آداب کو بجالانا ہی ان کے صحیح طور پر انجام پانے کی علامت ہے۔ جو ادب کا اہتمام کرتا ہے وہ فرائض و واجبات کا بھی پورا اہتمام کرتا ہے اسی لیے علماء نے کہا ہے کہ ادب کی سستی فرائض واجبات کی سستی کا سبب ہوتی ہے۔ آج ہم ان آداب اور اخلاقی قدروں سے ناواقفی اور بے عملی کی وجہ سے بے سکون اور پراگندہ زندگی گزار رہے ہیں۔ اب یہ تاریک بادل ہم پر سے چھٹیں اور تاریک رات اپنی انتہا کو پہنچے اور ایک خوشگوار صبح ہم پر طلوع ہو اس کے لیے ایک کوشش اور جہد مسلسل

کی ضرورت ہے۔

بچے قوم کا سرمایہ اور مستقبل میں قوم کے معمار اور معاشرے کے سپوت بنتے ہیں اگر انہیں ان کی ابتدائی عمر ہی سے ان آداب اور اسلامی و اخلاقی قدروں سے روشناس کرایا جائے اور ان پر مداومت سے عامل بنایا جائے تو ایک صحت مند اور پاکیزہ معاشرے کا وجود ممکن ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ ''بچپن میں سیکھا ہوا علم پتھر کی لکیر کی طرح (مضبوط) ہوتا ہے۔''[1]

اس صحیح تربیت و نگہداشت کا نتیجہ کیا ہوگا اس کے بارے میں اگلے اوراق میں ''والدین اور سرپرستوں سے چند گزارشات'' کے عنوان میں ملاحظہ فرمائیں۔

یہ اوراق جو آپ کے ہاتھ میں ہیں اسی تعلیم و تربیت کے سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے مراحل میں والدین، سرپرستوں اور اساتذہ کے لیے معاونت کی ایک کوشش ہے۔ یہ تمام اصول و قوانین اور تربیتی قواعد و ضوابط معاشرتی طور وطریقے اسلامی تہذیب و تمدن کے آداب زندگی مختلف کتب کے صدہا صفحات پر متفرق اور یکجا ہر طرح موجود ہیں۔ آئندہ اوراق میں ان ہی امور کو بچوں کی زبان میں منتقل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان کی دلچسپی باقی رکھنے اور وابستگی پیدا کرنے کے لیے ان کی نفسیات کے مطابق ان آداب کو بیان کیا گیا ہے۔

ع تاثیر کا سائل ہوں محتاج کو داتا دے

بندے نے ان اوراق کا نام ''بچوں کے اسلامی آداب'' یعنی بچوں کی زبان میں اسلامی معاشرت رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو محض اپنے فضل وکرم سے بلا استحقاق قبول و منظور فرمائیں اور اس کو مقبولیت عامہ و خاصہ عطا فرمائیں

---

(۱) الفقیہ والمتفقہ: ص ۱۹

اس کو میرے لیے، میرے والدین، اعزاء، اقرباء، مشائخ، اساتذہ، معاونین اور تمام امت مسلمہ کے لیے ذخیرہ آخرت فرمائیں اور عقبی میں باعث نجات بنائیں۔

بندہ

ارشاد احمد فاروقی عفا اللہ عنہ وعافاہ

ووفقه لما يحب و يرضا واجعل اخرته خيرا

من اولاه واجعل خير ايامه يوم يلقاه

مدرسہ امداد العلوم مسجد باب الاسلام برنس روڈ کراچی

۵/ذی الحجہ ۱۴۲۸ھ مطابق ۱۶/دسمبر ۲۰۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والدین اور سرپرستوں سے ابتدائی چند گزارشات

ایک درخت جس کی جڑیں مضبوط ہوں اس کا تنا طاقتور ہو اور اس کی شاخیں دور تک پھیلی ہوئی ہوں اس کے پتے گھنے تہ بتہہ ہوں جو مکمل سائبان کی شکل اختیار کیے ہوئے ہوں اور اس کے پھل پھول اس درخت کے نیچے ستانے اور آرام کرنے والوں کے لیے خوشبو بکھیرنے اور لطف اندوزی کا سبب ہوں۔

اسلام بالکل ایک ایسا ہی درخت ہے جس کی جڑیں ایمان و یقین کی طاقت سے مضبوط ہوں، اس کا تنا نماز کے اہتمام سے قوی ہو، اس کی شاخیں رواداری اور للّٰہیت لیے تمام شعبہائے زندگی میں پھیلی ہوئی ہوں، اس کے احسان، ہمدردی اور مواسات کے پتے سارے انسانوں کو جوڑے ہوئے ہوں اور عدل و انصاف، ایثار اور نفع رسانی کے جذبے کے حامل پھل پھول جہاں تک یہ مملکت خداداد پھیلی ہوئی ہو وہاں تک بلا امتیاز مسلمان اور کافر سب ہی کے لیے امن و اماں چین و سکون کی ضمانت بنے ہوئے ہوں اور سب ہی کے لیے نفع رساں ہوں۔

اسلام کا یہ تخم جب کسی انسان کے دل میں زرخیزی دکھاتا ہے تو اس کی سوچ و فکر کی سطح ہموار ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس سے نکلنے والے تمام اعمال بالکل صحیح ہوتے ہیں اور اس کے احسان و تبرع کے پھل پھول ایثار و ہمدردی، غمگساری، خیر خواہی اور نفع رسانی کے جذبات کا حامل معاشرہ تشکیل دیتے ہیں جس سے اغیار بھی احباء بن کر ”انما المومنون اخوہ“ کہ مسلمان سارے بھائی ہیں کا منظر پیش کرتے ہیں۔

یہ پاکیزہ معاشرہ چند خاندانوں پر مشتمل ہوتا ہے اور یہ خاندان چند افراد پر

مشتمل ہوتے ہیں۔ جس طرح کسی شئ کے اچھا اور عمدہ ہونے کے لیے اس کے اجزائے ترکیبی کا اچھا ہونا ضروری ہے بالکل اسی طرح معاشرے کے اچھا ہونے کے لیے خاندان اور افراد کا اچھا اور عمدہ ہونا ضروری ہے۔

افراد کی تعمیر کس کی ذمہ داری ہے

افراد کی تعمیر میں سب سے زیادہ ذمہ داری ان افراد پر عائد ہوتی ہے جن سے فرد یعنی بچہ کو سب سے پہلے واسطہ پڑتا ہے۔ وہ اس کے والدین ہوتے ہیں۔ بچے پر سب سے پہلے جس کا اثر مرتب ہوتا ہے وہ اس کے والدین کا ہوتا ہے اور بچہ سب سے پہلا اثر جو قبول کرتا ہے وہ بھی اس کے والدین کا ہوتا ہے۔ اسی لیے مقولہ ہے ''الولد سر لابیه'' بچہ اپنے باپ کا راز ہوتا ہے۔ اس لیے اولاد (فرد) کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری سب سے پہلے والدین پر ہی عائد ہوتی ہے۔ ان کے بعد خاندان کے دوسرے افراد ہوتے ہیں۔

غرض بچے کی پہلی درس گاہ اس کا گھر ہے جو اس کے والد کی تعلیمی و تربیتی سرپرستی میں ہوتا ہے وہ سرپرست ایسا ہوتا ہے جو گھر کے تمام افراد پر کڑی نگاہ رکھے ہوئے ہوتا ہے اور ماں اس کی سرپرستی میں بچے کی پہلی استانی ہوتی ہے جو بچے پر حسن تربیت سے حسن سیرت کے نقوش بناتی ہے اور اس کا نکھار باپ کی توجہ سے ہوتا ہے باقی خاندان کے افراد (دادا، دادی چچا وغیرہ) اس تربیتی مشن میں ماں باپ کے معاون ہوتے ہیں اور بھائی بہن اس بچے کے ہم سبق و ہم جماعت ہوتے ہیں۔

شادی ذمہ داریوں کی ابتدا

شادی صرف دو انسانوں مرد و عورت کے ملاپ کا نام نہیں ہے بلکہ یہ وہ بندھن ہے جس سے ان دونوں کی آزاد زندگی پر نکاح کی بیڑیاں لگنے سے ایک ذمہ داریوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو ان کی موت تک چلتا ہے اور روز بروز ان ذمہ داریوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

شادی سے پہلے دونوں میاں بیوی آزاد ہوتے ہیں لیکن شادی کے بعد دونوں پر ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ شوہر پر بیوی کی تمام تر ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اسی طرح بیوی پر شوہر کو خوش رکھنے اس کی اطاعت وفرمانبرداری کی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

ابھی یہ دونوں اپنے اپنے حقوق خوش اسلوبی سے نبھا ہی رہے ہوتے ہیں کہ اولاد ہو جاتی ہے اب ان کی زندگی میں ذمہ داری کے ایک نئے باب کا اضافہ ہوتا ہے۔ یہ ذمہ داری پہلی ذمہ داری سے کچھ اور اہم اور سخت ہوتی ہے اس سے ان کی رہی سہی آزادی بھی ختم ہو جاتی ہے۔ اب ان کی ساری زندگی کی ترتیب بدل جاتی ہے اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے پروگرام کے مطابق ان کی زندگی کے پروگرام طے ہوتے ہیں۔ اگر بچوں کے امتحان ہیں تو کہیں آنا جانا بند ہو جاتا ہے۔ بچے کی طبیعت خراب ہو تو اپنی ساری مشغولیات چھوڑنی پڑتی ہیں۔ ان کی تربیتی نگہداشت سے کوئی لمحہ فارغ نہیں ہوتا ہے کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، بات کرنے بات سننے، بڑوں کا ادب واحترام سکھانے، پڑھنے پڑھانے، اسکول، ٹیوشن غرض ہر ہر کام میں پوری پوری نگرانی کرنی پڑتی ہے کبھی سختی کبھی نرمی کبھی سمجھا بجھا کر پیار و محبت سے کام چلانا پڑتا ہے غرض ہر طرح سے پوری نگہداشت کی ضرورت پڑتی ہے۔

آدمی پر اولاد کی ذمہ داریاں یہاں تک سوار ہو جاتی ہیں کہ آدمی خرچ کرتے ہوئے بھی اپنی اولاد کو سامنے رکھ کر ہاتھ کھینچ لیتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے "الولد مبخلة ومجنبة" [1] کہ بچہ بخل اور بزدلی کا ذریعہ ہوتا ہے۔ باپ خرچ کرتے وقت یا کہیں لڑائی جھگڑے میں یہ سوچ کر پیچھے ہٹ جاتا ہے کہ بچے ہیں ان پر خرچ کروں گا یا اگر مجھے کچھ ہو گیا تو بچوں کو کون سنبھالے گا۔ شادی سے جو ذمہ داریاں شروع ہوتی ہیں فارسی والوں نے اس کی اس مصرعہ میں خوب عکاسی کی ہے۔

ع چونکہ بر میخت بہ بند و بستہ باش

---

(۱) ابن ماجہ: ۲۶۱

ترجمہ: ”جب کھونٹے سے بندھ جاؤ تو پھر بندے رہو۔“

یعنی جب شادی کر کے ان تمام ذمہ داریوں کو سر پر اٹھالیا ہے تو اب ان ذمہ داریوں کو ہی پوری طرح نبھاؤ ورنہ اگر نبھانا نہیں تھا تو شادی ہی نہیں کرنی چاہیے تھی۔ اب جواں مردی یہی ہے کہ تمام ذمہ داریوں کو خوش اسلوبی سے نبھایا جائے اللہ تعالیٰ کے ہاں یہی مطلوب ہے اور دونوں جہاں میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے حصول کا ذریعہ بھی یہی ہے۔

تربیت کی وجہ سے والدین کا اکرام واعزاز

یہی تربیت کی مشقتوں کو برداشت کرنا اور اپنی دھوپ چھاؤں سب کچھ بچے پر قربان کر دینے کی قدر دانی اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت ہے۔ اولاد پر اس جانفشانی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے حقوق واجب کیے ہیں اور اس کا بدلہ دنیا و آخرت میں یہ دیا ہے۔ (مندرجہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیے)

● ...... سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حق کے ساتھ ہی والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم فرمایا ہے

● ...... ماں باپ کو تکلیف نہ دینے نرمی سے بات کرنے اور ان سے تواضع کے ساتھ پیش آنے کا حکم فرمایا ہے۔[۱]

● ...... وقت پر نماز پڑھنے کے بعد سب سے بڑا عمل ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک ہے۔[۲]

● ...... باپ جنت کا بہترین دروازہ ہے۔[۳]

● ...... ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔[۴]

---

(۱) سورۃ بني اسرائیل: آیت ۲۳

(۲) بخاري: ۸۸۲/۲

(۳) ترمذي: ۱۲/۲، ابن ماجه: ص ۲٦۰

(۴) شعب الایمان: ۱۷۸/٦

● ...... ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے عمر اور رزق میں برکت ہوتی ہے۔(۱)

● ......ماں باپ کی خدمت نفلی جہاد سے افضل ہے۔(۲)

● ...... مخلوق میں انسان کے لیے سب سے زیادہ حسن سلوک کی مستحق اس کی ماں اور پھر باپ ہے۔(۳)

● ......ماں باپ کی نافرمانی بڑے گناہوں میں سے ہے۔(۴)

والدین کے لیے یہ سارا اعزاز انعام ان کی تربیت میں انتھک محنت اور جانفشانی سعی و کوشش کی وجہ سے ہے آخرت کا انعام اس پر مزید ہے۔

تربیت کیا ہے؟

"تربیت" عربی کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں "کسی چیز کو اس کے ابتدائی مراحل سے انتہا تک پہنچانا اور ان تمام مراحل میں اس کی تمام ضرورتیں پوری کرنا" اب بچہ کی پیدائش سے لے کر موت تک زندگی گزارنے میں جو جو مراحل پیش آتے ہیں ان تمام میں بچے کی پوری رہنمائی و تربیت کرنے کا نام تربیت ہے۔ آج بچہ ہے اس وقت کی ضرورتیں اور اس موقع کی مناسبت سے اس کی تربیت الگ ہے کل عمر کی ترقی کے ساتھ بڑھتی ہوئی نئی نئی ذمہ داریاں اور نئے نئے تربیتی باب کھلتے چلے جاتے ہیں اسی طرح تعلیمی مراحل کے بعد عملی زندگی میں قدم رکھا جاتا ہے پھر شادی اور اس سے شروع ہونے والی نئی ذمہ داریاں غرض ان تمام ذمہ داریوں کو صحیح تعلیم و تربیت کے ساتھ پورا کرنا والدین کی پہلی ذمہ داری ہے۔

بچہ کو ان سارے کاموں کے طریقہ سکھانا پھر ان پر عمل کرانا پھر اس طریقہ پر

---

(۱)بخاري: ۲/ ۸۸۳، مسلم: ۲/ ۳۱۳

(۲)شعب الايمان: ۶/ ۱۷۸

(۳)بخاري: ۲/ ۸۸۳، مسلم: ۲/ ۳۱۲

(۴)ترمذي: ۲/ ۱۲

عمل کرنے کی عادت بنانا ایک دیر طلب صبر آزما اور مستقل محنت طلب کام ہے۔ فارسی کا ایک شعر اس محنت کی یوں عکاسی کرتا ہے۔

صوفی نشود صافی تا در نکشد جامے   بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

ترجمہ: ”صوفی کے صافی ہونے کو جام مشقت چاہیے کچے کو پکا ہونے کو ایک وقت چاہیے، کہ صوفی مشقتوں کے جام پئے بغیر صافی نہیں بن سکتا ہے۔ کچی چیز کے پکا ہونے کے لیے ایک مدت چاہیے۔“ بالکل یہی حال بچہ کی تربیت کا ہے ایک وقت لگتا ہے لیکن جب یہ تربیت تکمیل کو پہنچتی ہے تو اس کا فائدہ بھی ایسا ہی دیرپا اور دورس ہوتا ہے حتیٰ کہ نسلوں تک اس کا اثر پہنچتا ہے۔

تربیت کا فائدہ

جب بچے کی تعلیم و تربیت صحیح نہج پر صحیح طریقے سے ہوگی تو یہ کل ایک بہترین صفات کا حامل فرد ہو گا۔ یہ بیٹا ہو گا تو اپنے والدین کا مطیع فرمانبردار ہو گا ان کی رضا جوئی کے حصول کے لیے ہر وقت کوشاں اور ساعی رہے گا، یہ بھائی ہو گا تو اگر بڑا ہو گا تو اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کے ساتھ شفقت محبت کا معاملہ کرے گا اور اگر چھوٹا ہو گا تو بڑوں کے ساتھ ادب و احترام کا معاملہ کرے گا پھر اس کا حسن سلوک اسے اپنے بڑوں کے ادب و احترام اطاعت و فرمانبرداری پر مجبور کرے گا۔

گھر سے باہر جب اسکول میں ہو گا تو اپنے اساتذہ کا ادب و احترام اطاعت و فرمانبرداری کرنے والا ہو گا، اپنے ساتھیوں کے حقوق ادا کرنے والا ہو گا۔ پڑھائی اور کام کاج میں دل لگا کر ان امور کو انجام دینے والا ہو گا، اچھی باتوں کو سیکھنا اور بری باتوں سے بچنا اس کا شعار ہو گا۔

جب یہ اپنے تعلیمی مراحل سے فارغ ہو گا تو معاشرہ کا ایک بہترین فرد ہو گا۔ جب یہ اپنی عملی زندگی میں قدم رکھے گا۔ اگر خود کوئی کاروبار کرے گا تو اس کا نصب العین نہ کسی کو دھوکہ دینا ہو گا اور نہ کسی سے دھوکہ کھانا ہو گا اپنے معاملات

میں سچ، صداقت امانت وعدہ کی پاسداری غرض شرعی اور اخلاقی تمام اقدار کی رعایت کرنے والا ہوگا جس کی وجہ سے اس کا کاروبار کرنا اس کو قیامت کے دن نبیوں، صدیقوں اور شہداء کے ساتھ ملادے گا۔

اگر یہ کہیں ملازمت کرے گا تو یہ جن کے ماتحت ہوگا ان کی پوری طرح فرمانبرداری کرے گا، اپنا تمام کام ہمہ تن متوجہ رہ کر کرے گا کام چوری اس کی کتاب میں نہیں ہوگی اور جو لوگ اس کے ماتحت ہوں گے ان کے حقوق پوری طرح ادا کرے گا۔

یہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا ہوگا ہر ایک کی خوشی میں ان کا ہمنوا ہوگا ان کی خوشی میں خود بھی خوش ہوگا اگر کہیں غم ہو تو ان کا غمگسار ہوگا اگر کوئی بیمار ہو تو اس کی عیادت کرنا اس کے دل کو خوش کرنا اس کا پہلا فرض ہوگا اگر کوئی پریشان حال ہو تو اس کے ساتھ ہمدردی کرنا اس کے ہاں بڑا کام ہوگا اگر کوئی مدد کا طالب ہو تو خود اس کی مدد کرے گا اگر کوئی برا سلوک کرے تو یہ اس کے ساتھ اچھا سلوک ہی کرے گا۔ کوئی اس کو برا بھلا کہے گا یہ جواب میں بھلا کہے گا۔ یہ ہر ایک کو اپنے سے بہتر سمجھتا ہوگا اور ہر کسی میں خیر اور بھلائی کے پہلو ہی کو دیکھتا ہوگا۔ اگر اسے غصہ آئے گا تو شرعی اور اخلاقی اقدار کا دامن اس کے ہاتھ سے نہیں چھوٹے گا اور وہ تحمل اور بردباری کا اعلیٰ مظاہرہ کرے گا اپنے مقابل سے عفو و درگزر کر کے دوستی کا ہاتھ بڑھائے گا۔

غرض یہ ہر ایک کے لیے نفع رساں ہوگا اور ان ساری باتوں سے اس کا مقصد صرف اور صرف اپنے اللہ کو راضی کرنا ہوگا یہ نہ کسی سے شکریہ کے دو بول چاہے گا اور نہ ہی کسی سے کسی قسم کے بدلے کا خواہاں ہوگا۔ یہ ایک مکمل حسن سیرت کا پیکر ہوگا یہ ہر ایک کے لیے خوشی اور خیر سگالی کا پیغام اور امن و امان کا امین ہوگا۔

زبان حال سے ہر ایک اس کے بارے میں یہی کہہ رہا ہوگا

"جو تم مسکراؤ تو سب مسکرائیں۔"

ان تمام فوائد کے حصول کے لیے تعلیم و تربیت بہت ضروری ہے۔ معاشرہ کا مال دولت میں زیادہ ہونے سے کئی گنا زیادہ بہتر یہ ہے کہ معاشرہ ایسے افراد کا حامل ہو جس کی تعلیم و تربیت صحیح ہوئی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی باپ اپنے بیٹے کو نیک ادب اور صحیح تربیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دیتا ہے۔[1]

اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ انسان کا اپنے بیٹے کو ادب کی بات سکھانا ایک صاع (یعنی پونے دو کلو غلہ) خیرات کرنے سے بہتر ہے۔[2]

ان احادیث سے تعلیم و تربیت کی اہمیت معلوم ہوتی ہے کہ مال دولت سے اولاد کا دامن بھر دینا یہ زیادہ بہتر ہے یا اس کو بہترین تعلیم و تربیت سے آراستہ کرنا زیادہ اچھا ہے حتی کہ مال کے صحیح استعمال سے بھی زیادہ اہم اولاد کی اچھی تعلیم و تربیت ہے۔

بچپن بچوں کی تربیت کا بہترین وقت ہے

بچوں کی تربیت کی ابتداء ان کی زندگی کی ابتدا ہی سے ہونی چاہیے۔ بچوں کی ابتدائی عمر میں وہ ہر بات کو سیکھ رہے ہوتے ہیں اور تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ بچوں میں سیکھنے سمجھنے کی استعداد بہت تیز ہوتی ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: ''بچپن میں علم سیکھنا پتھر پر لکیر کی طرح ہوتا ہے۔''[3]

اس سے معلوم ہوا کہ بچپن میں کسی چیز کے سیکھنے کے نتائج دیرپا ہوتے ہیں اور سیکھنا بھی سہل ہوتا ہے۔ اس کی مثال شاخوں کی طرح ہے کہ شاخیں جب نئی نئی نکلی ہوں تو جدھر چاہے موڑی جاسکتی ہیں لیکن اگر بڑی ہو جائیں اور مضبوط ہو جانے کے بعد اگر ان کو موڑا جائے گا تو وہ ٹوٹ جاتی ہیں مڑتی نہیں ہیں۔ اسی طرح بچے کے افعال کی ابتدا میں اصلاح و تربیت آسان ہوتی ہے لیکن بڑے ہو کر جب یہ افعال

---

(۱) ترمذي: ۲/ ۱٦، مسند احمد: ٤/ ۷۷

(۲) ترمذي: ۲/ ۱٦، حاكم: ٤/ ۲۹۲

(۳) جامع بيان العلم: ۱/ ۹۸

ان کی عادات میں تبدیل ہو جاتے ہیں تو ان کی اصلاح و تربیت بہت ہی مشکل ہوتی ہے۔

اس لیے تربیت ابتدا ہی سے کرنی چاہیے۔ بعض اوقات والدین سے یہ باتیں سنی جاتی ہیں کہ ''ابھی بچہ ہے بڑا ہو گا تو خود سیکھ جائے گا، ابھی تو کھیلنے کی عمر ہے، ابھی ناسمجھ ہے بعد میں خود ہی سمجھ جائے گا وغیرہ'' اس بات پر خود ہی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ جب عادتیں پختہ ہو جائیں گی تو بڑے ہو کر فوراً کیسے چھوٹ جائیں گی بلکہ عام مشاہدہ ہے کہ جو چیزیں ابتداءً شوق میں شروع کی جاتی ہیں بعد میں جب وہ پختہ ہو جاتی ہیں تو باوجود چھوڑنے کے اور سمجھداری کے چھوٹتی نہیں ہیں۔ فارسی کا مقولہ ہے۔ ''جبل گردد جبلت نہ گردد'' کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے مگر عادت نہیں بدلتی ہے۔

شریعت نے اسی لیے جو چیزیں بڑوں کے لیے حرام کی ہیں وہ بچوں پر بھی حرام کی ہیں جیسے سونا اور ریشم مردوں کے لیے حرام ہے تو یہ شیرخوار اور چھوٹے نابالغ بچوں کے لیے بھی حرام ہے۔(۱)

اس لیے ضروری ہے کہ بچوں کی تربیت بچپن ہی سے کی جائے اور انہیں شرعی احکام کا بچپن ہی سے پابند بنایا جائے تاکہ جب یہ سن بلوغ کو پہنچیں تو شرعی احکام کی پابندی ان کے لیے مشکل نہ ہو اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو سات سال کی عمر سے نماز پڑھانے کا حکم فرمایا ہے (تاکہ سات سال سے آہستہ آہستہ یہ بچہ نماز کا عادی ہو جائے) پھر بھی عادت نہ بنے اور نماز میں سستی کرے تو دس سال کی عمر میں اس سستی پر مارنے کا حکم فرمایا ہے۔(۲)

اس حدیث سے ادب سکھانے کے بہترین اصول معلوم ہوئے کہ بچپن سے ہی تربیت کی جائے اور آہستہ آہستہ پیار و محبت سے عادی بنایا جائے پھر آہستہ آہستہ اگر

---

(۱) عالمگیری: ۱۳۳/۵

(۲) ابوداؤد: ۷۰/۱

نرمی سے کام نہ چلے تو کچھ سختی کی جائے اور اس سختی کی عمر دس سال بتائی ہے کہ اس عمر میں کمی کوتاہی پر مناسب سزا دی جائے اور اس کے بعد تمام اعمال واحکام فرض ہو جاتے ہیں۔ اس عمر کے آنے سے پہلے وہ احکام کی پابندی کے لیے تیار ہو جائے۔

یہاں یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیے کہ نماز کا حکم سات سال سے کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ نماز کے علاوہ دوسرے اعمال میں بھی اسی عمر کو معیار بنایا جائے اس سے پہلے آزاد چھوڑ دیا جائے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز ایک اہم عبادت ہے جو بہت سی شرائط اور بہت سے ارکان پر مشتمل ہے ان سب کا علم پھر ان کی عملی تربیت ایک مشکل کام ہے اس وجہ سے اس کے لیے تو سات سال کی عمر ہی موزوں و مناسب ہے لیکن اس کے علاوہ دوسرے کام کھانا پینا، چلنا پھرنا، بات کرنا، مخاطب کرنا وغیرہ امور ایسے ہیں کہ ان کو تو بچپن ہی سے سکھایا جائے جیسے بچہ جو جو کام کرنے لگے اس کو اسی وقت سے سکھانا چاہیے حدیث میں ہے کہ جب بچہ بات کرنے لگے تو اس کو لا الہ الا اللہ سکھاؤ[1] اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ جب بولنا شروع کرے بات کرنا سکھاؤ اسی طرح اگر بچہ قرآن پاک کی توہین کرے تو اسے یہ کہہ کر نہیں چھوڑا جا سکتا کہ بچہ ہے بلکہ چھوڑنے والا شرعاً مجرم ہو گا۔ یہی حال دوسرے امور کا سمجھ لیا جائے۔

والدین بچوں کے لیے بہترین عملی نمونہ ہوتے ہیں

بچے آنکھ کھول کر اپنے گھر کے لوگوں کو دیکھتے ہیں۔ ان کے افعال اعمال غیر محسوس طریقے سے اپناتے ہیں یہ ایک فطری عمل ہے۔ ان میں سیکھنے اور سمجھنے کی استعداد بہت تیز ہوتی ہے اور بہت جلدی جلدی سیکھتے ہیں۔ گھر والوں کو جو بولتے ہوئے سنتے ہیں وہی بولنے لگتے ہیں ایسے ہی جو کرتے دیکھتے ہیں وہی کرنے لگتے ہیں۔

---

(۱) مصنف ابن عبدالرزاق: ۱۵۴/۴

اس لیے آپ انہیں جو کچھ سکھانا چاہتے ہیں ان تمام افعال و اعمال کا آپ کے عمل میں ہونا بہت ضروری ہے۔ اس سلسلے میں ان کے سامنے عملی مشق ہونا انتہائی ضروری ہے۔ آپ جو کہیں گے وہی بچہ کہے گا، آپ جو طرز مخاطبت اختیار کریں گے وہی بچہ بھی کرے گا۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ بچہ آپ آپ جی جی کہہ کر باتیں کرے تو آپ کو بھی یہی طریقہ اختیار کرنا ہو گا، اگر آپ چاہیں گے کہ بچہ کھانا صحیح طریقے سے کھائے تو آپ کو بھی کھانا صحیح طریقے سے کھانا ہو گا۔ آپ چاہیں کے بچہ کے اخلاق درست ہوں سلام و کلام سیکھے تو آپ کو بھی اپنے سلام و کلام کو صحیح کرنا ہو گا۔

اسی طرح اگر آپ کو کسی بات پر غصہ آئے تو آپ کے لیے ضروری ہو گا کہ آپ شرعی اور اخلاقی اقدار کی تمام حدوں کی پابندی کریں، اس موقع پر آپ کا لب و لہجہ شائستہ ہونا چاہیے آپ کی زبان سے ادا ہونے والے الفاظ مہذب ہوں غیر مہذب اور غیر معیاری الفاظ سے آپ کو اجتناب کرنا ہو گا۔ بچہ یہ سب باتیں آپ سے سیکھے گا غیر محسوس طریقے سے وہ ان باتوں کو اپنے اندر جذب کرے گا اور آپ کو پتہ بھی نہیں ہو گا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک صحابی ہیں انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی فرماتے ہیں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دس سال رہا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کبھی کسی کام کے کرنے پر کیوں کیا یا نہ کرنے پر کیوں نہیں کیا تین بار فرمایا بلکہ اگر کوئی کہتا تو اس کو منع فرماتے[1] یہ بات حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محسوس کی اور اس کی اہمیت کے پیش نظر آگے امت کی رہنمائی کے لیے بیان فرمائی۔

آپ کے تمام اعمال و افعال روشن اور تابندہ ہونے چاہئیں تا کہ آپ کا بچہ آپ کی زندگی سے بھرپور تربیت حاصل کرلے عربی کا مقولہ ہے "الولد سر لابیہ" "کہ بچہ باپ کا راز ہوتا ہے" ہمارے ہاں یہ مقولہ بہت مشہور ہے "جیسی ماں ویسی

---

(۱) ابو داؤد: ۲/۲۰۲

اولاد''، لوگ ماں باپ کے رہن سہن کو دیکھ کر اولاد کا اندازہ کرتے ہیں۔ اسی لیے جہاں ان کی تربیت و اصلاح میں ان کو اچھی باتیں اچھے اعمال ہر کام کا صحیح طریقہ سکھانا، ان کی نگرانی کرنا داخل ہے وہاں سب سے اہم چیز ان کے سامنے اپنا عملی نمونہ پیش کرنا بھی ضروری ہے۔ اس لیے ہم زندگی کے اس اہم باب کو فراموش نہیں کر سکتے ہیں اگر بچہ ابتدائی عمر میں آپ کی بات مان بھی لے تو سن شعور کو پہنچ کر اس عملی تضاد کو دیکھ کر یقیناً اعراض کرے گا یا اس کا ذہن ایک تشویش میں مبتلا ہو گا جس سے محنت کے ضائع ہونے کا امکان ہو جاتا ہے۔

بچوں کے ساتھ نرمی کا سلوک

یہ ایک فطری عمل ہے جو بات نرمی اور پیار محبت سے سمجھائی اور سکھائی جاتی ہے وہ اس بات سے کہیں زیادہ دل میں جگہ پیدا کرتی ہے جس کو سختی کے ساتھ سمجھایا یا سکھایا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے ''اللہ تعالیٰ نرمی کو پسند فرماتے ہیں اور نرمی پر وہ چیز عطا فرماتے ہیں جو سختی پر نہیں عطا فرماتے۔''(۱)

اس کا مطلب یہ ہے کہ حصول مقصد کے لیے نرمی بہت بہترین چیز ہے اس سے مطلب کا حصول آسان ہو جاتا ہے اگر اسی مقصد کو سختی کے ذریعے سے حاصل کیا جائے تو یہ زیادہ مفید نہیں ہوتا ہے۔(۲)

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند یہودی آئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت چاہی اور بددعا کے الفاظ کہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی وہی الفاظ ان کو کہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ! اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی و محبت کو پسند کرتا ہے۔(۳)

---

(۱) مسلم: ۲/۳۲۲، ابن حبان: ۲/۳۰۹

(۲) مظاهر حق: ۶۰۶/۴

(۳) بخاري: ۸۹۰/۲، مسلم: ۲۱۴/۲

سمجھانے کی مقدار زیادہ ہونی چاہیے

ایک دیہاتی آدمی مسجد میں آیا اور پیشاب کرنے لگا لوگ اس کو روکنے کے لیے دوڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑو اس کو پیشاب کرنے دو۔ جب وہ پیشاب کر چکا تو آپ نے پیشاب پر پانی بہانے کو فرمایا اور اس کو بلا کر نرمی سے فرمایا: یہ مسجد ہے یہاں پیشاب اور گندگی نہیں کرتے ہیں بعد میں وہ فرمایا کرتے تھے: ''میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں آپ نے نہ مجھے ڈانٹا نہ برا بھلا کہا۔''(۱)

اسی طرح بہت سے مواقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی نرمی سے سمجھایا جس کا نتیجہ یہ نکلا اس نصیحت سے جو مقصد تھا وہ بخوبی پوری طرح حاصل ہوا۔ اس لیے بچوں کی غلطیوں پر بھی اسی طرح نرمی کے ساتھ تنبیہ کرنا چاہیے اور ان کو بار بار سمجھاتے رہنا چاہیے۔ اگر ضرورت ہو تو کبھی کبھی ہلکی پھلکی مار میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن اس مارنے میں دو چیزیں ضروری ہیں ایک تو اس کی بالکل عادت نہیں بنانی چاہیے بلکہ کبھی کبھی مارنا چاہیے اور مارتے وقت یہ بھی دھیان رکھنا چاہیے کہ بہت سخت مار نہیں ہونی چاہیے۔

دوسری بات یہ کہ سمجھانے کی مقدار ڈانٹ ڈپٹ سے زیادہ ہونا چاہیے۔ یہ ایک محنت طلب اور صبر آزما کام ہے لیکن اس کا نتیجہ بہت دورس اور دیرپا ہوتا ہے۔ کسی غلطی پر صرف ڈانٹ دینے سے بچہ میں اس غلطی کو نہ کرنے کا احساس پیدا نہیں ہوتا ہے بلکہ اس ڈانٹ کے نتیجے میں وہ یہی سمجھتا ہے غلطی ہوئی تھی جس پر ڈانٹ پڑ گئی قصہ ختم مگر سمجھانے سے اس کو غلطی کا احساس ہوتا ہے آئندہ غلطی کرتے ہوئے اس کو غلط سمجھے گا اور آئندہ بچنے لگے گا اگر غلطی کرنے سے نہ بھی بچا مگر اس کو اس غلطی کا احساس رہے گا جو آئندہ کے لیے رکاوٹ بنے گا۔

---

(۱) فتح الباري: ۱/ ۳۲۴، ۳۲۵

اسی طرح بچے میں احساس ذمہ داری پیدا کرنا چاہیے کہ یہ بہت ہی اہم اور ضروری چیز ہے جیسے اگر اس نے جھوٹ بولا تو اس کو یہ سمجھایا جائے اس جھوٹ بولنے سے تمہارے اندر ایک بری عادت پیدا ہو گی اور جب کسی میں ایک بری عادت ہو گی تو دوسری بری عادتیں بھی پیدا ہوں گی جس سے تم میں بری عادتیں جمع ہو جائیں گی ایسے ہی جھوٹ بولنا کسی کو دھوکہ دینا ہے لوگ ایسے آدمی کی سچی بات بھی جھوٹ ہی سمجھتے ہیں اور لوگ ایسے آدمی کو اچھا نہیں سمجھتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ناراض ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جس سے آپ جھوٹ بولیں گے وہ آپ کی بات کو سچ سمجھے گا۔ پھر کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک جھوٹ کی وجہ سے کئی جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ یہ کتنی بری بات ہے۔ اس لیے جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔ جس چیز میں اتنی برائیاں ہوں اس سے کتنا بچنا چاہیے اچھے بچے جھوٹ نہیں بولتے ہیں اس لیے آپ بھی آئندہ جھوٹ نہیں بولیں گے جھوٹ بولنا مسلمان کی شان کے خلاف ہے۔

اگر بچوں میں احساس ذمہ داری پیدا کر دیا جائے تو یہ بہت ہی اہم اور ضروری چیز ہے اس سے جس غلطی پر اس کو سمجھایا جائے اور غلطی کے نقصانات اور نہ کرنے کے فائدے بتائے جائیں اور اس سے ذمہ داری کا احساس کیا جائے تو اس سے اچھی عادت کو اپنانا اور بری کو چھوڑنا اور آئندہ غلطی نہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

ضرورت کی وجہ سے مارنا اور اس کی حد

لیکن پھر بھی کبھی مارنا بھی پڑتا ہے۔ لیکن اس میں بھی احتیاط ضروری ہے شرعی حدود سے تجاوز اچھا نہیں ہے۔ مارنے میں یہ بات بھی ضروری ہے کہ مارنے کی عادت نہیں بنانی چاہیے۔ صرف ادب سکھانے کے لیے ہلکی پھلکی مار کی اجازت ہے جس سے مار کا ڈر رہے۔ بہت زیادہ سخت تکلیف دہ مار یا زخمی کرنے والی مار جائز نہیں ہے۔ اسی طرح چہرے پر مارنا بھی جائز نہیں ہے۔[1] ایسی مار جس سے جلد پر نشان پڑ

(۱) دلیل الفالحین: ۶/۱۳۳

جائیں اس کو بھی منع فرمایا ہے۔[1]

بچوں کو طعن وملامت نہیں کرنا چاہیے

جب بچے سے کوئی غلطی ہو تو اس وقت اس کو پہلے کی غلطی کا طعنہ دینا اور اس سے پہلے ان کو سمجھانے کا ذکر کر کے طعنہ دینا اور برا بھلا کہنا بالکل صحیح نہیں ہے۔ کبھی کبھی تو اس موقع پر یہ جملے بھی کہے جاتے ہیں "اس کو سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے" اگر جانور کو سکھایا جائے تو وہ بھی سیکھ جاتا ہے مگر یہ پھر بھی نہیں سیکھتا ہے۔ جب بتایا جاتا ہے اس وقت تو خوب سر ہلاتا ہے مگر کام کچھ نہیں کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

ان جملوں سے بہت ہی بچنا چاہیے۔ اس سے بچہ کی دل آزاری ہوتی ہے اور وہ ذلت محسوس کرتا ہے علماء نے بچے کو بھی ذلیل کرنے کو منع لکھا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک تو اس کے دل میں بڑوں کی قدر قیمت ختم ہو جاتی ہے دوسرے اپنی ذلت کے احساس میں وہ اپنی اصلاح اور تربیت کو بھول جاتا ہے اور اس کو اس غلطی کا احساس بھی نہیں رہتا جس کی وجہ سے اس کو ڈانٹ پڑی ہے اس سے اصلاح کا دروازہ بھی بند ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی تو جان بوجھ کر ضد میں اس کے خلاف کرتا ہے۔

اس لیے اس سے بہت بچنا چاہیے۔ اس وقت اپنے غصہ کو برداشت کر کے بچہ کو نرمی سے سمجھانا چاہیے اور غلطی کا احساس دلانا چاہیے۔ آئندہ نہ کرنے کا عزم کرانا چاہیے اور ہمت بڑھانی چاہیے جس سے آئندہ غلطی نہ کرنے کا ارادہ ہو گا اور اس غلطی کا احساس اس کے دل میں پیدا ہو گا اور بڑوں کی قدر وقیمت بھی باقی رہے گی جب تک ان کی قدر وقیمت رہے گی ان کی بات مانتا رہے گا۔

بہرحال بچوں کی تربیت گنبد پر خربوزہ رکھنے کے برابر ہے کہ بہت مشکل کام

---

(۱) ردالمحتار، عن التاتار خانیہ بحوالہ اصلاح انقلاب امت: ۲۲۰

ہے لیکن جب یہ مہم سر کرلی جاتی ہے تو اس کا نتیجہ اتنا اچھا ہوتا ہے کہ آدمی ساری زندگی سکون سے رہتا ہے حتیٰ کہ موت بھی سکون سے آتی ہے۔

ع جس لیے آئے تھے سو کر چلے

کا مصداق ہوتا ہے۔ یہ صبر آزما اور مستقل مزاجی سے کرنے والا ایک اہم کام ہے زندگی کے چیلنج میں سے ایک چیلنج یہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی مدد فرمائیں اور اپنی مرضیات پر چلنے اور چلانے کو آسان فرمائیں کہ وہی کارساز ہیں اور دعا کو قبول کرنے کے لائق ذات بھی وہی ہے اور ان ہی سے امیدیں باندھی جاسکتی ہیں۔

''وعلیہ التکلان.''

☆☆......☆☆

کتاب پڑھنے کا طریقہ

- بچوں کو جمع کر کے ان کو کتاب سنائی جائے۔
- محبت پیار سے ان کو دین کی بات ادب کے ساتھ سننے کے لیے تیار کیا جائے کہ جب دین کی بات ادب سے سنیں گے تو اللہ تعالیٰ اس بات پر عمل کی توفیق عطا فرمائیں گے اور جو دین پر عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتے ہیں اور اس کو کامیاب کرتے ہیں دنیا میں سب سے بڑی چیز اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور سب سے بری چیز اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم دین کی بات ادب اور دھیان کے ساتھ سنیں۔
- اب بچوں کو سننے کے چند آداب بتائے جائیں کہ سب سے پہلے دو زانو بیٹھ کر سننا چاہیے، جو پڑھ رہا ہو اس کی طرف دیکھنا چاہیے ادھر ادھر نہیں دیکھنا چاہیے یہ بہت بری بات ہے، عمل کرنے کی نیت سے سننا چاہیے۔
- کتاب پڑھنے والا بچوں کو بار بار متوجہ کرتا رہے، درمیان میں اگر مشکل بات ہو تو سمجھا دینا چاہیے۔
- کبھی کبھی بچوں سے پوچھتے بھی رہیں اور عمل کی نیت کراتے رہیں۔
- جب کسی عمل کا موقع آئے تو اس عمل کا طریقہ یاد دلائیں اس کی نیت بھی یاد دلا کر ان کا جذبہ بنائیں جیسے کھانے کا موقع ہو تو ان کو یاد دلائیں کہ آپ نے کھانے کے آداب پڑھے تھے اب ان آداب کے عمل کا وقت ہے سب عمل کریں گے نا آپ نے عمل کی نیت بھی کی تھی اب اس کا عملی وقت ہے کون کون کھانا پورے آداب کے ساتھ کھائے گا تاکہ اللہ تعالیٰ اس کھانے سے خوش ہو جائیں وغیرہ۔
- اگر بچے عمل نہ کریں تو ان کو پیار و محبت سے یاد دلایا جائے ملامت نہ کی جائے

طعنہ نہ دیا جائے، اس سے بچہ کا حوصلہ وہمت پست ہو جاتی ہے شرمندگی ہو کر اصلاح مفید نہیں رہتی ہے۔

- اگر بڑوں کے درمیان پڑھنا ہو تو پیارے بچوں کی جگہ پیارے بھائیو کہیں۔
- آخر میں دعا کرائیں۔

☆☆......☆☆

کچھ باتیں بچوں سے

پیارے بچو! اس دنیا کو جس میں ہم رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔ یہ زمین یہ آسمان یہ چاند سورج ستارے، یہ بڑے بڑے اور اونچے اونچے پہاڑ، یہ بڑے بڑے دریا اور سمندر، یہ اونچے اونچے درخت یہ بڑے بڑے صحراء، یہ ریگستان، یہ پھل پھول، مختلف قسم کے اناج اور غلے اللہ تعالیٰ ہی نے بنائے ہیں۔

اسی طرح بچو! ہمیں بھی اللہ تعالیٰ ہی نے بنایا ہے۔ دنیا میں ہمارے لیے بہت ساری چیزیں بنائی ہیں تاکہ ہم آرام اور چین سکون کے ساتھ زندگی گزاریں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کھانے کے لیے اچھے اچھے مختلف قسم کے مزیدار کھانے دیئے۔ اگر ایک ہی کھانا کھاتے رہتے تو ہماری طبیعت اس سے بھر جاتی اللہ تعالیٰ نے مختلف قسم کے گوشت مختلف قسم کی سبزیاں مختلف قسم کے مزیدار پھل عطا فرمائے۔ اسی طرح ہمیں پہننے کے لیے لباس دیا اچھے اچھے مختلف قسم کے کپڑے ہم پہنتے ہیں۔ ہونے کے لیے ہمیں بستر دیا گھر دیا۔ اسی طرح ہمیں اپنی بہت ساری نعمتوں سے مالا مال کیا۔

ایک بڑی نعمت اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے والدین عطا فرمائے ہیں۔ جو ہم سے بہت محبت کرتے ہیں۔ ہماری ساری ضرورتوں کا خیال کرتے ہمیں اچھی تعلیم و تربیت دیتے ہیں۔ ایسے ہی ہمیں پیارے پیارے دادا جان، دادی جان، نانا جان، نانی جان، اور خالہ و ماموں، چچا، پھوپھی وغیرہ رشتہ دار دیئے جو ہم سے پیار کرتے ہیں اور ہماری اچھی تعلیم و تربیت میں امی، ابو کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔

پیارے بچو! یہ ساری نعمتیں بہت بڑی ہیں لیکن ایک نعمت جو ان ساری نعمتوں سے بڑی اللہ تعالیٰ نے ہم کو دی ہے وہ ایمان کی دولت ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسلمان بنایا اور ایمان عطا فرمایا یہ بہت بڑی نعمت ہے۔ پیارے بچو! جس شخص کو ایمان و اسلام کی نعمت مل گئی گویا اس کو سب کچھ مل گیا اور جس کو ایمان و اسلام کی

دولت نہیں ملی گویا اس کو کچھ نہیں ملا۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لا الہ الا اللہ (کہہ کر ایمان لانا) میرا قلعہ ہے اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو جاتا ہے وہ میرے عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔''[1]

پیارے بچو! اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہمارے پیارے اللہ تعالیٰ کتنے اچھے ہیں انہوں نے ہمیں اتنی ساری نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ آپ کو معلوم ہے جو بھی ہمارے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے تو ہم بھی اس کے احسان کے بدلے میں اس کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں یہی سکھایا ہے۔ اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے ساتھ ایسا اچھا سلوک کیا کہ ہمیں اپنی کتنی ساری نعمتیں عطا فرمائی ہیں اس کے بدلے ہم پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ تاکہ ہم اس کو ادا کر کے اللہ تعالیٰ کو خوش کریں جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں اتنی ساری نعمتیں عطا فرما کر خوش کیا ہے۔

اسی طرح پیارے بچو! ہر چیز کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے۔ جیسے یہ پنکھا جو آپ کے اوپر چل رہا ہے اس کا مقصد آپ کو ہوا دینا ہے تاکہ آپ گرمی سے بچے رہیں۔ ایسے ہی یہ بلب جو آپ کے کمرے میں لگا ہوا ہے، اس کا مقصد روشنی پہنچانا ہے تاکہ آپ اندھیرے سے بچے رہیں، اسی طرح یہ پانی جس کو آپ پیتے ہیں اس کا مقصد آپ کی پیاس بجھانا ہے تاکہ آپ کے جسم میں پانی کی ضرورت پوری ہو اور آپ صحت مند زندگی گزاریں۔ جب اتنی چھوٹی چھوٹی چیزوں کا کوئی نہ کوئی مقصد ہے تو ہمارے دنیا میں آنے کا بھی کوئی مقصد ہو گا آخر وہ مقصد کیا ہے؟

ہماری زندگی کا مقصد

پیارے بچو! اب آپ سوچ رہے ہوں گے کہ آخر اللہ تعالیٰ کا ہم پر کیا حق ہے تاکہ ہم اس کو ادا کر کے اپنے پیارے اللہ تعالیٰ کو خوش کریں اسی طرح ہمارے دنیا

---

(۱) ابن عساکر احادیث القدسیہ: ۱۱۹

میں آنے کا مقصد کیا ہے؟ چلئے ہم آپ کو یہ دونوں باتیں بتاتے ہیں غور سے سنیں اور ان کو سن کر عمل کریں۔ ہمیں آپ جیسے پیارے بچوں سے یہی امید ہے شاباش۔

پیارے بچو! ہم پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنی زندگی گزاریں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو کام کرنے کے لیے کہے ہیں ان کو کریں اور جن کاموں کو کرنے سے منع فرمایا ہے اس کو نہ کریں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو بھی نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہیں۔

پیارے بچو! ہماری زندگی کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہم صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور ان کے حکم پر چلیں اور ان کی ہر نعمت پر ان کا شکریہ ادا کریں۔ اگر ہماری زندگی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے اور ان کے حکموں پر چلتے ہوئے گزر رہی ہے تو ہم اپنی زندگی میں کامیاب ہو جائیں گے اور اگر ایسا نہ ہو تو نا کام ہو جائیں گے۔
اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ آپ کو اپنی زندگی میں کامیاب ہونے کے لیے اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟ وہ کون سا طریقہ ہے جس سے آپ اس مقصد میں کامیاب ہو جائیں۔

زندگی کے مقصد کے حاصل ہونے کا طریقہ

پیارے بچو! ہمارے اللہ تعالیٰ بہت ہی اچھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری یہ مشکل بھی آسان کر دی اور ہمیں ہماری زندگی کا مقصد بتانے اور اپنے حکم بتانے کے لیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہماری زندگی کا مقصد بھی بتایا اور اس مقصد کے حاصل ہونے کا طریقہ بھی بتایا ہے۔
اب ہمیں یہ کرنا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی فرمایا اس پر عمل کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام جس طرح کیا ہم بھی اس کام کو اسی طرح کریں۔

ہمارے نبی کی اتباع کی ضرورت

اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نمونہ بنایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طریقے سے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی گزاری ہے ہم بھی اس طریقے سے اپنی زندگی گزاریں۔ جتنا ہماری زندگی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر گزرے گی ہم اللہ تعالیٰ کو اتنا ہی راضی کرنے والے ہوں گے اور اپنی زندگی کے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اب ہم آپ کو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے بارے میں بتاتے ہیں:

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے پیارے طریقے

پیارے بچو! ہم اپنی زندگی میں جو کچھ بھی کرتے ہیں بس ان ساری چیزوں کو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں سے کریں گے تو وہ کام اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا سبب ہوں گے اور ان سے ہماری زندگی کا مقصد حاصل ہو گا۔

اچھے بچو! اب ہمیں یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح زندگی گزاری تاکہ ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح زندگی گزاریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح اٹھتے وقت کیا عمل کیا تاکہ ہم بھی وہی کریں اور ہم دن بھر میں جو بھی کام کرتے ہیں وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق کریں جیسے صبح ہم بیت الخلاء جاتے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق عمل کریں، نماز کے لیے مسجد جائیں تو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے جائیں، مسجد اگر پیدل چل کر جائیں تو پیدل چلنے کے آداب، سواری میں جائیں تو سواری کے آداب، کھانا کھانے پانی پینے اور ایسے ہی سارے کاموں کو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں سے کریں تاکہ ہماری پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق گزر جائے اور ہمیں ہماری زندگی کا مقصد حاصل ہو جائے اور ہم کامیاب ہو جائیں۔

پیارے بچو! ہمارے پیارے اللہ تعالیٰ کتنے اچھے ہیں کہ انہوں نے ہمیں ایسا پیارا دین دیا ہے کہ جس میں اپنے کام کریں (یعنی کھائیں، پیئیں، اور سوئیں) مگر اس پر بھی ہمیں ثواب ملے اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کتنے اچھے ہیں کہ انہوں نے ہمیں سارے کام کرنے کے طریقے بتائے تاکہ ہم ہر کام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں سے کرکے خوب ثواب حاصل کریں۔

اب آپ سوچ رہے ہوں گے کہ ہر کام میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کیا ہیں تاکہ آپ ان پر عمل کریں۔ اس لیے اب ہم آپ کو وہ طریقے بتاتے ہیں تاکہ آپ ان پر عمل کر کے اچھے بچے بن جائیں۔ لیکن اس سے پہلے ہم آپ کو ایک اہم بات بتاتے ہیں تاکہ آپ جو بھی عمل کریں اس پر آپ کو خوب ثواب ملے ایسا نہ ہو کہ آپ عمل بھی کریں اور ثواب بھی نہ ملے، چلیں آپ غور سے سنیں اور عمل کی نیت سے سنیں۔

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات

❶ ہمارے دنیا میں آنے کا کیا مقصد ہے؟

(اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا، جو کام کرنے کے لیے کہے ہیں ان کو کرنا، جن کاموں سے منع کیا ہے ان سے بچنا، ان کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا)

❷ اس مقصد کو پورا کرنے کا کیا فائدہ ہے اور پورا نہ کرنے کا کیا نقصان ہے؟

(جو اس مقصد کو پورا کرے گا وہ دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہوگا اور جو پورا نہیں کرے گا وہ دونوں میں ناکام ہوگا)

❸ زندگی کے مقصد کے حاصل ہونے کا کیا طریقہ ہے؟

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام جس طرح کیا اس کو اسی طرح کرنا اس مقصد کے حاصل ہونے کا طریقہ ہے)

اچھی نیت سے عمل کرنا

ہر عمل اللہ کو راضی کرنے کے لیے کرنا چاہیے

پیارے بچو! شیطان انسان کا بڑا دشمن ہے۔ وہ یہ چاہتا ہے کہ انسان کبھی بھی کوئی نیک اور اچھا عمل نہ کرے۔ جب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آدمی اچھا عمل کر لیتا ہے تو پھر شیطان چاہتا ہے کہ عمل کرتے ہوئے اس کی نیت خراب ہو جائے تا کہ اس کو عمل کا ثواب نہیں ملے۔ اس لیے آپ جب بھی عمل کریں اس وقت یہ نیت کریں کہ ''یہ عمل اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے کرتا ہوں'' اس نیت سے عمل کرنے سے عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہو جاتا ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ ثواب بھی دیتے ہیں اور خوش بھی ہوتے ہیں۔ اس نیت سے عمل کرنے کو ''اچھی نیت سے عمل کرنا کہتے ہیں۔''

اگر آپ عمل کرتے وقت یہ سوچیں اور اس لیے کریں کہ اس عمل کو لوگ دیکھیں گے اور مجھے اچھا سمجھیں گے جیسے آپ نماز پڑھتے وقت یہ سوچیں اور اس لیے کہ نماز پڑھوں گا تو لوگ نمازی کہیں گے اور مجھے اچھا سمجھیں گے تو اس عمل پر ثواب نہیں ملے گا بلکہ اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں، اس نیت سے عمل کرنے ''کو دکھاوے کے لیے عمل کرنا کہتے ہیں۔''

اعمال پر ثواب (کا ملنا یا نہ ملنا) نیت کی وجہ سے ہوتا ہے

پیارے بچو! اسی لیے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''اعمال پر ثواب (کا ملنا یا نہ ملنا) نیت کی وجہ سے ہوتا ہے۔''[1] اس کا مطلب ہے عمل کرتے وقت جیسی نیت ہوتی ہے اسی طرح آدمی کو ثواب یا گناہ ملتا ہے یعنی اگر عمل کرتے وقت نیت اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسرے کو خوش کرنے یا اس کو دکھانے

---

(۱) بخاری: ۱/۲

کی ہوتی ہے تو اس عمل پر ثواب نہیں ملتا ہے ہاں اگر عمل کرتے وقت نیت صرف اللہ کو خوش کرنے یا اللہ تعالیٰ کو دکھانے کی ہو تو اس پر ثواب ملتا ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ "قیامت کے دن ایک آواز دینے والا بلند آواز سے کہے گا: جس شخص نے (کسی) عمل میں (اللہ تعالیٰ کے علاوہ) دوسرے کو شریک کیا ہو تو وہ اس (عمل) کا ثواب اور بدلہ بھی اسی سے مانگے۔"(۱)

بچو! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بدلہ نہیں دے گا اور جب اس عمل کا ثواب تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی نہیں دے گا تو یہ عمل ضائع ہو جائے گا۔ کیسی عجیب بات ہے کہ عمل بھی کیا جائے اور اس کا ثواب بھی نہ ملے۔ بچو! یہ اس وجہ سے ہے کہ جس آدمی نے عمل کیا اس کو اس نیک عمل کی توفیق اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور یہ عمل کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کو عمل دکھاتا ہے اور اس کو خوش کرنے کے لیے کرتا ہے۔ یہ کیسی ظلم اور زیادتی کی بات ہے اس لیے اللہ تعالیٰ اتنا ناراض ہوتے ہیں کہ عمل کا ثواب نہیں دیتے ہیں۔ یہ تو ایسا ہی ہے کہ ایک آدمی کے کئی ملازم نوکر ہوں اور وہ پیسے اس مالک سے لیں اور کام لوگوں کے کریں تو کیا ایسے نوکروں کو کوئی پیسے دے گا۔

اس لیے بچو! آگے جتنے عمل کے طریقے بھی آئیں گے آپ ان سب کو صرف اللہ تعالیٰ ہی کو راضی کرنے کی نیت کریں۔ ہر عمل کے وقت یہی سوچیں یہ عمل صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی نیت قبول کریں اور ہم سب کو اچھی نیت کے ساتھ سارے اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

پیارے بچو! ان سوالات کا جواب دیجیے شاباش!

☆☆......☆☆

---

(۱) ترمذي: ۱٤۸/۲، ابن ماجه: ص ۳۱۰

آزمائشی سوالات

❶ ہمیں کس نیت سے عمل کرنا چاہیے؟ اور اس نیت سے عمل کرنے کو کیا کہتے ہیں؟

(اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی نیت سے عمل کرنا چاہیے اور اس نیت سے عمل کرنے کو اچھی نیت سے عمل کرنا کہتے ہیں۔)

❷ نیت کے بارے میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟

(اعمال پر ثواب کا ملنا یا نہ ملنا نیت کی وجہ سے ہوتا ہے۔)

❸ ہمیں کس نیت سے عمل نہیں کرنا چاہیے اور اس نیت سے عمل کرنے کو کیا کہتے ہیں؟

(لوگوں کو خوش کرنے کے لیے نہیں کرنا چاہیے اور اس کو دکھاوے کے لیے عمل کرنا کہتے ہیں۔)

❹ دکھاوے کے لیے عمل کیا تو قیامت میں کیا ہوگا اور ایک آواز دینے والا کیا آواز دے گا؟

(قیامت کے دن ثواب نہیں ملے گا اور ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ جس نے جس کے لیے عمل کیا ہے اسی سے اس کا بدلہ لے لے۔)

☆☆......☆☆

صبح نیند سے بیدار ہونے کے آداب

پیارے بچو! صبح سو کر اٹھنا موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کی طرح ہے۔ اس وقت سے آدمی اپنے نئے دن کا آغاز کرتا ہے اگر دن کی ابتداء اچھی ہو تو باقی دن بھی انشاء اللہ اچھا ہی گزرے گا۔ ہر صبح ایک امتحان لیے آتی ہے اور اس میں آپ کو اپنے تمام کام انجام دینے ہوتے ہیں۔ اس اہم موقع پر مسلمان کو کیا کرنا چاہیے، نیند سے اٹھنے کی شکر گزاری کے لیے اپنے رب کریم کا نام کس طرح لینا چاہیے اور اس شکر گزاری کا طریقہ کیا ہے؟۔ چنانچہ اب ہم آپ کو سو کر اٹھنے کے آداب بتاتے ہیں۔

پیارے بچو! ہمیں امید ہے کہ آپ آداب صرف سنیں گے نہیں بلکہ عمل کی نیت سے سنیں گے اور پھر عمل بھی کریں گے۔ بچو! عمل کے بغیر علم سے تو کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہے اس لیے سننے کے بعد عمل ضروری ہے۔ ارے بچو! بات تو لمبی ہو گئی۔ ہم آپ کو جاگنے کے آداب بتا رہے تھے تو سنیے جاگنے کے ۶ آداب ہیں اور .... جی ہاں عمل کیجیے۔

اٹھنے کے بعد دعا پڑھنا

ادب: ...... جب سو کر اٹھیں تو یہ دعا پڑھنی چاہیے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْر"(۱)

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کو سو کر اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے اس لیے ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی یہ دعا پڑھا کریں سو کر اٹھنے کی بہت ساری دعائیں ہیں ہم نے آپ کو ایک بتائی ہے آپ اس کو یاد کر لیں اور پھر ان دعاؤں کو بھی یاد کر لیں بڑی اچھی دعائیں ہیں۔

---

(۱) بخاری: ۹۳٤/۲، ابوداؤد: ۳۳۲/۲

اٹھ کر آنکھوں کو ملنا چاہیے

ادب:...... پیارے بچو! جب آپ سو کر اٹھتے ہیں تو کچھ نیند کا اثر رہتا ہے اس کو دور کرنے کے لیے آنکھوں کو مل لیا کریں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم "جب نیند سے اٹھتے تھے تو اپنی آنکھوں کو ملتے تھے تاکہ نیند کا اثر ختم ہو جائے۔"[1]

ہاتھ دھونا چاہیے

ادب:...... بچو! اٹھنے کے بعد ہاتھ دھوئے بغیر کسی پانی وغیرہ کے برتن میں نہ ڈالیں۔ اسی طرح نہ کسی چیز کو ہاتھ لگائیں اور نہ ہی کسی سے مصافحہ کریں کیونکہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم نیند سے اٹھو تو اپنے ہاتھ کو دھونے سے پہلے (پانی کے) برتن میں مت ڈالو کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔"[2]

پیارے بچو! اس کا مطلب یہ ہے کہ پتہ نہیں آپ نے رات کو کہاں کہاں کھجایا ہو، ممکن ہے آپ کا ہاتھ کسی ناپاک یا زہریلی چیز پر لگ گیا ہو اور آپ کو معلوم نہ ہوا ہو جیسے آپ نے اپنے زخم کو کھجالیا، آپ کا ہاتھ اس کے خون پیپ یا گندگی پر لگ گیا ہو، رات کو آپ نے سوچا ہو کہ صبح ہاتھ دھولیں گے، مگر صبح اٹھ کر آپ بھول گئے۔ اس لیے اس سے بچنا چاہیے۔ اچھے بچے اٹھنے کے بعد سب سے پہلے ہاتھ دھوتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ بھی ایسا ہی کریں گے۔

سلام کرنا چاہیے

ادب:...... صبح اٹھنے کے بعد جو بھی آپ کو ملے اس کو سلام کریں، خصوصاً بڑوں کو خاص طور سے سلام کرنا چاہیے۔ اسی طرح خیریت معلوم کرنی چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام صبح ایک دوسرے کا حال پوچھا کرتے

---

(۱) فتح الباري: ۲/ ۲۶۰

(۲) بخاري: ۱/ ۲۸، مسلم: ۱/ ۱۳۶

تھے۔[۱]

مسواک کرنا چاہیے

ادب:...... اٹھنے کے بعد مسواک کرنی چاہیے۔ وضو میں الگ مسواک کی جاتی ہے۔ یہ سو کر اٹھنے کی الگ سنت ہے۔[۲]

اپنی چیزیں خود درست کر کے جگہ پر رکھنا چاہیے

ادب:...... اسی طرح بچو! صبح اٹھنے کے بعد اپنی چادر، کمبل اور لحاف کو خود تہہ کر کے رکھنا چاہیے۔ اپنا کام خود کرنا چاہیے۔ اس سے آدمی کو کسی کی محتاجگی نہیں ہوتی ہے۔ صبح امی جان کو بہت سے کام کرنے ہوتے ہیں ان کا ہاتھ بٹانے کے لیے یہ کام آپ خود کر لیا کریں، اس سے آپ کو امی جان کی خدمت کا ثواب بھی ملے گا۔

پیارے بچو! ان سوالات کے درست جوابات دیجیے اور ہاں سوالات ذرا غور سے سنیے۔

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات

❶ صبح اٹھنے کے بعد کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟
❷ صبح اٹھتے ہی کون سے پانچ کام کرنے چاہیے؟

(آنکھوں کو ملنا، منہ ہاتھ دھونا، مسواک کرنا، سلام کرنا، اپنی چیزیں درست کر کے رکھنا چاہیے۔)

☆☆......☆☆

(۱)عمل اليوم والليلة ابن سني، رقم: ۱۸۴، ابن ماجه: ص ۲۶۳
(۲)بذل المجهود: ۱/ ۳۵، ۳۶

بیت الخلاء کے آداب

بیت الخلاء کی حاجت ہونا نعمت ہے

پیارے بچو! بیت الخلاء جانے کی حاجت ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ کھانے کا ہضم ہونا اور جسم کو نفع دینا پھر جو زائد اور بے کار چیز بچ جائے اس کا آسانی سے جسم سے نکل جانا اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ اگر کھانا ہضم نہ ہو تو کھٹی ڈکاریں آئیں اور پیٹ میں بوجھ اور تکلیف ہو اور بہت ہی پریشانی ہو۔ اس لیے پیشاب پاخانہ کا ہونا بہت بڑی نعمت ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ایک بڑے صحابی اور خلفاء راشدین میں سے ہیں، وہ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیر کر فرماتے: "پیٹ کے لیے اللہ کی کتنی ہی نعمتیں ہیں، کاش ہم اس کی قدر جانیں۔"(۱)

واقعہ

بچو! ہم اس پر آپ کو واقعہ سناتے ہیں اس سے انشاء اللہ تعالیٰ آپ اس نعمت کی قدر و قیمت کا اندازہ آسانی سے لگالیں گے۔ سنیے!

"ہارون الرشید ایک خلیفہ گزرے ہیں۔ ایک دن انہوں نے ایک بزرگ حضرت شقیق بلخی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نصیحت کی درخواست کی۔ حضرت شقیق رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم ایک جنگل بیاباں میں ہو اور تمہیں پیاس لگے یہاں تک کہ تمہاری حالت مرنے والی ہو جائے پھر تمہیں ایک گھونٹ پانی ملے تو اسے کتنی قیمت پر خریدو گے؟ ہارون الرشید نے کہا: جس قیمت پر بھی ملے۔ انہوں نے فرمایا اگر آدھی سلطنت دے کر ملے تو ہارون نے کہا: ہاں خریدوں گا۔ پھر فرمایا اگر وہ پانی تمہارے پیٹ

---

(۱) فتوحات ربانیہ: ۱/۴۰۴

میں رہ جائے اور پیشاب بند ہو جائے یہاں تک کہ مرنے کا خوف ہو جائے پھر کوئی علاج کے بدلے باقی آدھی سلطنت مانگے تو اس کو دے دو گے، ہارون نے کہا ہاں۔"

پھر آگے حضرت شقیق نے ہارون الرشید رحمہ اللہ تعالیٰ کو نصیحت فرمائی۔[1]

دیکھا بچو! آپ نے خلیفہ ہارون الرشید صرف پانی پینے اور پیشاب کرنے کے لیے ساری سلطنت دینے کے لیے راضی ہو گئے۔ ان کی سلطنت بہت بڑی تھی۔ اس واقعہ سے آپ کو پاخانے پیشاب کا آسانی سے آجانا کتنی بڑی نعمت ہے معلوم ہوا ہو گا۔

بچو! اب اس بڑی نعمت کے شکریہ کا طریقہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بتایا ہے؟ اس موقع پر ہمیں کون سی دعائیں پڑھنی چاہئیں اور کن اعمال کو اختیار کرنا چاہیے اور کن آداب کی رعایت کرنی چاہیے۔ آئیے اب ہم آپ کو بیت الخلاء کے آداب بتاتے ہیں۔ بیت الخلاء کے ۲۱ آداب ہیں۔

زور لگنے سے پہلے جانا چاہیے

ادب: ...... سب سے پہلے تو بچو! یہ بات بہت ہی اچھی ہے کہ پاخانہ پیشاب کے زور سے لگنے سے پہلے جانا چاہیے[2] بعض بچے دوسرے کاموں میں لگ جاتے ہیں یا کھیلتے رہتے ہیں، اور پاخانہ پیشاب جب زور سے لگتا ہے تو بھاگے بھاگے آتے ہیں، جس سے کبھی بڑی تکلیف ہو جاتی ہے اور اگر کپڑے خراب ہو گئے تو اس سے آپ کو اور امی کو بھی تکلیف ہوتی ہے اس لیے زور سے لگنے سے پہلے ہی جانا چاہیے۔ اچھے بچے ایسا ہی کرتے ہیں۔ آپ بھی ایسا ہی کریں گے نا...... شاباش۔

جہاں کوئی دیکھ نہ سکے وہاں جانا چاہیے

ادب: ...... اسی طرح پیارے بچو! قضاء حاجت کے لیے ایسی جگہ جانا چاہیے جہاں

---

(۱) مخزن اخلاق: ص ۲۶۸

(۲) شامی: ۱/۳۴۵

کوئی دیکھ نہ سکے۔ ایسی جگہ جہاں لوگ دیکھیں یا ان کی نظر پڑ جائے ایسی جگہ نہیں جانا چاہیے بہت بری بات ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قضاء حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو بہت دور جاتے تھے (تاکہ کوئی دیکھ نہ سکے)۔[۱]

ادب:...... اسی طرح جب کوئی قضاء حاجت کے لیے جائے تو اس کو دیکھنا بھی نہیں چاہیے۔ یہ بہت بری بات ہے ایسا کرنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہوتا ہے۔[۲]

سر ڈھانک کر اور چپل پہن کر جانا چاہیے

ادب:...... مستحب (یعنی دین میں پسندیدہ بات) یہ ہے کہ بیت الخلاء میں سر ڈھانک کر اور چپل پہن کر جائیں[۳] کیونکہ پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو جوتے پہن لیتے اور سر ڈھانک لیتے تھے۔[۴]

دعا پڑھ کر جانا چاہیے

ادب:...... داخل ہونے سے پہلے باہر ہی یہ دعا پڑھنا چاہیے۔ ''بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.''

اگر داخل ہوتے وقت دعا پڑھنا بھول جائیں تو دل میں پڑھنا چاہیے، زبان سے نہیں پڑھنا چاہیے۔[۵] یہ دعا بسم اللہ کے ساتھ پڑھنی چاہیے۔ بسم اللہ کی فضیلت یہ ہے کہ بسم اللہ کی برکت سے جن (جو اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے) انسان کی شرم گاہ کو دیکھتے نہیں ہیں۔[۶]

---

(۱) ابوداؤد: ۲/۱

(۲) شعب الایمان: ۱۶۲/۶

(۳) معارف السنن: ۷۷/۱

(۴) اعلاء السنن: ۳۲۳/۱

(۵) طحطاوي: ص ۲۸

(۶) ترمذي: ۲/۱

اللہ کا نام لکھی ہوئی چیز نہ لے کر جانا چاہیے

ادب:...... بیت الخلاء میں کسی چیز کو لے جانا جس پر اللہ تعالیٰ کا نام ہو پسندیدہ نہیں ہے لیکن اگر جیب میں ہو یا کسی کپڑے میں لپٹی ہو تو صحیح ہے۔[1]

داخل ہونے کا طریقہ

ادب:...... بائیں پاؤں سے داخل ہونا چاہیے۔[2]

بیٹھنے کا طریقہ

ادب:...... کشادہ ہو کر بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھنا چاہیے۔[3]

بچو! اس طرح بیٹھنے سے فراغت (یعنی پاخانہ کرنے) میں آسانی ہوتی ہے اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کے لیے بیٹھتے تو اسی طرح کشادہ ہو کر بیٹھتے تھے۔[4]

منہ یا پیٹھ قبلہ کی طرف نہیں کرنا چاہیے

ادب:...... بچو! بیٹھنے میں اس بات کا خیال بھی رکھنا چاہیے کہ آپ کا منہ یا پیٹھ قبلے کی طرف نہ ہو۔[5] کیونکہ بچو! اللہ تعالیٰ کے گھر کا اکرام و احترام ضروری ہے اور اس طرح بیٹھنے میں بے اکرامی اور بے احترامی ہے، اس سے بچنا چاہیے۔

گندگی بہا دینا چاہیے

ادب:...... فراغت کے بعد جو کچھ گندگی ہو اس کو بہا دینا چاہیے۔[6]

بچو! اگر فضلہ (پاخانہ) کو بہایا نہ جائے تو بعد میں آنے والے مسلمان بھائی کو

---

(١) حلبي كبيري: ص٦٠

(٢) نور الایضاح: ص٣٠، بحر الرائق: ١/٢٤٣ وغیرہ

(٣) البحر الرائق: ١/٢٤٣ وغیرہ

(٤) کنز العمال: ٩/٢٢٥

(٥) بحر: ١/٢٤٣، شامي: ١/٣٤٠

(٦) شامي: ١/٣٤٠

تکلیف ہوگی کیونکہ اس کو برا لگے گا، ہوسکتا ہے کہ وہ غصہ میں کچھ برا بھلا کہے تو اس کا گناہ بھی آپ کو ہوگا۔ کتنی بری بات ہے کسی مسلمان بھائی کو پریشان کرنا اچھے بچے ایسا نہیں کرتے۔

گندگی اِدھر اُدھر نہیں پھیلانا چاہیے

ادب:...... اسی طرح بعض بچے پاخانہ پھیلا دیتے ہیں، اور اِدھر اُدھر لگا دیتے ہیں۔ بھئی یہ بھی بہت ہی بری عادت ہے، اس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے، ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔(۱)

بچو! یہاں ہم آپ کو ایک بزرگ کا واقعہ سناتے ہیں۔ یہ بزرگ ہیں حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ آپ بڑے عالم تھے اور حدیث کی کتابیں پڑھاتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ ٹرین پر سفر کر رہے تھے، بچو! یہ ہندوستان کی تقسیم سے پہلے کی بات ہے۔ کچھ ہندو بھی آپ کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ ایک ہندو کو حاجت ہوئی، وہ بیت الخلاء گیا اور فوراً ہی برا بھلا کہتا ہوا واپس آگیا۔ معلوم ہوا کہ بیت الخلاء میں گندگی پھیلی ہوئی ہے، جس کی وجہ سے یہ ہندو فارغ نہ ہوسکا۔ حضرت مولانا کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو اٹھ کر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر بعد واپس آکر ہندو سے کہا: آپ اب چلے جائیے۔ وہ ہندو گیا دیکھا کہ بیت الخلاء صاف ہے، جب یہ معلوم ہوا کہ اس کو مولانا نے صاف کیا ہے تو اس ہندو نے کہا: "یہ جناب کی بندہ نوازی ہے جو سمجھ سے باہر ہے۔"(۲)

پیارے بچو! اس واقعہ سے ہمیں چند باتیں معلوم ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ پاخانہ اِدھر اُدھر نہیں پھیلانا چاہیے، اس سے آدمی کو تکلیف ہوتی ہے دوسرے مسلمان کافر سب کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے تیسرے یہ کہ اگر دوسرا بھی غلطی کرے تو اس کو بھی خود ہی صاف کر دینا چاہیے کیونکہ گندگی کسی اور نے پھیلائی تھی مگر

---

(۱) مسلم: ۱/۱۲۳

(۲) بیس بڑے مسلمان: ص ۵۱۵

مولانا رحمہ اللہ تعالیٰ نے خود صاف کر دی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض بچے کہتے ہیں یہ کام ہم نے نہیں کیا تو ہم کیوں صاف کریں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ کسی کی غلطی کو چھپائیں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری غلطی کو معاف فرمائیں گے۔ اسی طرح بچو! ہمیں اتنا تو کرنا چاہیے کہ کم از کم خود تو گندگی نہ پھیلائیں اور خود تو صفائی رکھیں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ بھی صفائی کا خاص خیال رکھیں گے۔

پانی سے استنجا کرنا چاہیے

ادب:...... فارغ ہونے کے بعد جب پیشاب کے رکنے کا اطمینان ہو جائے تو پانی سے استنجا کر کے باہر آنا چاہیے۔

کپڑے بیت الخلاء میں پہننا چاہیے

ادب:...... کپڑے بیت الخلاء کے اندر ہی پہن لینے چاہئیں۔ بعض بچے باہر نکل کر پہنتے یا ازار بند باندھتے ہیں یہ اچھی بات نہیں ہے۔

صابن وغیرہ سے ہاتھ دھونا

ادب:...... بچو! جب آپ بیت الخلاء میں ضرورت پوری کر لیں تو اپنے ہاتھوں کو صابن سے دھو لیا کریں۔ یہ بہت ہی اچھی بات ہے بعض بچے صابن سے ہاتھ نہیں دھوتے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو اپنا بایاں ہاتھ زمین پر رگڑ لیا کرتے تھے پھر دھویا کرتے تھے۔ [1] تاکہ ہاتھ اچھی طرح صاف ہو جائیں اس لیے ہمیں صابن سے ہاتھ صاف دھونے چاہیے۔

فارغ ہوتے ہی جلدی باہر آنا

ادب:...... جب آپ بیت الخلاء میں ضرورت سے فارغ ہو جائیں تو فوراً باہر آجانا چاہیے۔ بعض بچے اندر بیٹھے رہتے ہیں اور جلدی باہر نہیں آتے۔ یہ اچھی بات نہیں

---

(۱) ابن ماجہ: ۳۰

ہے۔ بچو! بیت الخلاء شیاطین کی جگہ ہیں فارغ ہو کر جلدی واپس آنا چاہیے۔

گنگنانا، سیٹی بجانا باتیں کرنا

ادب:...... بعض بچے بیت الخلاء میں بیٹھے بیٹھے کچھ گنگناتے ہیں، کبھی سیٹی بجاتے ہیں اور کبھی خود یا دوسروں سے باتیں کرتے ہیں یہ اچھی بات نہیں ہے۔ بیت الخلاء میں یہ ساری باتیں خلافِ ادب ہیں۔ بیت الخلاء میں ادب یہ ہے کہ خاموش بیٹھنا چاہیے ہاں اگر ضرورت ہو تو بات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سلام و اذان کا جواب نہ دینا اور گندگی نہ دیکھنا چاہیے

ادب:...... بیت الخلاء میں سلام و اذان کا جواب نہیں دینا چاہیے، اسی طرح گندگی اور اپنی شرم گاہ کو بھی نہیں دیکھنا چاہیے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو ناپسند فرماتے ہیں۔[۱]

غسل خانے میں پیشاب نہیں کرنا چاہیے

ادب:...... غسل خانے میں پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ علماء نے لکھا ہے اس سے وسوسے کی بیماری ہوتی ہے۔[۲]

کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کرنا چاہیے

ادب:...... اسی طرح کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔

دائیں ہاتھ سے استنجا نہیں کرنا چاہیے

ادب:...... دائیں ہاتھ سے استنجا نہیں کرنا چاہیے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔[۳]

---

(۱) شامي: ۱/۳٤۰، بحر الرائق: ۱/۲٤۳

(۲) ابوداؤد: ۱/۵

(۳) ابوداؤد: ۱/۵

بچو! ہمیں امید ہے کہ آپ ان آداب پر خوب عمل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائیں اور عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

باہر آنے کا طریقہ اور دعا

ادب:...... جب باہر آئیں تو دایاں پاؤں پہلے باہر نکالیں پھر جب پورے باہر آئیں تو یہ دعا پڑھیں: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰي وَعَافَانِيْ''[1]

دعا اندر سے پڑھتے ہوئے باہر نہ آئیں بلکہ باہر آکر پڑھنا چاہیے۔

بچو! اب آپ یہ ساری باتیں جو آپ نے پڑھی اور سنی ہیں ان کے بارے میں ہمیں کچھ سوالات کے جوابات دیں۔

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات

١. کیا بیت الخلا کی حاجت ہونا نعمت ہے کسی واقعہ سے وضاحت کریں؟

٢. بیت الخلا کب جانا چاہیے؟

(زور لگنے سے پہلے جانا چاہیے۔)

٣. بیت الخلا کی حاجت ہو تو کہاں جانا چاہیے؟

(جہاں کوئی دیکھ نہ سکے۔)

٤. بیت الخلا جانے سے پہلے کن چار چیزوں کا خیال کرنا چاہیے؟

(سر ڈھانکنا، چپل پہننا، دعا پڑھنا، جس چیز پر اللہ تعالیٰ کا نام ہو اس کو باہر رکھنا۔)

٥. بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے کون سی دعا پڑھنا چاہیے؟ اگر بھول جائیں تو کیا کرنا چاہیے؟

٦. بیت الخلا میں داخل ہونے کا کیا طریقہ ہے؟

---

(١) عمل اليوم والليلة ابن سني، رقم: ٢٢، طبراني، كتاب الدعا، رقم: ٣٧١، نتائج الافكار: ٢٧١/١

❼ بیت الخلا میں کس طرح اور کس رخ پر بیٹھنا چاہیے؟

(کشادہ ہو کر، الٹے پاؤں پر زور دے کر، منہ اور پیٹھ قبلہ کی طرف نہ کر کے بیٹھنا چاہیے۔)

❽ بیت الخلا میں کون سے پانچ کام کرنے چاہیے؟

(گندگی بہانا، استنجا کرنا، بیت الخلا میں کپڑے پہننا، صابن سے ہاتھ دھونا فارغ ہوتے ہی باہر آجانا۔)

❾ بیت الخلا میں کون سے چھ کام نہیں کرنے چاہیے؟

(گنگنا سیٹی بجانا، باتیں کرنا، سلام و اذان کا جواب دینا، گندگی اور شرمگاہ کو دیکھنا، کھڑے ہو کر پیشاب کرنا، سیدھے ہاتھ سے استنجا کرنا۔)

❿ بیت الخلا سے باہر آنے کا کیا طریقہ ہے اور اس وقت کون سے دعا پڑھنا چاہیے؟

☆☆......☆☆

کپڑے پہننے کے آداب

پیارے بچو! کیا آپ کو معلوم ہے کہ جانوروں کے جسم پر موٹی کھال یا بال کیوں ہوتے ہیں؟ چلیئے ہم آپ کو بتاتے ہیں، جانوروں کے جسم پر موٹی کھال یا بال اس لیے ہوتے ہیں کہ جانور اپنے جسم کو سردی گرمی سے بچاسکیں۔ انسان کو سردی گرمی سے بچانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے لباس بنایا ہے تاکہ لباس سے انسان اپنے جسم کو ڈھانپ سکے اور خود کو سردی گرمی سے بچاسکے۔

پیارے بچو! لباس بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے۔ جس سے ہم اپنے جسم کو چھپاتے اور سردی گرمی سے بچاتے ہیں۔ اس لیے ہمیں ہر نعمت کی طرح اس نعمت کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہیے۔ اب ہم آپ کو لباس پہننے میں اللہ تعالیٰ کے حکم اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اور آداب بتاتے ہیں تاکہ آپ ان پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کر سکیں، سنیے کپڑے پہننے کے ۲۱ آداب ہیں۔

کپڑا اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھ کر پہننا اور دعا پڑھنا:

ادب۱:...... لباس اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے، کتنے لوگ ہیں جن کے ہاں یہ نعمت نہیں ہے، جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ نعمت دی ہے تو ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا چاہیے۔ جب کپڑے پہنیں تو جو کپڑا پہنیں اس کا نام لے کر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے، جیسے جب آپ کرتا، قمیض، شلوار ٹوپی وغیرہ پہنیں تو ان الفاظ سے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ کرتا، قمیض، شلوار، ٹوپی جو چیز بھی پہنیں اس کا نام لے کر کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پہننے کے لیے عطا فرمایا پھر اس کے بعد یہ دعا پڑھیں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کپڑے پہنتے تھے۔[1]

---

(۱) ابوداؤد: ۲/۲۰۲، ترمذی: ۱/۳۰۶

”اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا هُوَ لَهُ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا هو له.“

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا

ادب:...... کپڑے پہن کر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ حدیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب بندہ کپڑے پہن کر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے تو ابھی وہ کپڑا اس کے ٹخنوں تک بھی نہیں پہنچتا کہ اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔“(۱) اس کا مطلب یہ ہے کہ جب آدمی کپڑے پہن کر شکرانہ کے طور پر کوئی دعا پڑھتا ہے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

ہم آپ کو ایک دعا بتاتے ہیں جو بھی کپڑے پہننے کے بعد یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔

”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ“(۲)

پیارے بچو! چھوٹی سی دعا ہے اور اس کا اتنا بڑا ثواب ہے۔ آپ جلدی سے اس کو یاد کر لیں اور کپڑے پہننے کے بعد ہمیشہ اس کو پڑھا کریں۔

فخر اور دکھانے کے لیے کپڑا نہیں پہننا چاہیے

ادب:...... پیارے بچو! جو بھی کپڑا پہنیں وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کے شکریہ کے لیے پہنیں۔ فخر اور شہرت کے لیے (کہ لوگ کہیں کتنا قیمتی لباس پہنا ہے یا لوگوں میں بڑائی دکھانے کے لیے) نہیں پہننا چاہیے۔ پیارے بچو! اللہ تعالیٰ اس بات کو تو پسند کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کے شکریہ کے لیے آدمی اچھے کپڑے پہنے مگر اس کو بالکل نہیں پسند کرتے کہ آدمی لوگوں کے دکھانے کے لیے کپڑے پہنے بلکہ اس

(۱) عمل اليوم والليلة لابن سني، رقم: ۱۵

(۲) ابوداؤد: ۲/ ۲۰۲

سے تو اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص دنیا میں شہرت کے لیے لباس پہنے گا اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائیں گے۔“[۱] اس لیے ہمیں اس سے بہت بچنا چاہیے۔ اچھے بچے بالکل ایسا نہیں کرتے ہیں اور آپ بھی..... جی ہاں! اچھے بچے ہیں اس لیے آپ بھی ایسا نہیں کریں گے۔ شاباش۔

نئے کپڑے جمعہ کے دن پہننا چاہیے

ادب:..... پیارے بچو! جب آپ نئے کپڑے پہنیں تو جمعہ کے دن پہنا کریں، ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نئے کپڑے پہنتے تھے۔[۲] اس لیے جمعہ کے دن نئے کپڑے پہننا سنت ہے۔ آپ بھی جمعہ کے دن سے نئے کپڑے پہنا کریں تاکہ سنت کا ثواب حاصل ہو۔

نئے کپڑے پہننے کی دعا

ادب:..... پیارے بچو! جب آپ نئے کپڑے پہنیں تو یہ دعا پڑھا کریں: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَیَاتِيْ“[۳]

کسی مسلمان کو نئے کپڑے پہنے دیکھے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے

ادب:..... اسی طرح جب کسی بھی مسلمان بھائی کو نئے کپڑے پہنے ہوئے دیکھیں تو یہ دعا پڑھیں: ”تبلي و يخلف الله“[۴]

اس دعا کا مطلب یہ ہے کہ تم اس کپڑے کو اتنا پہنو کہ یہ بوسیدہ ہو جائے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اور نئے کپڑے عطا فرمائیں۔ پیارے بچو! کیسی اچھی دعا ہے اس سے عمر کا لمبا ہونا مراد ہے۔

---

(۱) ابوداؤد: ۲/۲۰۲، ابن ماجه: ص ۲۵۷

(۲) مظاهر حق: ۴/۱۷۵

(۳) ترمذي: ۲/۱۹۶

(۴) حصن حصين: ص ۱۵۸

ادب:...... جب کسی کو نئے کپڑے پہنے ہوئے دیکھیں تو اس کو یہ دعا بھی دینی چاہیے۔ ''اِلْبَسْ جَدِیْدًا وَعِشْ حَمِیْدًا وَمُتْ شَهِیْدًا''[1]

دائیں طرف سے پہننا چاہیے

ادب:...... جو چیز بھی پہنیں دائیں طرف سے ابتداء کریں۔ جیسے پہلے دایاں ہاتھ آستین میں ڈالیں، یا شلوار پہنیں تو دائیں پیر میں پہلے پہنیں۔[2] ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سے کپڑے پہننے کو پسند فرماتے تھے۔[3]

کپڑے جھاڑ کر پہننا چاہیے

ادب:...... جب لٹکے ہوئے یا رکھے ہوئے کپڑے پہنیں تو ان کو جھاڑ بھی لینا چاہیے۔ کیونکہ بعض اوقات کوئی چیونٹی یا کوئی موذی چیز کپڑوں میں چڑھ جاتی ہے اور بغیر جھاڑے پہننے سے نقصان پہنچاتی ہے۔

کپڑے اتارتے وقت بسم اللہ پڑھنا چاہیے

ادب:...... جب بھی کبھی کپڑے اتاریں تو بسم اللہ پڑھ کر اتاریں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کپڑے اتارتے وقت بسم اللہ پڑھنے سے جن انسان کی شرم گاہ کو نہیں دیکھتا ہے۔''[4] اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ ''شیطان انسان کی شرم گاہ سے کھیلتا ہے اور اس سے بچنے کا طریقہ کپڑے اتارتے وقت بسم اللہ پڑھنا ہے۔''[5]

اس لیے بچو! کپڑے اتارتے وقت ''بسم اللہ'' ضرور پڑھنا چاہیے۔

---

(۱) ابن ماجه: ص ٢٥٤

(۲) ابوداؤد: ٢/٢١٥، ابن ماجه: ص: ٣٢

(۳) صحيح ابن خزيمه: ١/١٢٢

(۴) ابن ماجه: ص ٢٦، مسند بزار: ٢/١٢٨

(۵) درس ترمذي: ١/١٧٢

کپڑے اتارنے کا طریقہ

ادب:...... بچو! جب آپ کپڑے اتاریں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بائیں طرف سے اتارنا شروع کریں جیسے جب آپ قمیص اتاریں تو پہلے بائیں آستین نکالیں پھر دائیں آستین نکالیں ایسے ہی جب شلوار اتاریں تو پہلے بایاں پائنچہ نکالیں پھر دایاں پائنچہ نکالیں۔

ایسی جگہ کپڑے تبدیل کریں جہاں کوئی نہ دیکھے:

ادب:...... پیارے بچو! اسی طرح جب کپڑے تبدیل کریں تو ایسی جگہ تبدیل کرنا چاہیے جہاں آپ کو کپڑے پہنتے ہوئے کوئی نہ دیکھے۔ اسی طرح اگر کوئی کپڑے تبدیل کر رہا ہو تو اس کو بھی دیکھنا نہیں چاہیے۔ یہ بہت ہی بری بات ہے، نہ خود ہی کسی کو اپنا ستر دکھانا چاہیے اور نہ ہی کسی کا ستر دیکھنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بہت ناپسند تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سراپا رحمت تھے، اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا: ”ان دونوں (ستر دکھانے والے، اور دیکھنے والے) کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دور رکھیں۔“(۱)

پیارے بچو! کتنی بری بات ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی سے تو ہمارے کام بنتے ہیں اگر یہ ہی ہمارے ساتھ نہ ہو تو پھر کیا ہو گا۔ اس لیے اس سے بچنا چاہیے۔

اتارے ہوئے کپڑے تہہ کر کے رکھنا چاہیے

ادب:...... پیارے بچو! جب آپ کپڑے تبدیل کریں تو جو کپڑے آپ نے اتارے ہیں ان کو ادھر ادھر نہیں پھینکنا چاہیے۔ بعض بچے کپڑے بدل کر شلوار ایک جگہ، کرتا ایک جگہ پھینک دیتے ہیں، یہ بہت ہی بری بات ہے بلکہ ایک جگہ رکھنا چاہیے۔

ادھر ادھر پڑے ہوئے کپڑے برے بھی لگتے ہیں اور کبھی الٹے سیدھے

---

(۱) شعب الایمان: ٦/١٦٢، سنن بیهقي: ٧/٩٩

پڑے ہوتے ہیں یہ اور بری بات ہے۔ یہ سب اخلاق و آداب کے خلاف ہے۔

اس لیے اگر آپ نے وہ کپڑے دوبارہ پہننے ہیں تو اس کھونٹی پر ٹانگ دیں یا الماری وغیرہ میں لٹکا دیں اور اگر نہیں تو ان کو تہہ کر کے رکھ دیں کپڑوں کو تہہ کر کے رکھنا اچھی بات ہے۔ ایک مرتبہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چادر ہدیہ دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چار تہہ کر کے دی۔[1] اس سے معلوم ہوا کہ جب کپڑوں کو رکھنا ہو یا کسی کو دینا ہو تو تہہ کر کے رکھنا اور دینا چاہیے۔

لڑکوں کو لڑکیاں کا اور لڑکیوں کو لڑکوں کا لباس نہیں پہننا چاہیے

ادب:......پیارے بچو! اسی طرح لڑکوں کو چاہیے کہ وہ لڑکیوں کا لباس نہ پہنیں اسی طرح لڑکیوں کو بھی چاہیے کہ وہ لڑکوں کا لباس نہ پہنیں۔ ہمارے دین میں ہمیں ایسا کرنے سے منع کیا ہے۔ توبہ توبہ یہ تو بہت ہی بری بات ہے۔ پیارے بچو! یہ تو ایسا ہے جیسا کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اعتراض کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں لڑکا یا لڑکی کیوں بنایا اور اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرنا تو اللہ تعالیٰ کے اچھے بندوں کا کام نہیں ہے۔ اس لیے اس سے بہت بچنا چاہیے۔

باریک تنگ اور چھوٹا لباس نہیں پہننا چاہیے

ادب:......ایسے ہی پیارے بچو! ایسا لباس نہیں پہننا چاہیے جو اتنا باریک ہو کہ اس سے جسم نظر آئے۔ اسی طرح اتنا تنگ لباس بھی نہیں پہننا چاہیے جس سے جسم کے اعضاء کا ابھار نظر آئے۔ پیارے بچو! یہ تو ایسا ہے کہ گویا کپڑے ہی نہیں پہنے ہیں۔ ایسے لوگوں سے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت ناراض ہوتے ہیں، اس لیے بچو! اس سے بہت بچنا چاہیے۔ اسی طرح ایسا چھوٹا لباس جس سے جسم پوری طرح نہ چھپ سکے نہیں پہننا چاہیے۔ لباس تو جسم ڈھانکنے کے لیے ہوتا ہے۔ اس

---

(۱) بخاري: ۲۸۱/۱

لیے لباس پہننے میں ان باتوں کا ضرور خیال کرنا چاہیے۔

مردوں کو کون سے کپڑے پہننے چاہئیں

ادب:...... اسی طرح مردوں کو سرخ (اور شوخ) رنگ کے کپڑے نہیں پہننے چاہییے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پسند نہیں فرمایا ہے۔ (۱)

ادب:...... مردوں کو ریشم کے کپڑے بھی نہیں پہننے چاہئیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ (۲)

ادب:...... مردوں کے لیے بہترین رنگ سفید رنگ ہے۔ (۳)

لڑکوں کو شلوار ٹخنوں سے اوپر رکھنا چاہیے

ادب:...... اسی طرح لڑکوں کو چاہیے کہ وہ اپنی شلوار یا پائجامہ کے پائنچے ٹخنوں سے اوپر رکھیں۔ پیارے بچو! اس کی عادت ابھی سے بنانی چاہیے۔ یہ بہت ہی بری عادت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتے ہیں اور ان لوگوں کی طرف قیامت کے دن دیکھیں گے بھی نہیں۔ (۴)

قمیص پہننا

ادب:...... بچو! قمیص پہننا چاہیے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لباس میں قمیص بہت پسند تھی۔ (۵) اس لیے ہمیں بھی قمیص پہننا چاہیے۔

صاف ستھرے کپڑے پہننا

ادب:...... پیارے بچو! اللہ تعالیٰ خود بھی اچھے اور جمیل ہیں اور اچھائی کو پسند فرماتے ہیں۔ اس لیے میلے کچیلے کپڑے نہیں پہننے چاہئیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی

---

(۱) ابوداؤد: ۲/۲۰٤

(۲) ابوداؤد: ۲/۲۰۵

(۳) معارف الحدیث: ٦/۲۹۳

(۴) ابوداؤد: ۲/۲۰۹

(۵) ابوداؤد: ۲/۲۰۲، شمائل ترمذي: ص ۵

اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو دیکھا جو میلے کپڑے پہنے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا: ”کیا ان کو کوئی ایسی چیز نہیں ملتی جس سے یہ اپنے کپڑے دھولیں۔“(۱)

کپڑوں کو میلا نہیں کرنا چاہیے

ادب: ......پیارے بچو! جس طرح میلے کپڑے نہیں پہننے چاہئیں اسی طرح کپڑوں کو میلا بھی نہیں کرنا چاہیے۔ یہ بھی بہت بری عادت ہے بلکہ احتیاط سے کپڑے استعمال کرنے چاہئیں۔ بے احتیاطی سے آپ کے کپڑے بھی گندے ہوتے ہیں اور آپ کی امی کو بھی کپڑے دھونے میں تکلیف ہوتی ہے اور اچھے بچے امی جان کو تکلیف نہیں دیتے اور اپنے کپڑے گندے نہیں کرتے ہیں۔ آپ بھی ایسا نہیں کریں گے نا۔

پیارے بچو! اب چند سوالات کے جوابات دیجیے۔

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات

۱. اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے لباس کیوں بنایا ہے؟

(جسم ڈھانکنے اور سردی گرمی سے بچنے کے لیے۔)

۲. کپڑے پہنتے وقت کیا نیت کرنی چاہیے، کون سی نیت نہیں کرنی چاہیے اور غلط نیت کی کیا سزا ہے؟

(اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھ کر پہنا چاہیے، فخر اور دکھاوے کی نیت سے نہیں پہننا چاہیے اور جو اس نیت سے پہنے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائیں گے۔)

۳. جب کپڑے پہنیں تو کن الفاظ میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا چاہیے اور شکر ادا کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

(جو چیز پہنیں اس کا نام لے کر پہنیں، جو کپڑے پہن کر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے

---

(۱) ابن حبان: ۲۹۴/۱۲، مسند احمد: ۳۵۷/۳

اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔)

۴ کپڑے پہننے کے بعد کون سی دعا پڑھنی چاہیے اور اس کی کیا فضیلت ہے؟
("الحمد لله الذي......" اس کے پڑھنے سے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔)

۵ کپڑے کس طرح پہننے چاہئیں؟
(دائیں طرف سے جھاڑ کر پہننے چاہئیں۔)

۶ کپڑے کس طرح اتارنا چاہیے اور کیا پڑھ کر اتارنا چاہیے؟
(بائیں طرف سے اتارنا چاہیے، بسم اللہ پڑھ کر اتارنا چاہیے۔)

۷ کپڑے کہاں تبدیل کرنا چاہیے، تبدیل کرنے کے بعد ان کو کہاں اور کس طرح رکھنا چاہیے؟
(جہاں کوئی نہ دیکھے وہاں تبدیل کر کے تہہ کر کے ان کی جگہ پر رکھنا چاہیے۔)

۸ کپڑوں میں کون سی چھ باتیں نہیں ہونی چاہیے؟
(لڑکوں کے لڑکیوں اور لڑکیوں کے لڑکوں جیسے نہ ہوں، اتنے باریک نہ ہوں کہ جسم نظر آئے، نہ اتنے تنگ ہوں کہ جسم کا ابھار نظر آئے، مردوں کے شوخ رنگ اور ریشمی نہ ہوں، مردوں کے پائنچے ٹخنوں سے اونچے ہوں۔)

۹ کون سا اور کس رنگ کا لباس پہننا چاہیے؟
(قمیص پہننا چاہیے اور مردوں کو سفید رنگ کا لباس پہننا بہتر ہے۔)

۱۰ میلے کچیلے کپڑے پہننے اور کپڑوں کو میلا رکھنے سے کیا ہوتا ہے؟
(اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند ہے اور والدین کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔)

۱۱ نئے کپڑے پہنتے وقت کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟

۱۲ کسی مسلمان بھائی کو نیا کپڑا پہنے دیکھیں تو کیا دعا دینی چاہیے؟

جوتا چپل پہننے کے آداب

پیارے بچو! آپ نے جانوروں کے پاؤں میں کھُر تو دیکھے ہوں گے۔ یہ اصل میں ان کے جوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو چلنے کے لیے پیدائشی جوتے دیئے ہیں۔ گھوڑوں کے کھُروں کے نیچے تو نعل بھی لگاتے ہیں تاکہ زیادہ دوڑنے کی وجہ سے ان کے کھُر گھس نہ جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے چلنے کے لیے پاؤں بنائے ہیں اور اس کے پاؤں بہت خوب صورت بنائے اور ان میں کھُر نہیں بنائے بلکہ پاؤں میں پہننے کے لیے خوبصورت اور مختلف ڈیزائن کے پیارے پیارے جوتے بنائے ہیں۔

جوتے بڑی نعمت ہیں

پیارے بچو! ان جوتوں سے چلنا پھرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اسی لیے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے پہنے ہوئے شخص کو "سوار" فرمایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح سوار آدمی آسانی کے ساتھ سفر کرتا ہے اسی طرح جوتے پہنا ہوا آدمی آسانی سے سفر کرتا ہے۔ پیارے بچو! اگر جوتے چپل نہ پہنے جائیں تو چلنا پھرنا کتنا مشکل ہو راستہ میں پڑے پتھر، کانچ کے ٹکڑے، کنکر، کیچڑ اور پانی وغیرہ کی موجودگی میں ننگے پیر چلنا کتنا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان فرمایا کہ ہمیں ان سے بچاؤ کے لیے جوتے عطا فرمائے ہیں۔ جوتوں کی مدد سے ہم بآسانی چل پھر سکتے ہیں اور دور دور تک جاسکتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لیے فرمایا ہے "جوتے پہننے والا سوار کی طرح ہے۔"[۱]

اس نعمت کے شکریہ کے لیے ہمیں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا آداب بتائے ہیں اب ہم آپ کو ان ہی آداب کے بارے میں بتاتے ہیں غور سے سنیے اور عمل کیجیے۔ جوتے چپل پہننے کے (۱۷) آداب ہیں۔

---

(۱) طبراني في "الاوسط": ۱۴۲/۱، مسند ابو عوانه: ۳۶۳/۵

جوتے استعمال کرنا چاہیے

ادب:......جوتے چپل استعمال کرنا چاہیے کیونکہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے کو پہننے کا حکم فرمایا ہے۔[1]

ننگے پیر چلنا

ادب:......پیارے بچو! ننگے پیر نہیں چلنا چاہیے بلکہ گھر میں بھی ہمیشہ چپل پہن کر چلنا چاہیے لیکن گھر کے استعمال کے لیے چپل الگ رکھنا چاہیے باہر کے چپل گھر میں استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ اس کی عادت بنانی چاہیے۔ اس سے پاؤں صاف ستھرے رہتے ہیں اور پھٹن سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔ خاص طور پر سردیوں کے زمانے میں تو اس کا بہت ہی خیال کرنا چاہیے کیونکہ اس میں تو ٹھنڈ کی وجہ سے نزلہ بخار بھی ہو جاتا ہے۔

دوسروں کا جوتا یا چپل استعمال نہیں کرنا چاہیے

ادب:......اچھے بچو! بعض بچوں کی عادت ہوتی ہے کہ اپنے جوتے چپل سنبھال کر رکھتے ہیں اور دوسروں کے استعمال کرتے ہیں یہ بہت ہی بری عادت ہے کسی کی چیز بغیر اجازت استعمال کرنا تو بہت بڑا گناہ ہے۔ ایسا بالکل نہیں کرنا چاہیے۔ اگر ضرورت ہو تو اجازت لے کر استعمال کرنا چاہیے۔

ایک چپل پہننا

ادب:......پیارے بچو! ایک پاؤں میں چپل پہن کر نہیں چلنا چاہیے۔ اسی طرح موزہ بھی ایک پاؤں میں پہن کر نہیں چلنا چاہیے بلکہ چپل موزہ دونوں پاؤں میں پہن کر چلنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پاؤں میں چپل پہن کر چلنے کو منع فرمایا ہے۔[2] اور فرمایا ہے کہ یا تو دونوں (چپل) اتار دے یا دونوں پہن

---

(۱) طبراني في "الاوسط": ۱/۱۴۲، مسند ابوعوانه: ۵/۳۶۳

(۲) مسلم: ۲/۱۹۷

لے۔ (۱)

جوتے چپل ایک جیسے پہننا

ادب:...... اسی طرح بچو! دونوں پاؤں میں ایک ہی جیسے جوتے چپل پہننا چاہیے ایک پاؤں میں ایک رنگ کی چپل دوسرے پاؤں میں دوسرے رنگ کی چپل پہن کر نہیں چلنا چاہیے، یہ بھی خلاف ادب ہے۔ (۲)

جوتے چپل صاف رکھنا

ادب:...... پیارے بچو! ہمارا پیارا دین اسلام صفائی ستھرائی والا مذہب ہے اور صاف ستھرے رہنے کو پسند کرتا ہے۔ اس لیے اپنے جوتے چپلوں کو ہمیشہ صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔ بعض بچے اپنے جوتے صاف نہیں رکھتے ہیں یہ اچھی بات نہیں ہے۔ اس لیے اپنے جوتوں کو پالش کرنا، دھونے والے جوتے چپلوں کو دھونا چاہیے اور روزانہ برش کرنا چاہیے۔

اسی طرح موزوں کو بھی صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔ کالے کالے گندے موزہ رکھنا بہت بری بات ہے۔ موزے روزانہ دھونے چاہئیں۔ پیارے بچو انسان کی ظاہری صفائی ستھرائی کا اثر اس کے باطن پر پڑتا ہے اس لیے اگر ہم اپنا ظاہر صاف رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارا باطن بھی صاف کر دیں گے۔

ٹوٹی ہوئی چپل سی لینا چاہیے

ادب:...... پیارے بچو! اگر آپ کی چپل ٹوٹ جائے تو اس کو سلوا لینا چاہیے ٹوٹی ہوئی چپل پہنے ہوئے چلنا پھرنا اچھی بات نہیں ہے اس سے چپل اور زیادہ خراب ہو جاتی ہے اور یہ بد تہذیبی بھی ہے۔ ٹوٹے ہوئے جوتے چپل کو خود سی لینا بھی سنت ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چپل خود سی لیا کرتے تھے۔ (۳)

---

(۱) مسلم: ۱۹۷/۲

(۲) موسوعة الآداب: ص ۷۸۷

(۳) زاد المعاد: ۱۶٤/۱، فتح الباري: ٤٦١/۱۰

جوتے جھاڑ کر پہننے چاہیے

ادب:...... جوتے چپل پہننے سے پہلے جھاڑ لینا۔ پیارے بچو! آپ جب بھی جوتے چپل پہنیں تو جھاڑ کر پہنیں کیونکہ نامعلوم کوئی موذی کیڑا وغیرہ اس کے اندر ہو اور آپ بغیر دیکھے پہنیں اور وہ آپ کو نقصان پہنچادے۔ ہم آپ کو ایک واقعہ سناتے ہیں ایک مرتبہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موزہ پہننے کے لیے منگوایا ابھی ایک موزہ پہنا ہی تھا کہ ایک کوا آیا اور دوسرے موزے کو اٹھا کر لے گیا اور پھر پھینک دیا تو اس میں سے سانپ نکل آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ موزے کو بغیر جھاڑے نہ پہنے۔[۱]

دیکھا بچو! آپ نے اس لیے موزہ یا جوتے کو جھاڑ کر پہننا چاہیے تاکہ اگر اس میں کوئی موذی چیز ہو تو نکل جائے اور آپ کو نقصان نہ پہنچائے۔

پہلے دائیں پیر میں پہننے چاہئیں

ادب:...... جب جوتے، چپل اور موزے وغیرہ پہنیں تو پہلے دائیں پیر میں پہنیں اور جب اتاریں تو بائیں پیر سے پہلے اتاریں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔[۲]

جوتے بیٹھ کر پہننا چاہیے

ادب:...... پیارے بچو! اسی طرح جوتا، چپل بیٹھ کر پہننا چاہیے کیونکہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے کو کھڑے ہو کر پہننے سے منع فرمایا ہے۔ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ ایک بڑے عالم ہیں وہ فرماتے ہیں: کھڑے ہو کر جوتا، چپل پہنے کو اس لیے منع فرمایا ہے کہ کبھی کبھی جوتا کھڑے ہو کر پہننے سے آدمی گر جاتا ہے۔[۳]

---

(۱) طبراني في الكبير: ۱۳۷/۸، مسند الشاميين: ۳۱۲/۱

(۲) بخاري: ۸۷۰/۲، مسلم: ۱۹۷/۲

(۳) عون المعبود: ۱۳۱/۱۱

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان جب کھڑے ہو کر جوتا پہننے کے لیے جھکتا ہے تو اس کی سرین میں کپڑا اچلا جاتا ہے جو بہت ہی برا لگتا ہے۔ (۱)

ادب:...... اگر جوتے کے تسمے باندھنے ہیں یا جوتا تنگ ہو تو بیٹھ کر پہنیں ورنہ اگر آسانی سے پہنا جاسکتا ہے یا چپل وغیرہ کو کھڑے ہو کر بھی پہن سکتے ہیں۔ (۲)

دیر تک بیٹھنا یا کھڑے رہنا ہو تو جوتے اتار دینا چاہیے

ادب:...... جب آپ کسی جگہ بیٹھ جائیں اور چلنے کا ارادہ نہ ہو تو اچھا ہے کہ پیروں کو آرام دینے کے لیے جوتے اتار دیں، ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا ہی کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ (۳)

ادب:...... اسی طرح اگر دیر تک کھڑا رہنا ہو تو جوتے اتار لینے چاہئیں اور جوتے اتار کر کھڑا ہونا چاہیے کیونکہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے پہن کر کھڑے رہنے کو منع فرمایا ہے۔ (۴)

گھر میں یا مسجد میں داخل ہوتے وقت جوتے جھاڑ لیں

ادب:...... پیارے بچو! جب آپ مسجد میں جائیں یا گھر میں داخل ہوں تو پہلے باہر اچھی طرح جوتے جھاڑ لینا چاہیے تاکہ آپ کے جوتے میں لگی ہوئی مٹی یا کیچڑ وغیرہ سے مسجد یا گھر خراب نہ ہو جائے۔

جوتے، چپل اٹھانے اور رکھنے کا طریقہ

ادب:...... جب آپ جوتے اٹھا کر لے جائیں تو بائیں ہاتھ سے جوتے اٹھائیں اور جوتے اٹھانے کے لیے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور اس کے برابر والی انگلی کو استعمال

---

(۱) موسوعة ایضًا

(۲) فیض القدیر: ۶/۳۴۱

(۳) بزار مجمع الزوائد: ۵/۱۴۰

(۴) کنز العمال: ۱۵/۱۷۴

کرنا چاہیے۔[1]

ادب:...... جب آپ مسجد میں یا کہیں بھی جوتے اٹھا کر لے جائیں تو چپل کو بائیں جانب رکھیں مسجد میں قبلہ کی طرف نہ رکھیں۔[2]

جوتے چپل جگہ پر رکھنا چاہیے

ادب:...... بعض بچے گھر میں آکر جوتے موزے جگہ پر نہیں رکھتے ہیں بلکہ اِدھر اُدھر پھینک دیتے ہیں یہ بہت ہی بری عادت ہے۔ پیارے بچو! گھر میں جو جگہ جوتے رکھنے کی بنی ہوئی ہے وہیں جوتے رکھنے چاہئیں۔ اس سے ایک تو جوتے چپل کی حفاظت رہتی ہے دوسرے گھر بھی صاف ستھرا رہتا ہے۔ اس لیے اس کی ہمیشہ عادت بنائیں کہ جس چیز کی جو جگہ ہو اس کو وہیں رکھیں۔

بعض بچے ایسا کرتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ موزے بھی اسی طرح ایک جیسے پہننا چاہئیں۔

ایک اچھی بات

ادب:...... اچھی بات یہ ہے کہ رات سونے سے پہلے اپنے جوتے موزے اور اپنے یونیفارم کو تیار کر کے سونا چاہیے۔ یہ بہت ہی اچھی بات ہے ایسا آدمی کبھی اپنے کاموں میں پیچھے نہیں رہتا ہے۔ اس کی عادت بنائیں ساری زندگی سکون سے رہیں گے۔

بچو! اچھے بچوں کی طرح چند سوالات کے درست جوابات دیجیے۔

☆☆......☆☆

---

(۱) طبرانی: ۸/ ۱۷۰

(۲) مرقات: ٤/ ١٤٣

آزمائشی سوالات

❶ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے جوتے کیوں بنائے ہیں؟

(آسانی سے چلنے اور تکلیف سے بچانے کے لیے۔)

❷ جوتے پہنے ہوئے شخص کے بارے میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟

(اسے سوار فرمایا ہے۔)

❸ جوتے استعمال کرنا بہتر ہے یا ننگے پاؤں چلنا بہتر ہے؟

(جوتے استعمال کرنا۔)

❹ کیا دوسروں کے جوتے پہننے چاہیں اور ایک پاؤں میں جوتے پہننے چاہیے؟

(نہیں اپنے جوتے پہننے چاہیے اور دونوں پاؤں میں پہننے چاہیے۔)

❺ کیسے جوتے پہننے چاہیے اور کیسے نہیں پہننے چاہیے؟

(ایک جیسے صاف ستھرے پہننے چاہیے اور ٹوٹے ہوئے نہیں پہننے چاہیے۔)

❻ جوتے پہننے کے آداب کیا ہیں؟

(جھاڑ کر پہننے چاہیے پہلے سیدھے پاؤں میں پہننے چاہیے اور بیٹھ کر پہننے چاہیے۔)

❼ جوتے کب اور کیسے اتارنا چاہیے؟

(دیر تک بیٹھنا یا کھڑے رہنا ہو تو اتار دینا چاہیے اور پہلے الٹے پاؤں سے اتارنا چاہیے پھر جھاڑنا چاہیے۔)

❽ جوتے چپل کس طرح اٹھانا چاہیے اور کہاں رکھنا چاہیے؟

(الٹے ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے اٹھانا چاہیے اور بائیں طرف جوتے رکھنے کی جگہ میں رکھنا چاہیے۔)

❾ آپ نے آخر میں "اچھی بات" کیا پڑھی ہے، کیا آپ بھی ایسا ہی کرتے ہیں؟

فجر کی سنتوں کے آداب

پیارے بچو! اب آپ وضو کر چکے ہیں اور نماز کے لیے تیار ہو چکے ہیں۔ اب آپ نے فجر کی سنتیں پڑھنی ہیں کیونکہ فرض تو جماعت کے ساتھ مسجد ہی میں پڑھتے ہیں لیکن پہلے جو سنتیں پڑھنی ہیں ہم آپ کو ان ہی کی اہمیت کے بارے میں بتاتے ہیں۔ لیجیے، سنیے! فجر کی سنتیں بہت اہم ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بہت ہی اہمیت و فضیلت بیان فرمائی ہے۔ اب ہم آپ کو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے ارشادات سناتے ہیں، غور سے سنیے:

فجر کی سنتوں کی فضیلت

ایک حدیث میں ہے کہ فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے، اس سے بہتر ہے۔[1] پیارے بچو! اس کا مطلب یہ ہے کہ فجر کی دو رکعت سنت کا ثواب آخرت میں جو ملے گا وہ دنیا اور دنیا میں جو کچھ ملے گا، اس سب سے زیادہ قیمتی اور کام آنے والا ہے۔ دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے، سب ختم ہو جانے والا ہے اور آخرت کا ثواب باقی رہنے والا ہے اور ختم نہ ہونے والا ہے۔[2]

ایک حدیث میں ہے کہ تم فجر کی دو سنتوں کو نہ چھوڑو، اگرچہ تمہاری یہ حالت ہو کہ گھوڑے تمہیں دوڑا رہے ہوں۔[3] اچھے بچو! اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم سفر میں ہو اور گھوڑوں کی پیٹھ پر سوار ہو کر منزلیں تیزی سے طے کر رہے ہو تب بھی تم فجر کی سنتیں نہ چھوڑو۔[4]

فجر کی سنتوں کی بہت ہی اہمیت کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

---

(۱) مسلم: ۲۵۱/۱

(۲) معارف الحدیث: ۳۲۲/۳

(۳) ابوداؤد: ۱۷۹/۱

(۴) معارف الحدیث: ۳۲۳/۳

فرمایا: جس نے (کسی وجہ سے) فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں، تو وہ سورج نکلنے کے بعد ان کو پڑھ لے۔[۱] علماء نے لکھا ہے کہ ظہر کے وقت کے شروع ہونے سے پہلے پڑھ لینی چاہیے، اس کے بعد نہیں پڑھنا چاہیے۔

فجر کی سنتوں کی سنتیں

پیارے بچو! یہ تو تھی سنتوں کی اہمیت اب ہم آپ کو فجر کی سنتوں کے بارے میں مزید سنتیں بتاتے ہیں۔ آپ ذرا کان لگا کر غور سے سنیں تاکہ موقع پر عمل کر سکیں۔ فجر کی سنتوں کی (۵) سنتیں ہیں۔

سنت: فجر کی سنتیں گھر پر پڑھنا چاہیے۔

سنت: اول وقت میں پڑھنا چاہیے (یعنی جیسے ہی وقت شروع ہو جلدی سے پڑھنا چاہیے)

سنت: فجر کی سنتیں مختصر پڑھنا چاہیے۔

سنت: پہلی رکعت میں ''قل یا ایہا لکافرون'' اور دوسری رکعت میں ''قل ھو اللہ الاحد'' پڑھنا چاہیے۔[۲]

سنت: فجر کی سنتوں کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھنا چاہیے:

''اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَمُحَمَّدٍ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ.''[۳]

بچو! چند باتیں تو بتائیں شاباش!

☆☆......☆☆

(۱) ترمذي: ۹٦/۱

(۲) بحر: ۴۸/۱

(۳) عمل الیوم واللیله ابن سني، رقم: ۱۰۳

آزمائشی سوالات

❶ فجر کی سنتوں کی اہمیت اور فضیلت بتایئے؟

❷ فجر کی سنتیں کہاں، کب اور کیسے پڑھنی چاہیے؟

(گھر پر، اوّل وقت میں اور مختصر پڑھنی چاہیے۔)

❸ فجر کی سنتوں کے بعد کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟

☆☆......☆☆

نماز کے لیے مسجد جانے کے آداب

پیارے بچو! اب آپ وضو کر کے نماز کے لیے تیار ہو گئے ہیں بلکہ آپ فجر کی سنتیں بھی پڑھ چکے ہیں اور اب آپ نے مسجد جانا ہے۔ مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہے جب کسی بڑے کے دربار میں جاتے ہیں تو وہاں اس دربار کے کچھ آداب بجالانا (یعنی آداب کی رعایت کرنا) ضروری ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ جو سب بڑوں کے بڑے اور سب کے حاکم و مالک ہیں ان کے دربار میں جانے کے لیے یقیناً کچھ آداب ہیں تو آئیے اب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مسجد جاتے ہوئے، کن آداب پر عمل کرنے اور کن دعاؤں کے مانگنے کا حکم فرمایا ہے؟ مسجد جانے کے (۴) آداب ہیں۔

گھر سے وضو کر کے مسجد جانا چاہیے

ادب:......پیارے بچو! سب سے پہلے تو مسجد جانے کے لیے گھر سے (یا دوکان یا جہاں سے بھی آپ مسجد کی طرف جا رہے ہیں) وضو کر کے جانا چاہیے۔ احادیث میں گھر وضو کر کے جانے کے بہت فضائل آئے ہیں۔ ہم آپ کو مختصر طور پر تھوڑے سے بتا دیتے ہیں تاکہ آپ خوب ذوق و شوق سے اس پر عمل کریں۔ چلئے سنیے:

وضو کر کے مسجد جانے کے فضائل

جو شخص وضو کر کے گھر سے مسجد جائے تو فرشتے اس کے لیے ہر قدم پر نیکیاں لکھتے ہیں۔[۱] وہ ایسا ہے جیسے حاجی احرام کی حالت میں ہوتا ہے۔[۲] ایک حدیث میں اس کو اللہ تعالیٰ کا مہمان کہا گیا ہے۔[۳] ایک حدیث میں ہے کہ وہ گویا

---

(۱) ابن خزیمہ: ۳۷۴

(۲) ابوداؤد: ۱/۲۱۴

(۳) ترغیب: ۱/۲۱۴

نماز ہی میں ہے۔ [۱]

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کر کے مسجد جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جس طرح کوئی غائب شخص آنے سے خوش ہوتا ہے۔ [۲] جو مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز کے لیے (مسجد) جاتا ہے اس کے لیے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسی لیے مسجد جاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم لیتے تھے۔ [۳]

پیارے بچو! دیکھا آپ نے! وضو کر کے جانے کے کیسے اچھے فضائل ہیں۔ آپ بھی ضرور وضو کر کے جائیں گے نا، جی ہاں بولئے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائیں۔

صبح مسجد کے لیے نکلتے وقت دعا پڑھیں

ادب:...... جب آپ گھر سے نکلیں تو گھر سے نکلتے وقت جو دعا پڑھی جاتی ہے، وہ پڑھیں (جو ہم آپ کو آگے بتائیں گے، وہاں دیکھ لیں)۔

پھر اس دعا کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّيۤ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ، وَبِحَقِّ مَمْشَايَ هٰذَا فَإِنِّيْ لَمْ أَخْرُجْهُ أَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً، خَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِكَ، وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، أَسْأَلُكَ أَنْ تُنْقِذَنِيْ مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ." [۴]

پیارے بچو! آپ یہ دعا ضرور یاد کریں کیونکہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ

---

(۱) ترغیب: ۱۰٦

(۲) ابن خزیمه: ص ۳۲٤

(۳) مسند طیالسي: ۱/٤۰

(۴) ابن سني، رقم: ۸۵

وسلم نے اس دعا کی بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص نماز کے لیے اپنے گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مقرر فرمادیتے ہیں جو اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نماز سے فارغ ہونے تک اس کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔“

پیارے بچو! آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ اس دعا کی کتنی بڑی فضیلت ہے۔ آپ بھی اس دعا کو یاد کر کے پڑھیں تاکہ آپ بھی اس فضیلت کو حاصل کرنے والے ہو جائیں۔

اسی طرح حدیث میں ایک اور دعا آئی ہے علماء نے اس دعا کو پڑھنا بھی مستحب لکھا ہے:

”اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَلِسَانِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَمِنْ أَمَامِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَأَعْطِنِيْ نُوْرًا.“(۱)

مختلف آداب

ادب: ...... اس دعا کے پڑھنے کے بعد خشوع و خضوع کے ساتھ (اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے) اور سکون و وقار سے جانا چاہیے۔ اگر اقامت کی آواز سن (بھی) لیں تو بھی دوڑ کر نہیں جانا چاہیے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تکبیر اولی کی لالچ میں تیز چل کر جانے میں کوئی حرج نہیں ہے جب کہ کوئی بری بات نہ ہو (یعنی چلنے میں جسم وغیرہ بری طرح نہ ہلے کہ برا محسوس ہو، اس طرح کسی کو پھلانگ کر نہ جانا پڑے)۔

ادب: ...... اسی طرح راستے میں چلتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم رکھنے چاہیے تاکہ نیکیاں زیادہ ہوں۔ راستے میں چلتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو اپنے پنجے کی شکل میں

---

(۱) المغني لابن قدامه: ۱/ ۲۷۱

نہیں ملانا چاہیے۔[1]

پیارے بچو! یہ تھے مسجد جانے کے آداب، آپ بھی جب مسجد جائیں تو ان آداب کے ساتھ جائیں کیوں بھئی جائیں گے نا؟ جی......! جی ہاں شاباش ہمیں آپ جیسے پیارے بچوں سے یہی امید ہے کہ آپ ایسا ہی کریں گے۔

پیارے بچو! اب آپ مسجد پہنچیں گے تو وہاں آپ کن آداب کے ساتھ داخل ہوں گے اور مسجد میں آپ کو کن آداب کی رعایت کرنا چاہیے، اس لیے اب ہم آپ کو مسجد کے آداب بتاتے ہیں۔

لیکن پہلے آپ ہمیں ان سوالات کے جوابات دیجیے۔

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات

❶ مسجد جانے کے لیے وضو کب کرنا چاہیے اور اس کے کیا فضائل ہیں؟

(گھر سے وضو کر کے جانا چاہیے، ہر قدم پر نیکیاں ملتی ہیں، وہ حاجی کی طرح ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوتا ہے گویا نماز ہی میں ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتے ہیں۔)

❷ جب نماز کے لیے گھر سے نکلیں تو کون سی دعا پڑھنی چاہیے اور اس کے کیا فضائل ہیں؟

❸ نماز کے لیے جاتے ہوئے کس طرح چلنا چاہیے؟

(سکون و وقار سے، چھوٹے چھوٹے قدموں سے چلنا چاہیے، دونوں ہاتھوں کو پنجوں کی طرح ملا کر نہیں چلنا چاہیے۔)

---

(۱) المغني لابن قدامه: ۱/۲۷۱

مسجد کے آداب

پیارے بچو! مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہے، مسجد جانا بڑے نصیب کی بات ہے۔ یہ دو جہاں کے مالک اللہ تعالیٰ کا دربار ہے۔ دنیا کے تمام بادشاہوں کے درباروں سے زیادہ محترم و مکرم ہے، اس لیے تمام درباروں سے زیادہ اس کے آداب ہیں۔ ان آداب کی رعایت اللہ تعالیٰ کے دربار میں اور زیادہ قربت (قریب ہونے) کا ذریعہ ہے۔ یہاں ہم آپ کو مسجد کے آداب بتاتے ہیں تاکہ آپ ان پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشی حاصل کر سکیں۔ لیکن اس سے پہلے ہم آپ کو مسجد کی اہمیت و فضیلت بتاتے ہیں۔

مسجد کی اہمیت وفضیلت

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مساجد زمین پر اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو اس شخص کی زیارت کے لیے مسجد آئے اس کے اکرام کا ذمہ لیا ہے۔"(۱)

ایک جگہ ارشاد مبارک ہے: "مسجدیں آخرت کے بازاروں میں سے ہیں جو اس میں آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مہمانی مغفرت ہے۔ اور اس کا تحفہ تکریم و تعظیم ہے۔"(۲) ایک حدیث میں ہے: "تمام جگہوں میں بدترین جگہ بازار ہے اور سب سے بہترین جگہ مسجد ہے۔"(۳) "مسجد کو آباد رکھنے والے اللہ والے ہیں۔"(۴)

ایک حدیث میں ہے کہ جس کے لیے مسجد گھر کی طرح ہو جائے تو اللہ تعالیٰ

---

(۱) مصنف ابن ابي شيبه: ۱۱۵/۷

(۲) مسند ديلمي: ۲۱٦/٤

(۳) مسلم: ۲۳٦/۱، ابن حبان: ٤۷۷/٤

(۴) شعب الايمان: ۸۲/۳

نے اس کے لیے خوشی، رحمت اور پل صراط پر سے گذر کر جنت میں جانے تک کی ضمانت لی ہے۔[۱] ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مسجد بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے۔''[۲]

پیارے بچو! یہ چند احادیث ہم نے آپ کو بتائی ہیں بڑی بڑی کتابوں میں اور بہت سی فضیلتیں آئی ہیں۔ اس سے آپ کو مسجد کی اہمیت اس میں آنے جانے کا ثواب وغیرہ معلوم ہو گیا ہو گا۔ اب آپ نے مسجد جانے کا پکا ارادہ کر لیا ہو گا کیوں بھئی کر لیا نا؟ شاباش۔ آئیے اب ہم آپ کو مسجد کے آداب بتاتے ہیں۔ مسجد کے (۱۵) آداب ہیں۔

مسجد میں داخل ہونے کا طریقہ

ادب:..... جب آپ مسجد کے دروازے کے پاس جائیں تو تھوڑی دیر کھڑے ہو کر سوچیں کہ کس کے گھر میں داخل ہو رہا ہوں۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد کے دروازے پر پہنچتے تو تھوڑی دیر ٹھہر جاتے، پھر دعا پڑھ کر مسجد میں داخل ہوتے تھے۔ پھر آپ مسجد سے باہر جوتے اتاریں پہلے بائیں پاؤں سے پھر دائیں پاؤں سے پھر یہ دعا پڑھئے:

''بِسْمِ اللهِ أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰي مُحَمَّدٍ.''[۳]

ادب:..... پھر یہ دعا پڑھئے:

''أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَافْتَحْ لَنَا أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.''[۴]

پھر دائیں پاؤں سے مسجد میں داخل ہوں، یہ دعا مسجد داخل ہونے سے پہلے پڑھنی چاہیے، اگر بھول جائیں تو مسجد میں داخل ہونے کے بعد بھی پڑھ سکتے ہیں۔[۵]

---

(۱) طبراني ''اوسط'': ۱۵۸/۷

(۲) بخاري: ص ٦٤، مسلم: ۲۰۱

(۳) ابن سني، رقم: ۸۸

(۴) ابن سني: ۸۹

(۵) فتوحات ربانيه: ۴۳/۲

تحیۃ المسجد

ادب:......اب مسجد میں داخل ہونے کے بعد اگر مکروہ وقت نہیں ہے جیسے فجر سے پہلے یا مغرب کی نماز سے پہلے کا وقت نہ ہو، اسی طرح سورج نکلنے کے بعد دس منٹ گزرنے سے پہلے کا وقت اور عین سورج کے درمیان میں ہونے کا وقت جو زوال کے وقت سے پانچ سات منٹ پہلے ہوتا ہے نہ ہو کیونکہ ان اوقات میں نفل نماز پڑھنا منع ہے۔ اگر یہ اوقات نہ ہوں تو مسجد میں داخل ہو کر سب سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھنا چاہیے۔ یہ نماز پڑھنا مستحب ہے۔

یہ نماز بیٹھنے سے پہلے پڑھ لینا اچھی بات ہے جیسا کہ احادیث میں آیا ہے لیکن بچو! اگر بیٹھ بھی جائیں تو کوئی بات نہیں، بیٹھنے کے بعد بھی پڑھ سکتے ہیں [1] اس لیے آپ اس کی ابھی سے عادت ڈالیں اور جن نمازوں سے پہلے سنتیں ہیں ان میں اتنی دیر پہلے مسجد جانا چاہیے کہ تحیۃ المسجد پڑھ کر سنتیں پڑھ سکیں اور مغرب کی نماز میں اذان سے پہلے مسجد جانا چاہیے تاکہ نماز تکبیر اولیٰ سے مل سکے اس کی عادت بنانی چاہیے۔ آپ بھی ایسا ہی کریں گے نا شاباش۔

بچو! اب ہم آپ کو مسجد کے مختلف آداب بتاتے ہیں۔ غور سے سنیے اور جی ہاں ......آپ ٹھیک سمجھے عمل کیجیے۔

مسجد کو صاف رکھنا چاہیے

ادب:......پیارے بچو! جیسا کہ آپ اپنے گھر کو صاف رکھتے ہیں اسی طرح مسجد کو بھی صاف رکھنا چاہیے بلکہ مسجد کو تو اپنے گھر سے بھی زیادہ صاف رکھنا چاہیے۔ حدیث میں ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ''مسجدوں کو صاف رکھنے اور ان میں خوشبو لگانے کا حکم فرمایا ہے۔''[2]

---

(۱) اتحاف: ۲۸/۲

(۲) ابوداؤد: ۶۶/۱، ترمذی: ۱۳۱/۱

اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ جو مسجد سے گندگی کو صاف کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے۔ (۱)

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود کھجور کی ٹہنی سے مسجد صاف فرمایا کرتے تھے۔ (۲) ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں تھوک دیکھا تو اس کو خود اپنے ہاتھ سے صاف فرمایا۔ (۳) ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبا میں نماز پڑھی، پھر ایک ٹہنی منگوا کر ساری مسجد کی صفائی کی۔ (۴)

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت کے سارے اعمال میرے سامنے پیش کیے گئے حتی کہ کسی شخص نے ایک تنکا مسجد سے نکال دیا تو اس کا ثواب بھی پیش کیا گیا۔“ (۵)

ایک عورت کا انتقال ہو گیا۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے رات کی وجہ سے آپ کو اطلاع نہیں دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب کسی کا انتقال ہو جائے تو مجھے اطلاع دیا کرو میں نے اس عورت کو جنت میں دیکھا ہے کیونکہ وہ مسجد سے کوڑا کباڑ صاف کر دیتی تھی۔“ (۶)

دیکھا بچو! آپ نے کہ مسجد کو صاف رکھنے کی کتنی اہمیت ہے کہ اس کا ثواب بھی دوسرے اعمال کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود مسجد کی جھاڑو دیا کرتے تھے اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی خود مسجد کی جھاڑو دی۔ اس لیے پیارے بچو! جب آپ مسجد جائیں تو خود تو کوئی گندگی نہ پھیلائیں (کہ ٹافی وغیرہ کا ریپر پھینک دیا یا مسجد میں جو چیزیں قرینہ سے

---

(۱) ابن ماجه: ص ٥٥

(۲) مصنف ابن ابي شيبه: ۱/ ٣٤٩

(۳) بخاري: ۱/ ٥٨

(۴) مصنف ابن ابي شيبه: ۱/ ٣٤٩

(۵) ابوداؤد: ۱/ ٦٦، ترمذي: ۲/ ١١٩

(۶) طبراني ”كبير“: ١١/ ٢٣٨

رکھی ہوئی ہیں، ان کو بکھیر دیا) بلکہ اگر کوئی چیز کوڑا، تنکا وغیرہ ہو تو آپ اس کو صاف کر دیں۔ امید ہے کہ آپ ایسا ہی کریں گے۔

بدبودار چیز کھا کر یا بدبودار کپڑے پہن کر نہیں آنا چاہیے

ادب:...... اسی طرح بچو! کوئی بدبودار چیز کھا کر بھی مسجد نہیں آنا چاہیے۔ اس سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اسی لیے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔[1] جیسے پیاز، لہسن کھا کر مسجد نہیں جانا چاہیے۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ مولی کھا کر بھی نہیں آنا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک ان چیزوں کی بدبو نہ جائے تو اس وقت تک نہ آئے، جب بدبو ختم ہو جائے تو پھر جانا صحیح ہے۔[2]

اسی طرح پسینے سے بھرے ہوئے کپڑوں سے جن سے بدبو آ رہی ہو، مسجد میں نہیں جانا چاہیے۔[3] بعض بچے کھیلنے کے بعد فوراً پسینہ والے کپڑوں سے مسجد چلے جاتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہیے بلکہ کھیل کے کپڑے الگ رکھنا چاہیے اور کپڑے بدل کر مسجد جانا چاہیے۔

مسجد کی چیز لے جانا نہیں چاہیے

ادب:...... مسجد کی کوئی چیز لے جانا منع ہے۔[4] کیونکہ مسجد کی چیز سب کے استعمال کے لیے ہے، کسی ایک کو لے جانا صحیح نہیں ہے۔ بعض بچے مسجد کی چیزیں لے جاتے ہیں ٹوپی، تسبیح یا قرآن اگر غلطی سے ایسا ہو جائے واپس لا کر رکھ دینا چاہیے۔

مسجد میں تھوکنا اور اس کو گزرگاہ کے طور پر استعمال نہیں کرنا چاہیے

ادب:...... مسجد میں تھوکنا نہیں چاہیے۔

---

(۱) مسلم: ۱/۲۰۹
(۲) آداب المساجد: ص ۲۱
(۳) شامي: ۱/٦٦١
(۴) الاشباہ والنظائر: ص ۳٦۰

ادب:...... مسجد کو گزرنے کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے کہ ایک دروازے سے گئے اور دوسرے دروازے سے نکل گئے۔ ایسا کرنا دین میں اچھی بات نہیں ہے۔[1]

ادب:...... مسجد میں کوئی چیز خریدنا، بیچنا جائز نہیں ہے۔[2]

مسجد میں کھانا، پینا، سونا اور دنیاوی باتیں نہیں کرنا چاہیے

ادب:...... مسجد میں کھانا پینا اور سونا جائز نہیں، صرف معتکف کو اجازت ہے۔[3]

ادب:...... مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا بھی منع ہے۔

اس لیے پیارے بچو! مسجد میں صرف دین کی باتیں، ذکر، تسبیح ہی کرنا چاہیے۔ دنیاوی باتیں نہیں کرنی چاہیے۔ دنیاوی باتیں جیسے ایک دوسرے کی پڑھائی کے بارے میں، اسکول کے بارے میں یا کپڑوں وغیرہ اور اسی طرح کی دوسری باتیں کرنا ہیں۔ پیارے بچو! ہم آپ کو ایک بزرگ کا قصہ سناتے ہیں کہ وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کا نام حضرت خلف بن ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔ یہ بزرگ صحابی تھے۔ یہ مسجد میں تھے کہ ان کا غلام ان کے پاس آیا اور کچھ دنیا کی بات پوچھنے لگا۔ آپ وہاں سے اٹھ کر مسجد سے باہر آئے پھر اس غلام کی بات کا جواب دیا۔[4] دیکھا بچو! آپ نے، ان صحابی نے کس طرح مسجد سے باہر آکر جواب دیا۔ ہمیں بھی اسی طرح مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے سے بچنا چاہیے۔

مسجد کی دیواروں پر لکھنا نہیں چاہیے

ادب:...... پیارے بچو! مسجد کی دیوار پر لکھنا بھی جائز نہیں ہے۔[5] بعض بچے

---

(۱)شامي: ۶۵۶/۱

(۲)شامي: ۶۶۱/۱

(۳)شامي: ۶۶۱/۱

(۴)تفسير قرطبي: ۲۶۹/۱۲

(۵)آداب المساجد: ص ۳۸

جہاں بھی موقع ملے لکھتے ہیں اس لیے مسجد کی دیوار پر تو خصوصی طور پر نہیں لکھنا چاہیے۔ اچھے بچو! آپ کو یاد ہو گا کہ جب آپ گھر کی دیوار پر لکھتے تھے تو امی...... جی ہاں آپ سمجھ گئے ہوں گے تو اچھے بچو! یہ تو اللہ تعالیٰ کا گھر ہے جس کا ادب اپنے گھر سے زیادہ کرنا چاہیے، اس لیے مسجد میں ایسا بالکل بھی نہیں کرنا چاہیئے۔

مسجد میں کھیل کود اور شور نہیں کرنا چاہیے

ادب:...... مسجد میں شور کرنا اور بلند آواز سے باتیں کرنا سب منع ہے۔ پیارے بچو! حدیث میں مسجد میں شور کا ہونا قیامت کی علامت بتایا ہے۔ [1] حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو آدمیوں کو مسجد میں زور سے باتیں کرتا ہوا دیکھا تو ان کو منع فرمایا۔ [2] بعض بچے مسجد میں اِدھر اُدھر بھاگتے ہیں شور مچاتے ہیں یہ اچھی بات نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے گھر میں شور مچانا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ پیارے بچو! علماء نے لکھا ہے کہ مسجد میں اتنی بلند آواز سے ذکر و تلاوت کرنا منع ہے جس سے کسی کو تکلیف ہو۔ [3]

اچھے بچو! جب اللہ تعالیٰ کا ذکر اور قرآن پاک کی تلاوت بلند آواز سے منع ہے تو ویسے ہی باتوں میں شور مچانا کتنا برا ہو گا۔ اس سے بچنا بہت ضروری ہے آپ ایسا بالکل نہ کیجیے گا۔ شاباش

مسجد سے باہر آنے کا طریقہ

ادب:...... جب آپ مسجد سے باہر آنے لگیں تو مسجد کے دروازے پر پہنچ کر یہ دعا پڑھیں:

”أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ إِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ.“

ترجمہ: ”میں شیطان اور اس کے لشکر کی اللہ تعالیٰ سے پناہ چاہتا ہوں۔“

---

(۱) ترمذي: ۲/۴٤

(۲) بخاري: ٦٧

(۳) شامي: ۱/٦۹۱

پیارے بچو! یہ بڑی اچھی دعا ہے آپ اس کو یاد کر لیں اور جب بھی مسجد سے نکلیں تو اس دعا کو ضرور پڑھا کریں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی مسجد سے نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو شیطان کے لشکر ایک دوسرے کو بلاتے ہیں اور (جمع ہو کر) بیٹھ جاتے ہیں۔ ایسے جمع ہوتے ہیں جیسے شہد کی مکھیاں اپنے (سردار) یعسوب کے پاس جمع ہو جاتی ہیں۔ اس لیے جب تم مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوا کرو تو یہ دعا پڑھا کرو تو اس (نکلنے والے آدمی) کو یہ لشکر اور شیطان کوئی نقصان نہیں پہنچاتے ہیں۔''[۱]

بچو! آپ کو معلوم ہے کہ یہ شیطان کے لشکر کیوں جمع ہوتے ہیں۔ بھئی بات یہ ہے کہ جب آدمی مسجد جاتا ہے تو اس کی جیبیں نیکیوں سے بھر جاتی ہیں اور چور تو وہیں آتا ہے جہاں مال ہو اور شیطان نیکیوں کا چور ہے اس لیے وہ اب بہکا کر ایسے کام کرانا چاہتا ہے جس سے یہ نیکیاں ضائع ہو جائیں اور جب آدمی یہ دعا پڑھ لیتا ہے تو شیطان کا اس پر کوئی زور نہیں چلتا ہے۔ اس لیے ہمیں اپنی نیکیوں کی حفاظت کے لیے یہ دعا ضرور پڑھنی چاہیے۔

پھر جب آپ مسجد سے نکلنے لگیں تو پہلے اپنی چپل آہستہ سے نیچے رکھیں اوپر سے پھینکیں نہیں یہ اچھی عادت نہیں ہے ایک تو اس سے زور سے آواز آتی ہے دوسرے کبھی چپل کی وجہ سے گرد اڑتی ہے جس سے پاس والے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ پھر یہ دعا پڑھیں:

''أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰي مُحَمَّدٍ أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَافْتَحْ لَنَا أَبْوَابَ فَضْلِكَ.''[۲]

پھر پہلے بایاں پاؤں مسجد سے باہر نکال کر چپل پر رکھیں پھر دایاں پاؤں باہر نکال کر دائیں پاؤں میں چپل پہنیں پھر بائیں پاؤں میں چپل پہنیں پھر دائیں پاؤں

(۱) ابن سني عمل اليوم والليلة، رقم: ۱۵۵

(۲) کتاب الاذکار: ص ۵۰

سے چلنا شروع کریں یہ صحیح طریقہ ہے۔ بعض بچے بائیں پاؤں میں چپل پہن کر بائیں پاؤں ہی سے چلنا شروع کر دیتے ہیں یہ صحیح طریقہ نہیں ہے۔ صحیح طریقہ وہی ہے جس کو ہم نے آپ کو بتایا کہ دائیں پاؤں سے چلنا شروع کرنا چاہیے۔

آیئے بچو! آپ سے چند سوالات پوچھتے ہیں۔

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات

❶ مسجد کے کچھ فضائل بیان کریں؟

❷ مسجد میں داخل ہونے کا کیا طریقہ ہے؟

(داخل ہونے سے پہلے سوچنا کہ کس کے گھر میں داخل ہو رہا ہوں، دعا پڑھنا، دائیں پاؤں سے داخل ہونا۔)

❸ مسجد میں داخل ہونے کی کیا دعا ہے، اگر بھول جائیں تو کیا کرنا چاہیے؟

❹ مسجد میں داخل ہو کر سب سے پہلے کون سی نماز پڑھنی چاہیے؟

(تحیۃ المسجد۔)

❺ اس نماز کا کیا حکم ہے؟

(مستحب ہے۔)

❻ یہ نماز کب پڑھنا چاہیے؟

(مسجد میں جا کر بیٹھنے سے پہلے پڑھنا چاہیے ورنہ بیٹھنے کے بعد بھی پڑھ سکتے ہیں۔)

❼ نفل نماز پڑھنا کن اوقات میں منع ہے؟

(فجر سے پہلے، مغرب سے پہلے، سورج کے نکلنے اور ڈوبنے کے وقت اور زوال کے وقت۔)

❽ مسجد کو صاف رکھنے کی کیا اہمیت و فضیلت ہے؟

❾ مسجد میں کیا کام نہیں کرنے چاہیے؟

(بدبو دار چیز کھا کر یا بدبو دار کپڑے پہن کر نہیں جانا چاہیے، مسجد کی چیزیں باہر نہیں لے جانا چاہیے، مسجد میں تھوکنا یا اس کو گزرنے کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے، کھانا پینا اور دنیاوی باتوں سے بھی بچنا چاہیے مسجد کی دیواروں پر لکھنا، شور مچانا بلند آواز سے باتیں کرنا، بھاگنا وغیرہ ان کاموں سے بچنا چاہیے۔)

❿ مسجد سے باہر آنے کا کیا طریقہ ہے اور نکلتے وقت کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟

☆☆......☆☆

گھر میں آنے جانے کے آداب

پیارے بچو! آپ امی ابو کے ساتھ کہیں جانے کے لیے نکلتے ہیں بلکہ آپ تو روزانہ اسکول یا مدرسہ جانے کے لیے بھی نکلتے ہوں گے۔ بچو! گھر تو امن و عافیت کی جگہ ہوتا ہے۔ جب آدمی کسی ضرورت کی وجہ سے گھر سے نکلتا ہے تو اس کا تعلق (اور واسطہ) مختلف لوگوں اور مختلف حالات سے پڑتا ہے گھر کے باہر ہر قسم کے معاملات پیش آتے ہیں۔ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ہر معاملے میں خیر و عافیت کو طلب کرنا اور ہر کام کے انجام (و نتیجہ) میں بھلائی چاہنا ضروری ہے۔

ایسے موقع پر ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جو طریقہ، اعمال اور دعائیں بتائی ہیں، وہی ان ساری چیزوں کے حاصل ہونے کا اصل ذریعہ ہیں۔ بچو! آئیے اب ہم آپ کو اس اہم موقع کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے بتاتے ہیں تاکہ آپ اس موقع کی سنتوں و آداب پر عمل کر کے دنیا میں خیر و عافیت طلب کر سکیں اور آخرت میں ذخیرہ بنا سکیں غور سے سنیے اور خوب عمل کیجیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ گھر سے نکلنے کے بھی چند آداب ہیں۔

گھر سے نکلتے وقت سلام کرنا

ادب:...... بچو! جب آپ گھر سے نکلیں تو گھر والوں کو سلام کر کے نکلیں۔ (۱)

اس سلام کا ایک فائدہ یہ ہے کہ آپ انشاء اللہ خیر و عافیت سے لوٹیں گے اور دوبارہ گھر والوں کو سلام کرنے کا موقع ملے گا۔ (۲)

---

(۱) شعب الایمان: ٦/٤٤٧

(۲) فیض القدیر: ١/٣٤١

گھر سے نکلتے وقت دعا پڑھنا

ادب: ......جب گھر سے باہر نکلنے لگیں تو یہ دعا پڑھیں:

"بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ." (۱)

پیارے بچو! اس دعا کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اپنے سارے کام اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیئے اور اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ کر لیا اور میں ہر کام کی بھلائی و برائی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھتا ہوں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے تو فرشتے اس کو کہتے ہیں: "تمہاری ہر شر سے حفاظت کی گئی، تمہارے کام بنا دیئے گئے اور تمہاری کفایت کی گئی اور شیطان کو تم سے دور کیا گیا۔"

پیارے بچو! آپ نے دیکھا یہ کتنی اچھی دعا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اعلان فرشتہ کے ذریعے سے ہو گیا تو ہمیں اس دعا کی برکت سے کیسی اچھی چیز مل گئی۔ اس لیے بچو! ہمیشہ گھر سے نکلتے وقت اس دعا کو پڑھنے کی عادت بنالیں۔ اسی طرح ایک اہم بات جس کو آپ خصوصی طور سے اپنے ذہن میں بٹھالیں وہ یہ کہ یہ دعا صرف گھر سے نکلنے کے وقت پڑھنے کی نہیں ہے بلکہ آپ جہاں بھی ہیں اور وہاں سے کہیں جانے کے لیے نکلیں تو یہ دعا پڑھیں جیسے اسکول سے جب گھر آنے کے لیے نکلیں، کسی جگہ جہاں گئے ہوں، وہاں سے جب واپس ہونے کے لیے نکلیں، غرض جہاں سے بھی کہیں جانے کے لیے نکلیں تو یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ (۲)

پیارے بچو! اب گھر سے نکلنے کے بعد آپ یا تو پیدل چل کر جہاں جانا ہے وہاں پہنچیں گے یا آپ اس کے لیے سواری استعمال کریں گے۔ ان دونوں صورتوں میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کیا آداب تعلیم فرمائے ہیں اور کن دعاؤں کو پڑھنے کے لیے فرمایا ہے؟ اب ہم آپ کو ان دونوں صورتوں کی الگ الگ

---

(۱) ابوداؤد: ۲/۳۴۷، ترمذی: ۲/۱۸۰

(۲) فتوحات ربانیہ: ۱/۳۲۷

سنتیں اور آداب بتاتے ہیں۔ غور سے سنیے تاکہ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

بچو! اب آپ نے جو کچھ سنا اس کے بارے میں کچھ ہمیں بھی بتاتے چلیں ہم آپ سے کچھ سوالات پوچھتے ہیں۔

☆☆.........☆☆

آزمائشی سوالات

❶ گھر سے نکلتے وقت کون سا عمل کرنا چاہیے اور اس کا کیا فائدہ ہے؟

(سلام کرنا چاہیے اس سے واپسی انشاء اللہ خیریت سے ہوگی۔)

❷ گھر سے نکلتے وقت کون سی دعا پڑھنی چاہیے اور فرشتہ اس دعا پڑھنے پر کیا کہتا ہے؟

راستے میں چلنے کے آداب

پیارے بچو! پیدل چلنا صحت کے لیے بھی بہت مفید ہے، اگر آپ کا اسکول گھر سے قریب ہے تو پیدل جانا ہی اچھی بات ہے۔ ارے بھئی یہ سستی تو بالکل اچھی نہیں کہ دس منٹ کے سفر کے لیے دس منٹ سواری کا انتظار کیا جائے۔ راستے میں چلنے کے (۱۷) آداب ہیں۔

راستے کے دائیں طرف چلنا چاہیے

ادب:...... پیارے بچو! راستے کے دائیں طرف چلنا چاہیے۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہر اچھا کام دائیں طرف سے کرنا چاہیے۔

عورتوں کے لیے چلنے کا طریقہ

ادب:...... عورتوں کو راستے کے کنارے پر چلنا چاہیے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی حکم فرمایا ہے۔[1]

راستہ میں ملنے والے لوگوں کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیے

ادب:...... راستے میں جو لوگ ملیں انہیں سلام کرنا چاہیے۔ ایک حدیث میں ہے کہ اس سے زیادہ کوئی بخیل ہوگا جو سلام کرنے میں بھی بخل کرے۔[2] مطلب یہ ہے کہ سلام کرنے میں کچھ خرچ بھی نہیں ہوتا ہے اس کے باوجود بھی سلام نہ کیا جائے تو یہ کتنے بخل کی بات ہے۔

ایک صحابی ہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وہ بازار تشریف لے جاتے اور لوگوں کو سلام کرتے۔ کسی نے پوچھا: "آپ بازار کیوں جاتے ہیں کیونکہ آپ کچھ خرید و فروخت تو کرتے نہیں ہیں" تو انہوں نے فرمایا: "ہم یہاں لوگوں کو سلام

(۱) ابوداؤد: ۳۵۹/۲، طبراني في المعجم كبير: ۲۶۱/۱۹

(۲) شعب الايمان: ۴۳۰/۶، مسند احمد: ۳۲۸/۳

کرنے آتے ہیں۔"[۱]

راستہ بتانا چاہیے

ادب:...... اگر کوئی راستہ پوچھے تو اس کو راستہ بتانا چاہیے۔ مگر صحیح راستہ بتانا چاہیے اگر راستہ معلوم نہ ہو تو غلط راستہ نہیں بتانا چاہیے۔ یہ بہت بری بات ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ بہت ناراض ہوتے ہیں۔

بوجھ اٹھالینا چاہیے

ادب:...... پیارے بچو! اگر کوئی راستے میں زیادہ بوجھ لیے جارہا ہو تو اگر آپ کے پاس وقت ہو اور بوجھ اٹھا سکتے ہوں تو اچھی بات ہے کہ بوجھ اٹھانے میں ان کی مدد کرنی چاہیے۔ ہم آپ کو اس موقع پر ایک بزرگ کا واقعہ سناتے ہیں۔

یہ بزرگ راستے میں جارہے تھے کہ ایک آدمی جو کچھ سامان اٹھائے ہوئے تھا۔ اس نے ان سے پوچھا: "مولانا مظفر حسین کا گھر کہاں ہے؟" انہوں نے پوچھا: "تمہیں ان سے کیا کام ہے؟" اس نے کہا: "ان سے ملنا ہے۔" ان بزرگ نے کہا: "اچھا میں تمہیں لے چلتا ہوں اور اس سے کچھ سامان لے کر خود اٹھالیا۔ جب گھر پہنچے تو معلوم ہوا کہ یہی صاحب جو اس شخص کو یہاں لائے اور اس کا سامان بھی اٹھایا یہی مولانا مظفر حسین صاحب تھے۔ اس پر وہ آدمی بہت شرمندہ ہوا۔" آپ نے فرمایا: "شرمندہ ہونے کی کوئی بات نہیں ہے آپ کے پاس بوجھ تھا اور میں خالی ہاتھ تھا۔"[۲] دیکھا بچو! آپ نے ان بزرگ نے کیسا اچھا کام کیا ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔

نگاہوں کو نیچے رکھ کر چلنا

ادب:...... راستے میں بعض بچے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے چلتے ہیں، یہ اچھی بات نہیں

---

(۱) شعب الایمان: ٦/٤٣٤، ادب المفرد رقم: ١٠٠٦

(۲) ارواح ثلاثہ: ص ۱۹۵

ہے بلکہ اپنی نگاہوں کو نیچے رکھ کر چلنا چاہیے۔ نگاہوں کو نیچے رکھ کر چلنے کی عادت بنانی چاہیے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح چلتے تھے اس کے بہت سے فائدے ہیں جو آپ کو آگے جا کر معلوم ہوں گے۔

راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا چاہیے

ادب:...... راستے میں اگر کوئی تکلیف دینے والی چیز جیسے بڑا پتھر، کیلے کا چھلکا، کوئی کانچ یا کانٹا وغیرہ ہو تو اس کو ہٹا دینا چاہیے۔ یہ بھی ایمان کا حصہ ہے۔ (۱)

راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کی فضیلت

پیارے بچو! ہم آپ کو راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کی کچھ فضیلت سناتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کا حکم فرمایا ہے۔ اسی طرح فرمایا ہے کہ "جو مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹاتا ہے اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور جس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے وہ اس کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔" (۲) ایک شخص نے راستے سے ایک کانٹے دار شاخ کو ہٹایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے اور اس کی مغفرت فرمادی۔ (۳)

مضبوطی اور قوت سے چلنا چاہیے

ادب:...... پیارے بچو! جب آپ چلیں تو ڈھیلے ڈھیلے قدموں سے نہیں چلنا چاہیے بلکہ مضبوطی اور قوت سے چلنا چاہیے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب چلتے تھے تو ہمت اور قوت سے پاؤں اٹھاتے تھے (ڈھیلے ڈھیلے زمین پر گھسٹ کر نہیں چلتے تھے تیزی اور قوت کی وجہ سے ایسا لگتا تھا کہ) جیسے اونچائی سے نیچے اتر رہے

---

(۱) مسلم: ۱/ ٤٧، ترمذي: ۲/ ۸۹

(۲) مصنف ابن ابي شيبه: ۵/ ۳۰۵

(۳) مسلم: ۲/ ۳۲۸

ہیں۔ [۱] یعنی جس طرح آدمی اونچائی سے نیچے اترتا ہے تو ہر قدم مضبوطی اور قوت سے رکھتا ہے تاکہ کہیں پھسل نہ جائے۔ ہمیں بھی ایسے ہی چلنا چاہیے۔

چلتے وقت آگے دیکھنا چاہیے

ادب: ...... اسی طرح چلتے وقت آگے دیکھ کر چلنا چاہیے۔ آگے چلتے ہوئے پیچھے دیکھ کر نہیں چلنا چاہیے۔ بعض بچے آگے چلتے ہوئے پیچھے دیکھتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب چلتے تھے تو پیچھے توجہ نہیں فرماتے تھے (یعنی پیچھے دیکھتے ہوئے نہیں چلتے تھے)۔ [۲] کبھی کبھی اس سے حادثہ ہو جاتا ہے کہ آدمی کسی سے ٹکرا جاتا ہے کبھی کسی گڑھے میں گر جاتا ہے وغیرہ۔

راستے میں ذکر کرتے ہوئے چلنا چاہیے

ادب: ...... راستے میں ذکر کرتے ہوئے چلنا چاہیے۔ [۳] اس لیے آپ بھی ذکر کرتے ہوئے چلا کریں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو کسی جگہ چلا ہو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا ہو تو اس کے لیے (ذکر نہ کرنے کی وجہ سے اس چلنے پر قیامت کے دن) ندامت اور حسرت ہوگی۔“ (کہ کاش اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے چلتے تو آج اس چلنے پر اتنا ثواب ملتا مگر ذکر نہ کرنے کی وجہ سے یہ چلنا ضائع ہو گیا)۔ [۴]

راستے میں اونچی آواز سے باتیں نہیں کرنی چاہئیں

ادب: ...... بعض بچوں کی عادت ہوتی ہے راستے میں اونچی آواز سے باتیں کرتے ہوئے چلتے ہیں، یا زور سے چیخ کر آواز نکالتے ہیں یا سیٹی بجاتے ہیں۔ پیارے بچو! یہ سب بری باتیں ہیں، اچھے بچے بالکل ایسا نہیں کرتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی

---

(۱) شمائل ترمذي: ص ۸

(۲) ابن سعد: ۱/۳۷۹، نوادر الاصول: ۱/۱۲۲

(۳) ۲/۴۳۲

(۴) نسائي عمل اليوم والليلة، رقم: ۴۰۶

اللہ علیہ وسلم بازاروں میں چلا کر نہیں بولتے تھے۔[۱]

سنجیدگی سے چلنا چاہیے

ادب:...... بعض بچے ایک دوسرے کے گلے میں ہاتھ ڈال کر چلتے ہیں۔ پیارے بچو! یہ بھی اچھی عادت نہیں ہے۔ اچھے بچے ایسا نہیں کرتے ہیں۔ یہ سنجیدگی اور وقار کے خلاف ہے اس لیے اس سے بچنا چاہیے۔

بہت تیز تیز نہیں چلنا چاہیے

ادب:...... اسی طرح پیارے بچو! بہت تیز تیز جس سے آدمی کی ہیئت اور چال بدل جائے اور برا لگے نہیں چلنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "(بہت) تیز چلنے سے آدمی کا وقار ختم ہو جاتا ہے۔"[۲] اس لیے آہستہ آہستہ کچھ تیز چلنا چاہیے۔[۳]

بناوٹی چال سے نہیں چلنا چاہیے

ادب:...... بچو! بعض لوگ اپنی چال بنا کر چلتے ہیں یہ اچھی بات نہیں ہے بلکہ جس طرح چلتے ہیں اسی طرح چلنا چاہیے جیسے خشوع کے ساتھ چلنا تاکہ لوگ اچھا سمجھ سکیں یا بیمار بن کر چلنا کہ مریضوں کی طرح ڈھیلے ڈھالے انداز میں چلنا تاکہ لوگ مریض سمجھیں یہ اچھی عادت نہیں ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جوان کو دیکھا جو مریضوں کی طرح چل رہا تھا۔ اس سے پوچھا: "کیا تم مریض ہو؟" اس نے کہا "نہیں۔" حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو ایک درہ مارا اور فرمایا: "قوت سے چلا کرو۔"[۴]

---

(۱) دلائل النبوة لابي نعيم: ص ٥٥٦، ترمذي: ٢/٢١

(۲) مسند ديلمي: ٢/٣٣٤، كنز العمال: ١٥/١٧٥

(۳) مظاهر حق: ٤/٣٩٧

(۴) موسوعة الآداب: ص ٧٨٢

عورتوں کے درمیان نہیں چلنا چاہیے

ادب:...... اگر راستے میں سامنے سے عورتیں آرہی ہوں تو عورتوں کے درمیان نہیں گزرنا چاہیے بلکہ دائیں یا بائیں طرف سے گزرنا چاہیے۔[۱] اسی طرح کسی نامحرم عورت کے ساتھ بھی نہیں چلنا چاہیے۔[۲]

تکبر اور اکڑ سے نہیں چلنا چاہیے

ادب:...... تکبر اور فخر سے اکڑتے ہوئے نہیں چلنا چاہیے۔ یہ اللہ تعالیٰ کو بہت ناپسند ہے۔ بلکہ تواضع اور وقار اور سکون سے چلنا چاہیے۔[۳] اترا کر یا اکڑ کر چلنے والے کا ایک قصہ سناتے ہیں کہ اس کا کیا انجام ہوا۔

اترا کر چلنے کا انجام

بچو! بنی اسرائیل میں ہم سے پہلے ایک شخص گزرا ہے اس کا قصہ سناتے ہیں غور سے سنیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں اس شخص کا نام قارون تھا۔ یہ شخص دو دھاری دار کپڑے پہنے ہوئے اترا کر چل رہا تھا اور وہ خود کو اچھا سمجھ رہا تھا (اس اترانے کی وجہ سے) اس کا انجام یہ ہوا کہ زمین نے اس کو نگل لیا اور قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔[۴]

راستے میں تھوکنے کا طریقہ

ادب:...... اگر راستے میں تھوکنے کی ضرورت پیش آجائے تو بائیں طرف تھوکنا چاہیے اگر بائیں طرف جگہ نہ ملے تو قدموں میں تھوکنا چاہیے۔[۵] اسی طرح ناک صاف

---

(۱) شعب الایمان: ٤/ ٣٧٢

(۲) مظاهر حق: ٤/ ١٧٧

(۳) مشکوة: ص ٤٠٤

(۴) بخاري: ٢/ ٨٦٠، مسلم: ٢/ ١٩٤

(۵) الاحاديث المختاره: ٨/ ١٢٢، بزار مجمع الزوائد: ٨/ ١١٤

کرنے میں کرنا چاہیے۔[۱] تھوکنے یا ناک صاف کرنے کے بعد جو تھوک اور رینٹھ ہو اس پر ہو سکے تو پاؤں سے تھوڑی سے مٹی ڈال دینا چاہیے تاکہ وہ کسی کو نظر نہ آتے کیونکہ اس سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے یا ایسی جگہ تھوکنا اور ناک صاف کرنا چاہیے جہاں لوگوں کی نظر نہ پڑے۔

اگر بڑوں کے ساتھ ہوں تو بتا کر جانا چاہیے:

ادب:...... اگر آپ اپنے امی ابو کے ساتھ ہوں تو ان کو بتائے بغیر کہیں نہیں جانا چاہیے۔ اگر آپ بتائے بغیر چلے جائیں گے تو وہ پریشان ہوں گے، آپ کو ڈھونڈیں گے اس سے ان کو تکلیف ہوگی یہ بہت ہی بری بات ہے۔ اس سے آپ کو والدین کی نافرمانی اور تکلیف دینے کا گناہ ملے گا۔ اچھے بچے ایسا نہیں کرتے ہیں آپ بھی اچھے بچے ہیں آپ بھی ایسا نہیں کریں گے نا! شاباش۔

پیارے بچو! ایک اور بات یہ بھی ہے کہ گھر سے کبھی بھی امی ابو جان سے پوچھے بغیر کہیں نہیں جانا چاہیے۔ تاکہ اگر ان کو کسی ضرورت کی وجہ سے آپ کو بلانا ہو تو وہ آپ کو بلا سکیں۔ اس لیے بتائے بغیر جانا یا ایک جگہ بتا کر دوسری جگہ جانا، یہ بہت ہی بری بات ہے۔ پیارے بچو! اس میں تو کئی گناہ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ امی ابو کو تکلیف دینا، ان کی نافرمانی کرنا، جھوٹ بولنا وغیرہ۔ اس لیے بچو ایسی بری بات سے ضرور بچنا چاہیے۔

بچو! اب ہم آپ سے چند سوالات کرتے ہیں آپ ان کے صحیح جوابات دیجیے۔

☆☆......☆☆

(۱) مسند ابو عوانہ: ۱/۴۰۲

آزمائشی سوالات

❶ راستے میں کس طرف چلنا چاہیے اور عورتوں کے لیے راستہ میں چلنے کا کیا طریقہ ہے؟

(دائیں طرف چلنا چاہیے اور عورتوں کو کنارے پر چلنا چاہیے۔)

❷ راستے میں ملنے والے لوگوں سے کیا معاملہ کرنا چاہیے؟

(سلام کرنا چاہیے، راستہ پوچھیں تو صحیح راستہ بتانا چاہیے، ان کا بوجھ اٹھانا چاہیے۔)

❸ راستہ میں کس طرح چلنا چاہیے؟

(نگاہوں کو نیچے رکھتے ہوئے، تکلیف دہ چیز کو ہٹاتے ہوئے، مضبوطی اور قوت سے، آگے دیکھتے ہوئے ذکر کرتے ہوئے چلنا چاہیے۔)

❹ راستہ میں کس طرح نہیں چلنا چاہیے؟

(اونچی آواز سے باتیں کرتے ہوئے، ایک دوسرے کے گلے میں ہاتھ ڈالتے ہوئے، بہت تیز تیز بناوٹی چال سے، عورتوں کے درمیان، تکبر غرور سے اور اترا کر نہیں چلنا چاہیے۔)

❺ راستہ میں تھوکنے کا کیا طریقہ ہے؟

❻ والدین کو بتائے بغیر گھر سے جانے میں کتنے گناہ اکٹھے ہو جاتے ہیں؟

(ان کو تکلیف دینا، ان کی نافرمانی کرنا، جھوٹ بولنا۔)

☆☆......☆☆

سواری کے آداب

پیارے بچو! آپ کو معلوم ہے سواری اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ آپ سواری کے ذریعے کتنی جلدی اور آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتے ہیں۔ اگر اس فاصلہ کے لیے آپ کو چل کر جانا پڑے تو آپ کو بہت مشقت کرنی ہوگی۔ پیارے بچو! سواری کے جانوروں اور لوہے کے چھکڑے اور کل پرزوں کی گاڑی کو قابو کرنا انسان کے بس کی بات نہیں ہے یہ صرف خالص اللہ تعالیٰ کا انعام واحسان ہے ورنہ اپنے سے کئی گنا زیادہ طاقت ور جانوروں کو اور اسی طرح لوہے جیسی سخت و مضبوط دھات کو اپنی چاہت کے مطابق ڈھالنا انسان کی قوت و طاقت میں نہیں تھا، صرف اللہ تعالیٰ نے ہی ان جانوروں کو قابو میں دیا اور لوہے کو نرم فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کی اس بڑی نعمت کی شکر گزاری کے لیے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا طریقہ بتایا ہے؟ ہم کیسے اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائیں اور اپنے بدن سے کن اعمال کے ذریعے شکر ادا کریں۔ اس لیے اب ہم آپ کو سواری کے آداب بتاتے ہیں تاکہ آپ اپنے پیارے اللہ تعالیٰ کا شکر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے ادا کریں اور دین و دنیا کی کامیابی حاصل کریں۔ چلیں سنیں اور عمل کے لیے اس موقع کا (یعنی سواری پر سوار ہونے کے موقع کا) انتظار کریں۔ سواری کے (۸) آداب ہیں۔

''بسم اللہ'' پڑھتے ہوئے سوار ہونا

ادب:...... جب آپ سواری پر سوار ہونے لگیں اور گاڑی کے پائیدان یا اونٹ، گھوڑے وغیرہ کی رکاب پر قدم رکھیں تو ''بسم اللہ'' کہیں۔

سوار ہو کر دعا پڑھنا

ادب:...... پھر جب سواری پر بیٹھ جائیں یا جہاں کھڑا ہونا ہے وہاں پہنچ جائیں تو یہ

دعا پڑھیں:

"اَلحَمدُ لِلّٰہِ سُبحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقرِنِینَ وَ إِنَّا إِلٰی رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ"

ادب:...... پھر اس کے بعد، تین مرتبہ الحمد للہ اور تین مرتبہ اللہ اکبر کہیں، پھر ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھیں اس کے بعد یہ دعا پڑھیں:

"سُبحَانَكَ إِنِّي ظَلَمتُ نَفسِي فَاغفِر لِي اِنَّہٗ لَا یَغفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنتَ."[1]

اپنی جگہ پر بیٹھنا چاہیے

ادب:...... پیارے بچو! اگر آپ امی ابو کے ساتھ ہیں تو وہ جہاں کہیں وہیں بیٹھ جائیں۔ اگر اسکول کی وین میں ہوں تو اگر آپ کی سیٹ مقرر ہے تو وہیں بیٹھیں، دوسروں کی سیٹ پر نہ بیٹھیں۔ یہ بہت بری بات ہے کہ دوسروں کی سیٹ پر بیٹھ کر ان کو تنگ کیا جائے پھر وہ سیٹ سے اٹھنے کو کہیں تو ان سے لڑا جائے اچھے بچے ایسا بالکل نہیں کرتے ہیں۔

اونچائی پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر اور اترتے ہوئے سبحان اللہ پڑھنا چاہیے

ادب:...... گاڑی جب اونچی جگہ پر چڑھنے لگے تو پیارے بچو! اس وقت "اللہ اکبر" پڑھنا چاہیے اور جب نیچے اترنے لگے تو "سبحان اللہ" کہنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی کرنے کا حکم فرمایا ہے۔[2]

سیٹوں پر پاؤں نہیں رکھنا چاہیے

ادب:...... بعض بچے سیٹوں پر جوتے پہنے ہوئے پاؤں رکھ دیتے ہیں، یہ بری بات

---

(۱) حصن حصین: ص ۱۷۱

(۲) ابن سني، رقم: ٥١٦

ہے، اس سے سیٹیں خراب ہو جاتی ہیں اور دوسرے مسلمان بھائی کو تکلیف ہوتی ہے۔ ایسا بالکل نہیں کرنا چاہیے۔

سواری میں کوڑا نہیں پھینکنا چاہیے

ادب:...... جب آپ سفر کر رہے ہوں تو سواری کو صاف ستھرا رکھنے کا بھی خیال کرنا چاہیے۔ اگر کوئی ٹافی یا کوئی چیز کھائیں تو اس کی فالتو چیز جیسے ریپر یا چھلکے بیج وغیرہ گاڑی میں نہیں پھینکنے چاہئیں۔ یہ بہت بری بات ہے بلکہ اس کو اپنی جیب میں رکھ لیں یا کوئی تھیلی وغیرہ میں رکھ کر کسی مناسب جگہ جہاں کوڑا ڈالا جاتا ہو ڈال دیں۔ گاڑی سے باہر بھی نہیں پھینکنا چاہیے اس سے راستہ گندا ہو جاتا ہے، آپ ذرا سوچیں اگر ہر آدمی راستہ گندا کرے گا تو راستہ پر چلنا مشکل ہو جائے گا۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے راستہ خراب کرنے سے منع فرمایا ہے۔[۱] اور فرمایا کہ اس کا جہاد قبول نہیں ہے۔[۲]

کشتی پر سوار ہونے کی دعا

ادب:...... پیارے بچو! آپ کبھی کشتی پر بیٹھے ہیں، اگر بیٹھے ہیں تو کیا آپ نے کشتی پر سوار ہونے کی دعا پڑھی تھی، یا نہیں؟ چلیں اگر پڑھی تھی تو بہت اچھی بات ہے اگر نہیں تو آئندہ ضرور پڑھیے، کشتی میں سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

"بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ الرَّحِيْمٌ."[۳]

بچو! اب چند سوالات کے جوابات دینے کے لیے تیار ہو جائیے۔ شاباش!

☆☆......☆☆

---

(۱) مسلم ریاض الصالحین: ص ۵۱۶

(۲) قرطبي معارف القرآن: ۵/۳۰

(۳) ابن سني، رقم: ۵۰۰

آزمائشی سوالات

❶ سواری اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اس کا شکریہ کس طرح ادا کرنا چاہیے؟

(سواری کی سنتوں کو ادا کر کے۔)

❷ سواری پر سوار ہونے کا کیا طریقہ ہے؟ جب سواری پر بیٹھ جائیں یا اپنی جگہ پہنچ جائیں تو کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟

❸ سواری میں کن آداب کا خیال کرنا چاہیے؟

(اپنی جگہ پر بیٹھنا چاہیے، سیٹوں پر پاؤں نہیں رکھنا چاہیے، اونچائی پر چڑھتے ہوئے "اللہ اکبر" اور اترتے ہوئے "سبحان اللہ" پڑھنا چاہیے، سواری میں کوڑا نہیں پھینکنا چاہیے۔)

❹ کشتی میں سوار ہونے کی کون سی دعا ہے؟

☆☆......☆☆

مدرسہ اور اسکول کے آداب

پیارے بچو! آپ پڑھنے کے لیے مدرسہ جاتے ہیں یا اسکول ہم آپ کو اس کے آداب بتاتے ہیں آپ جب مدرسہ یا اسکول جائیں تو وہاں بھی آپ کو اچھے اچھے آداب کے ساتھ رہنا چاہیے تاکہ اسکول میں بھی آپ کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے خلاف نہ ہو اور نہ ہی کسی کے لیے تکلیف کا سبب ہو۔ اب آپ انتظار کر رہے ہوں گے کہ ہم آپ کو اسکول کے آداب بتائیں تاکہ آپ ان پر عمل کر کے اچھے بچے بن جائیں اور اللہ تعالیٰ اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے خوش ہو جائیں۔ چلیں انتظار چھوڑیں لیں اب ہم آپ کو اسکول کے آداب بتاتے ہیں غور سے سنیں۔

پیارے بچو! مدرسہ یا اسکول میں آپ کا تعلق اسکول کے ساتھ ساتھ کچھ اور چیزوں سے بھی ہوتا ہے آپ کو ان سب کا ادب کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ہم ان سب کے آداب آپ کو بتاتے ہیں جیسے مدرسہ یا اسکول کا ادب، اساتذہ کا ادب، اسکول کے ساتھیوں کا ادب اور اپنے جماعت کے ساتھیوں کا ادب اور ان کے حقوق وغیرہ۔
سب سے پہلے ہم آپ کو اسکول کے آداب بتاتے ہیں:

پیارے بچو! مدرسہ یا اسکول آپ کی تعلیم گاہ ہے یہی وہ جگہ ہے جہاں آپ علم حاصل کرتے ہیں اس لیے اسکول کا ادب بہت ضروری ہے۔ اسکول کے آداب یہ ہیں:

مدرسہ یا اسکول کے قوانین پر چلنا

ادب:......پیارے بچو! سب سے پہلے تو مدرسہ یا اسکول کے قوانین ہیں ان کا ادب و احترام اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے کیونکہ آپ نے داخلہ لیتے وقت اسکول کی انتظامیہ سے یہ عہد کیا تھا کہ آپ مدرسہ یا اسکول کے تمام قوانین پر چلیں گے۔ اب

نہ چلنے کی صورت میں آپ کو عہد توڑنے کا گناہ ہو گا جو بہت ہی بڑا گناہ ہے۔ اس لیے اس سے ضرور بچنا چاہیے۔ آپ جیسے اچھے بچے ایسا نہیں کرتے ہیں۔

اسکول کی چیزوں کا احترام کرنا چاہیے

ادب:...... مدرسہ یا اسکول کی ساری چیزوں کا ادب و احترام ضروری ہے۔ ڈیسک، ٹیبل، کرسی، تختہ سیاہ (بلیک بورڈ)، کھڑکی دروازے، چاک، ڈسٹر اسی طرح اور دوسری چیزوں کا ادب کرنا چاہیے۔ پیارے بچو! یہ ساری چیزیں آپ کو ضرورت کے لیے استعمال کرنے کے لیے دی گئی ہیں، اس لیے یہ آپ کے پاس امانت ہیں، ان کو خراب کرنا بہت ہی بری بات ہے اور امانت میں خیانت ہے۔ جو بہت ہی بڑا گناہ ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”جو امانت میں خیانت کرے اس کا دین (اچھا) نہیں ہے۔“(۱) یعنی وہ اچھا دین دار آدمی نہیں ہے پیارے بچو! کیسی افسوس کی بات ہے کہ خیانت کرنے سے آدمی کا دین خراب ہو جاتا ہے اس لیے خیانت کرنے سے بچنا چاہیے۔ اس لیے بچو! اسکول کی چیزوں کو خراب نہیں کرنا چاہیے ہمیں آپ جیسے پیارے بچوں سے امید ہے کہ آپ ایسا نہیں کریں گے۔

مدرسہ یا اسکول کو صاف ستھرا رکھنا

ادب:...... اسی طرح اچھے بچو! اسکول کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اسکول کو صاف رکھیں جس طرح آپ اپنے گھر کو صاف رکھتے ہیں، اسی طرح اپنے اسکول کو صاف رکھنا چاہیے اِدھر اُدھر کچرا پھیلانا اچھی بات نہیں ہے۔ ہمیشہ سے یہ عادت بنائیں کہ کچرا صرف کوڑے دان میں ڈالیں اور اِدھر اُدھر نہ پھیلائیں۔ پنسل چھیل کر اس کا کچرا بھی کلاس روم میں نہ ڈالیں بلکہ یا تو اس کو کلاس میں رکھے ہوئے کوڑے دان میں ڈالیں یا پھر اپنے بیگ میں چھوٹی سی ڈبیا رکھیں اور کچرا اس میں ڈالیں۔

---

(۱) شعب الایمان: ۴/۷۸، معجم ابو یعلی: ۱/۱۳۲

دیواروں اور دوسری چیزوں کو خراب نہ کرنا

ادب:...... ایسے ہی پیارے بچو! صفائی میں یہ بات شامل ہے کہ آپ اسکول اور خصوصی طور پر اپنی کلاس کی دیواروں پر چاک، پنسل یا پین سے نہیں لکھیں۔ لکھی ہوئی دیواریں کتنی بری لگتی ہیں۔ بعض بچے تو دیواروں پر سیاہی چھڑک دیتے ہیں یہ بہت ہی بری بات ہے۔ پیارے بچو! آپ یہ سوچیں کہ کیا آپ اپنے گھر کی دیواروں کو بھی ایسا ہی خراب کرتے ہیں؟ نہیں تو پھر اسکول کی دیواریں کیوں خراب کرتے ہیں۔ مسلمان تو جو چیز اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لیے پسند کرتا ہے۔ اس لیے اسکول کی دیواروں کو بھی خراب نہیں کرنا چاہیے۔

اسی طرح بعض بچے ایک دوسرے کے کپڑوں پر سیاہی چھڑکتے ہیں یہ تو اور بھی بری بات ہے۔ پیارے بچو! ان ساری باتوں میں بہت سے گناہ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ جیسے کسی کو تکلیف دینا، یہ حرام ہے، سیاہی کو ضائع کرنا یہ اسراف ہے، کپڑوں پر سیاہی ڈالنے سے آپ کی امی کو کپڑے دھونے میں زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے اس سے امی کو تکلیف دینے کا گناہ ہوتا ہے۔ امی ابو نے آپ کو یہ سیاہی، چاک اور پینسل وغیرہ لکھنے پڑھنے کے استعمال کے لیے دی ہے اس کا غلط جگہ پر استعمال خیانت ہے اور اس سے امی ابو کو تکلیف ہوتی ہے یہ بھی والدین کی نافرمانی وغیرہ کا گناہ ہوتا ہے، گندی عادت پڑتی ہے اس سے برے اخلاق پیدا ہوتے ہیں، برے اخلاق والا ہونے کا گناہ ہوتا ہے اس کے علاوہ اور بھی بہت سے گناہ ہیں۔ اس لیے پیارے بچو! ان عادتوں سے بہت بچنا چاہیے۔ اچھے بچے ایسے کام نہیں کرتے ہیں اور آپ تو اچھے بچے ہیں اس لیے آپ...... جی ہاں! آپ تو ایسا نہیں کریں گے نا، شاباش۔

بیت الخلاء میں نہیں لکھنا چاہیے

ادب:...... بعض بچے مدرسہ یا اسکول کے بیت الخلاء کی دیواروں پر من پسند نعرے لکھتے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ انہیں لکھنے کے لیے کوئی اور جگہ ہی نہیں ملی ہے۔ پیارے

بچو! یہ بھی بہت ہی گندی عادت ہے اس سے آلات علم (یعنی علم سیکھنے کی چیزوں) کی بے ادبی ہوتی ہے (کہ پنسل، پین وغیرہ کو غلط جگہ استعمال کرنا ہے)۔ دوسری بات یہ کہ بچو! ایسی جگہ عموماً فضول باتیں لکھی ہوتی ہیں کیونکہ اچھی باتیں لکھنے کی یہ جگہ نہیں ہے۔ اس لیے اس بری عادت سے بھی آپ بہت دور رہیں۔ شاباش۔

چیزوں کو غلط استعمال نہیں کرنا چاہیے

ادب:...... بعض بچے چھالیہ، ببل اور ٹافی وغیرہ کھا کر اس کے ریپر اور کھائی ہوئی ببل ٹیبل یا ڈیسک کے نیچے چپکا دیتے ہیں یہ بھی بہت بری بات ہے۔ ویسے بھی چھالیہ اور ببل وغیرہ کھانا کوئی اچھی بات نہیں ہے پھر اس کے بعد ایسا کرنا تو اور بھی بری بات ہے۔ اس سے دوسروں کو تکلیف بھی ہوتی ہے اور آلات علم (یعنی ڈیسک ٹیبل وغیرہ) کی بے ادبی بھی ہوتی ہے۔

ادب:...... بعض بچے ٹیبل، ڈیسک وغیرہ پر اپنا بڑا بڑا نام لکھتے ہیں۔ یہ بھی غلط ہے کیونکہ یہ چیزیں آپ کی اپنی (ملکیت) نہیں ہیں بلکہ یہ تو صرف آپ کو ضرورت کے لیے امانت کے طور پر دی گئی ہیں۔ اس سے امانت میں خیانت ہوگی جو بہت بڑا گناہ ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر ہر لڑکا لکھنے لگے تو ٹیبل وغیرہ کالی ہو جائے گی اور بہت ہی بری لگے گی۔ اس لیے پیارے بچو! اس سے بھی بچنا چاہیے۔

چند سوالات کے جواب دیجیے۔

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات

1. مدرسہ / اسکول میں کس کس کے حقوق اور آداب ہمارے ذمہ ہیں؟

(مدرسہ / اسکول کے، استاد صاحب اور ساتھیوں کے۔)

2. مدرسہ / اسکول کے تین بنیادی آداب و حقوق کیا ہیں؟

(اس کے قوانین پر چلنا، اس کی تمام چیزوں جیسے کرسی، بلیک بورڈ وغیرہ کو صحیح طریقہ سے استعمال کرنا اور خراب نہ کرنا، اس کو صاف رکھنا، کچرا نہ پھینکنا، کچرا کوڑے دان میں ڈالنا، دیواروں پر ڈیکس وغیرہ پر نہ لکھنا اور ان چیزوں کو خراب اور گندہ نہ کرنا۔)

☆☆......☆☆

اساتذہ کا ادب واحترام

پیارے بچو! اس علم کے سفر میں دو چیزیں سب سے زیادہ محترم ہیں: ① استاد ② کتاب۔

استاد آپ کے علم حاصل ہونے کے ذرائع میں سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ استاد کے ادب سے علم میں برکت ہوتی ہے اور بے ادبی سے محرومی ہوتی ہے[1] اب استاد کے ادب واحترام کا حق کس طرح پورا ہو اور اس کی ادائیگی کا طریقہ کیا ہے۔ اس کے لیے ہم آپ کو اب استاد کے ادب کے بارے میں بتاتے ہیں تاکہ آپ ان باتوں پر عمل کریں اور بے ادبی سے خوب بچیں۔ چلیں اب یہ ساری باتیں سننے کے لیے تیار ہو جائیں۔ استاد کے (۱۵) آداب ہیں۔

استاد کے آداب

استاد کی مجلس میں ان چیزوں کا خیال کرنا چاہیے

ادب:...... جب استاد کے پاس بیٹھیں تو حاضر ذہن سے بیٹھنا چاہیے۔[2] تاکہ استاد جو بات کہیں وہ پوری طرح سمجھ میں آئے۔

ادب:...... استاد کے پاس بیٹھ کر اِدھر اُدھر نہیں دیکھنا چاہیے۔ یہ بہت ہی بری عادت ہے، اس سے بچنا چاہیے۔[3]

ادب:...... جب استاد بات کریں تو پوری طرح متوجہ ہو کر بات سننی چاہیے۔

استاد کے یہ حقوق ادا کرنے چاہییے

ادب:...... پیارے بچو! جب بھی استاد کے پاس جانا ہو تو اجازت لے کر جائیں اسی

---

(۱) استاد شاگرد کے حقوق: ص ۲۶

(۲) تذکرۃ السامع: ص ۱۰۷

(۳) الصلاح وانقلاب امت: ص ۲۸۴ تذکرۃ السامع: ص ۹۷، ۹۸

طرح جب واپس آنا ہو تو اجازت لے کر واپس آئیں۔[۱]

ادب:...... استاد کو سلام کرنے میں پہل کرنا چاہیے۔

ادب:...... استاد کی جگہ پر نہیں بیٹھنا چاہیے۔ بعض بچے استاد کی غیر موجودگی میں استاد کی کرسی پر بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ استاد کے ادب کے خلاف ہے۔[۲]

ادب:...... استاد کا نام نہیں لینا چاہیے بلکہ ادب سے مخاطب ہونا چاہیے۔ امام احمد جو ایک بڑے امام ہیں وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے کبھی استاد کا نام نہیں لیا۔[۳]

ادب:...... استاد کے آگے بھی نہیں چلنا چاہیے۔ یہ بھی ادب کے خلاف ہے۔[۴]

ادب:...... اگر استاد سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس کے لیے اچھا عذر (بہانہ) تلاش کرنا چاہیے کہ شاید اس وجہ سے استاد محترم نے ایسا کیا ہو یا شاید کوئی شرعی مجبوری کی وجہ سے کیا ہو وغیرہ۔

ادب:...... جب استاد کو کاپی یا کتاب دیں تو جو جگہ دکھانی ہو کتاب کو کھول کر دینا چاہیے اور وہ جگہ دکھانی چاہیے۔ اسی طرح اگر قلم دیں تو قلم بھی کھول کر دینا چاہیے۔[۵]

ادب:...... تواضع تو سب ہی سے اختیار کرنا چاہیے، مگر استاد کے ساتھ خصوصیت سے تواضع کرنا چاہیے کیونکہ بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:
"جن سے علم سیکھو، ان سے تواضع کے ساتھ پیش آؤ۔"[۶]

ادب:...... اگر استاد کسی بات پر سختی کرے تو اس کو خوش دلی سے برداشت کرنا چاہیے۔[۷] ایسے موقع پر استاد سے ناراض ہونا یا منہ بنانا یا کسی طریقے سے ناراضگی کا

---

(۱) تذکرۃ السامع: ص ۹۵، ۹۶

(۲) تعلیم المتعلم: ص ۲۲

(۳) آداب المتعلمین: ص ۲۹

(۴) تعلیم المتعلم: ص ۲۲

(۵) مفتاح السعادۃ ومصباح ایسا: ص ۲۶

(۶) تذکرۃ السامع والمتعلم: ص ۱۰۹

(۷) جامع بیان العلم: ۱/۱۰۱

اظہار کرنا سب بے ادبی ہے، اس سے بہت بچنا چاہیے۔ [۱]

ادب:...... جب استاد کوئی کام کرنے کے لیے کہے تو اس کو فوراً کرنا چاہیے۔ اسی طرح گھر کا کام (ہوم ورک) دیں تو اس کو بھی کرنا چاہیے یہ بھی استاد کے حق میں شامل ہے۔ [۲]

ادب:...... استاد کی خدمت کرنی چاہیے، پانی پلانا یا کوئی کام کرنا یہ سب خدمت میں داخل ہے۔

ادب:...... اسی طرح استاد کے لیے دعا بھی کرنی چاہیے۔ امام ابو ملیقہ رحمہ اللہ تعالیٰ ایک بزرگ ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں نے کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس کے بعد اپنے استاد کے لیے دعا نہ کی ہو۔ [۳] دیکھا بچو! ان امام صاحب نے استاد کا کیسا ادب کیا اسی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کو علم و بزرگی عطا فرمائی تھی۔ پیارے بچو! آپ کو بھی اپنے استادوں کے لیے دعا کرنی چاہیے۔

بچو! آپ نے جو کچھ سنا اور یاد کیا اس کے لیے آپ چند سوالات کے جواب دیجیے۔

☆☆......☆☆

---

(۱) مفتاح السعادة ومصباح السيادة: ۱/ ۲٤

(۲) اصلاح انقلاب: ص ۲۸٤

(۳) آداب المتعلمين: ص ٤٠

آزمائشی سوالات

❶ علم حاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ کیا ہے؟

(استاد۔)

❷ کس چیز سے علم میں برکت ہوتی ہے اور کس سے محرومی ہوتی ہے؟

(ادب سے برکت ہوتی ہے اور بے ادبی سے محرومی ہوتی ہے۔)

❸ استاد کی مجلس میں کس طرح بیٹھنا چاہیے؟

(پوری طرح متوجہ ہو کر کہ ان کی طرف دیکھیں ان ہی کی بات سنیں اور ان ہی کی بات سوچیں اور سمجھیں۔)

❹ ایک شاگرد پر استاد کے حقوق ہیں؟

(استاد صاحب کے پاس اجازت لے کر جانا اور اجازت لے کر واپس آنا، سلام کرنے میں پہل کرنا، استاد کی جگہ پر نہ بیٹھنا، نام نہ لینا، آگے نہ چلنا، استاد صاحب سے غلطی ہو تو اچھا عذر تلاش کرنا، کتاب دینی ہو تو کھول کر مطلوبہ جگہ دکھانا، قلم دینا ہو تو کھول کر، ان کے ساتھ خصوصی تواضع کے ساتھ پیش آنا، سختی کریں تو خوش دلی سے برداشت کرنا، جو کام کہیں یا کرنے کو دیں تو فوراً کرنا، ان کی خدمت کرنا اور ان کے لیے دعائیں کرنی چاہئیں۔)

کتاب کا ادب

پیارے بچو! آپ جن چیزوں کے ذریعے سے علم حاصل کرتے ہیں ان میں سے ایک اہم ذریعہ کتاب ہے۔ اس لیے کتاب کا جتنا ادب و احترام ہو گا اتنا ہی زیادہ علم حاصل ہو گا۔ اس لیے ضروری ہے کہ کتاب کا خوب ادب و احترام کیا جائے تاکہ علم میں کمال حاصل ہو۔ اب کتاب کا ادب کیا ہے اور اس کو کس طرح ادا کیا جائے اس کے لیے ہم آپ کو کتاب کے چند آداب بتاتے ہیں۔

کتاب کو صاف رکھنا

ادب:......پیارے بچو! جس طرح ہر چیز کو صاف رکھنا چاہیے اسی طرح کتاب کو بھی صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔[1] کتابوں کو گندا رکھنا بہت بری بات ہے۔ بعض بچے کتابوں پر جگہ جگہ نام لکھ کر یا کچھ اور لکھ کر کتاب کو بھر دیتے ہیں بچو! کتاب ہو یا کاپی ضرورت کے لیے اگر نام لکھنا ہو تو ایک طرف کونے میں لکھنا چاہیے بس اس سے زیادہ لکھنا اچھی بات نہیں ہے۔

اسی طرح کتاب پر داغ دھبے بھی نہیں لگانا چاہیے بعض بچے گندے ہاتھ لگاتے ہیں یا انک چھڑک دیتے ہیں جس سے کتاب گندی ہو جاتی ہے، بچو ایسی چیزوں سے بچنا چاہیے اچھے بچے ایسا نہیں کرتے ہیں۔

کتاب کو دائیں ہاتھ میں پکڑنا چاہیے

ادب:...... کتاب کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ کتاب کو دائیں ہاتھ میں پکڑنا چاہیے۔[2] بعض بچے کتاب کو بائیں ہاتھ میں پکڑتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے بلکہ کتاب کو دائیں ہاتھ سے پکڑنا چاہیے ہاں اگر کوئی مجبوری ہو تو دوسری بات ہے۔

---

(۱) مفتاح السعادۃ: ۲۹/۹

(۲) افادات یومیہ: ۳۲۲/۹ بحوالہ استاد شاگرد کے حقوق: ص ۳۱۹

کتاب کو نیچے نہیں رکھنا چاہیے

ادب:......پیارے بچو! یہ بھی کتاب کا ادب ہے کہ کتاب کو نیچے زمین یا فرش دری قالین وغیرہ پر نہیں رکھنا چاہیے یہ بہت ہی بے ادبی کی بات ہے بلکہ کسی اونچی چیز ڈیسک یا کسی اور چیز پر اونچا رکھنا چاہیے۔(۱)

اسی طرح بعض بچے کتابوں کے بیگ کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلتے ہیں ان کے بیگ میں پہیے لگے ہوتے ہیں اس پر بیگ کو گھسیٹتے ہیں یہ بھی بے ادبی ہے اس طرح نہیں کرنا چاہیے بلکہ بیگ کو ہاتھ میں اٹھا کر یا لٹکا کر رکھنا چاہیے۔

کتابوں میں چیزیں رکھنا

ادب:......پیارے بچو! کتابوں میں چیزیں نہیں رکھنی چاہئیں۔ ارے بھئی یہ کتاب ہے کوئی ڈبیا تو نہیں ہے بعض بچے کتابوں میں کچھ ورق اور دوسرے کاغذ اور مختلف چیزیں رکھتے ہیں یہ بھی ادب کے خلاف ہے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

اسی طرح کتابوں کے اوراق کو موڑنا بھی نہیں چاہیے اگر کتاب میں کوئی نشان لگانے کی ضرورت ہو تو کوئی دھاگا یا کوئی اور چیز رکھنی چاہیے۔(۲)

اگر کسی سے کتاب لیں

ادب:......پیارے بچو! اچھی بات تو یہ ہے کہ کسی سے کوئی چیز نہیں لینی چاہیے اور اگر مجبوری کی وجہ سے لینا پڑے تو اس میں چند باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

❶ جب ضرورت پوری ہو جائے تو فوراً واپس کر دینا چاہیے۔

❷ جب دینے والا مانگے تو فوراً واپس کرنا چاہیے۔

❸ دوسرے کو نہیں دینا چاہیے۔

❹ کتاب پر کچھ لکھنا نہیں چاہیے حتی کہ اگر کتاب کو صحیح کرنے کی ضرورت بھی ہو

---

(۱) تذکرۃ السامع والمتکلم: ص ۱۷۱

(۲) تذکرۃ السامع والمتکلم: ص ۱۷۲

تو مالک سے پوچھے بغیر نہیں کرنا چاہیے لیکن اگر یہ معلوم ہو کہ وہ ناراض نہ ہو گا بلکہ خوش ہو گا صحیح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۵ کتاب کی پوری حفاظت کرنی چاہیے کسی طرح خراب نہیں کرنا چاہیے۔

۶ کتاب دینے والے کا شکر گزار ہونا چاہیے اسے ہدیہ اور دعا دینی چاہیے۔[۱]

چلیے بچو! آپ چند سوالات کے درست جوابات دیجیے۔

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات

۱ کتاب رکھنے کے کیا آداب ہیں؟

(کتاب کو صاف رکھنا، سیدھے ہاتھ میں پکڑنا، زمین پر نیچے نہ رکھنا، اس میں چیزیں نہیں رکھنا چاہیے۔)

۲ اگر کسی ضرورت کی وجہ سے کسی سے کتاب لیں تو کن آداب کا خیال رکھنا چاہیے؟

(ضرورت پوری ہو جائے تو فوراً واپس کرنا، کتاب کی حفاظت کرنا، دینے والے کا شکریہ ادا کرنا، اس کو ہدیہ اور دعائیں دینا، دوسرے کو نہیں دینا اور اس پر کچھ لکھنا نہیں چاہیے۔)

☆☆......☆☆

(۱) تذکرۃ السامع والمتکلم: ص ۱۷۲ و ۱۹۲

ساتھیوں کے حقوق

پیارے بچو! اسکول میں آپ کے اور بھی ساتھی پڑھتے ہوں گے کچھ آپ کی کلاس میں بھی پڑھتے ہوں گے۔ ان میں سے بعض کے ساتھ تو آپ کی بہت اچھی دوستی ہوگی اور کچھ سے دعا سلام کا تعلق ہو گا۔ کچھ بھی ہو سب کے حقوق آپ کے ذمہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان حقوق کو ادا کرنے ہی راضی و خوش ہوں گے۔ اس لیے ان کو ادا کرنا ضروری ہے۔

ساتھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں

پیارے بچو! ہم آپ کو آپ کے ساتھیوں کے حقوق بتانے سے پہلے یہ بتادیں کہ اچھے ساتھی کتنی بڑی نعمت ہیں۔ بچو! یہ ساتھی آپ کے تعلیمی سفر کے مسافر ساتھی ہیں اور استاد آپ کے رہنما اور رہبر ہیں۔ جس طرح دنیا کا سفر ساتھیوں کے ساتھ الفت (پیار) و محبت کے بغیر اچھا نہیں گزرتا ہے، اسی طرح آپ کا یہ علمی سفر بھی ساتھیوں کے ساتھ الفت و محبت (اور ان کے حقوق کی ادائیگی) کے بغیر اچھا نہیں ہوتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ ساتھیوں میں ایک دوسرے سے الفت و محبت ہو۔[1]

اگر ساتھی نہ ہوتے

پیارے بچو! اگر آپ کا اسکول نہ ہوتا، آپ کے ساتھی نہ ہوتے اور آپ اکیلے ہی پڑھتے تو آپ کو کتنی مشکل ہوتی۔ اسکول سے آپ کو پڑھائی کا ماحول ملتا ہے آپ جیسے اور بھی بچے مختلف کلاسوں میں پڑھ رہے ہوتے ہیں آپ کے ساتھی بھی آپ کے ساتھ پڑھ رہے ہیں۔ ان سے پڑھائی کا ایک ماحول بن رہا ہے جس سے پڑھنا آسان ہو جاتا ہے۔ اسی طرح آپ کے ساتھی جو آپ کے ہم جماعت (Class

---

(۱) مفتاح السعادة ومصباح السياده: ص ۴۰

(Fellow) ہیں آپ کے بہت کام آتے ہیں۔ اگر آپ کسی دن کسی مجبوری کی وجہ سے اسکول نہ جا سکیں تو تمام پڑھے ہوئے اسباق آپ کو بتاتے ہیں۔ آپ کے چھوٹے ہوئے کام کے پورا ہونے میں آپ کی مدد کرتے ہیں، اپنی کاپی پر کام اتارنے کے لیے آپ کو اپنی کاپی دیتے ہیں۔ اگر آپ کو استاد کی بات سمجھنے میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو آپ ان سے پوچھ سکتے ہیں اور اپنی کمی پوری کر سکتے ہیں۔ آپ کی جماعت میں بعض ساتھی اچھا پڑتے ہیں آپ بھی ان سے مقابلے کے لیے ہمت باندھ کر اپنی محنت بڑھاتے ہیں اور بعض ساتھی آپ سے کم پڑھتے ہیں آپ ان کو سبق یاد کرا کر اور سمجھا کر ان کا ہاتھ بٹاتے ہیں اور اپنا سبق پکا کرتے ہیں اور ساتھ میں خوب ثواب حاصل کرتے ہیں۔

پیارے بچو! یہ سارے فائدے ان ہی ساتھیوں کی وجہ سے ہیں اس لیے اپنے ساتھیوں کی قدر کرنا چاہیے اور ان کا ادب و احترام اور ان سے الفت و محبت کرنی چاہیے، بچو! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک بڑے صحابی ہیں۔ کسی نے ان سے پوچھا آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محترم اور عزت والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میرا وہ ساتھی جو (میرے پاس بیٹھنے کے لیے میری محبت میں) لوگوں کو پھلانگ کر میرے پاس آکر بیٹھے اگر میں (اس کے اکرام میں) اس پر مکھی نہ بیٹھنے دے سکتا تو ایسا کرتا۔''[1]

دیکھا بچو! آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے ساتھی کے اکرام میں کتنی اچھی بات فرمائی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں اپنے ساتھیوں کے اکرام کا خیال رکھتے ہوئے اگر مکھی بھی نہ بیٹھنے دیتا تو ایسا کرتا یعنی جو چیز میرے بس میں نہیں وہ کر سکتا تو کرتا مگر جو بس میں ہے وہ تو ضرور کرنا چاہیے۔ آئیے اب ہم آپ کو ساتھیوں کے آداب بتاتے ہیں:

---

(۱) الفقیہ والمتفقہ: ص ۱۱۱، ۱۱۲

ساتھیوں کے مختلف حقوق

ادب:...... ہر ساتھی کا ادب و احترام کرنا چاہیے (اور ہر ایک کو اپنے سے اچھا سمجھنا چاہیے)۔[۱]

ادب:...... جب کوئی ساتھی آئے تو اس کے لیے جگہ بنانا چاہیے۔[۲]

ادب:...... ساتھی کی طرف پیر پھیلا کر نہیں بیٹھنا چاہیے کہ یہ اس کے اکرام کے خلاف ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔[۳]

ادب:...... کوئی ساتھی اگر سبق میں نہ آسکا تو اس کو سبق بتانا اور اس کام میں اس کی مدد کرنا چاہیے۔[۴]

ادب:...... ساتھی کی چیز بغیر اجازت کے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ اسی طرح خود اگر استعمال کے لیے لی ہے تو دوسرے کو نہیں دینا چاہیے۔

ادب:...... دوسرے کی جگہ پر نہیں بیٹھنا چاہیے۔

ادب:...... بعض بچے ساتھیوں کی چیزیں چھپا کر انہیں پریشان کرتے ہیں، یہ بھی بہت بری بات ہے اس سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے کسی مسلمان کو تکلیف دینا حرام ہے، اچھے بچے بالکل ایسا نہیں کرتے ہیں۔

ادب:...... ساتھیوں کی شکایتیں بھی نہیں کرنا چاہیے۔

ادب:...... کسی ساتھی کا مذاق بھی نہیں اڑانا چاہیے۔ یہ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے: کوئی کسی کا مذاق نہ اڑائے ہو سکتا ہے جس کا مذاق اڑایا جا رہا ہے وہ اس مذاق اڑانے والے سے اچھا ہو۔[۵] اللہ تعالیٰ اس

---

(۱) تعلیم المتعلم: ص ٦٧

(۲) اصلاح انقلاب امت: ص ۳۰٦

(۳) الفقیہ والمنفقہ: ص ۱۱۲

(۴) اصلاح انقلاب امت: ص ۳۰۵

(۵) سورہ حجرات: آیت ۱۱

کو اس عیب سے نجات عطا فرمائیں اور تمہیں اس میں مبتلا کر دیں۔ بچو! ہمیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کون بہتر ہے اور ہمارا کیا درجہ ہے اس لیے اس سے بہت بچنا چاہیے۔

پیارے بچو! آپ نے ساتھیوں کے حقوق پڑھے اب آپ ان کے سوالات کے جواب دیجیے۔

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات

❶ اچھے ساتھیوں کے کیا فائدے ہیں؟

(علمی سفر آسان ہو جاتا ہے، پڑھائی کا ماحول بنتا ہے، آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، سبق سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔)

❷ ساتھیوں کے حقوق میں تین بنیادی باتیں کون سی ہیں؟

(① ان کو اپنے سے اچھا سمجھتے ہوئے ان کا ادب و احترام کرنا، جیسے ان کے لیے جگہ بنانا ان کی طرف پیر نہ پھیلانا ② سبق میں نہ آسکیں یا سبق نہ سمجھ سکیں تو ان کی مدد کرنا ③ ان کو تکلیف نہ دینا جیسے ان کی چیزیں بغیر اجازت استعمال کرنا، ان کی جگہ پر بیٹھنا، ان کی چیزیں چھپانا، ان کی شکایتیں لگانا اور ان کا مذاق اڑانا۔)

☆☆......☆☆

دوست بنانا

پیارے بچو! اچھی بات تو یہ ہے کہ آپ دوست نہ بنائیں کیونکہ اس سے وقت بہت ضائع ہوتا ہے اور آدمی کا کام پورا نہیں ہوتا ہے۔ اسی لیے علماء نے لکھا ہے کہ طالب علم کو چاہیے کہ وہ اپنے تعلقات، دوستیاں اور میل جول کم رکھے خصوصاً ایسا دوست جو کھیل کود میں لگا رہے اور فکر (وسمجھداری) میں کم ہو کیونکہ طبیعتیں چور ہوتی ہیں (یعنی دوسروں کی عادتیں اپنالیتی ہیں)۔ پیارے بچو! زیادہ دوستوں کا نقصان عمر کا بے فائدہ ضائع ہونا ہے۔[۱]

اچھے بچو! اس کے باوجود بھی آدمی کو دوست بنانے کی ضرورت ہے، اچھا دوست اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اگر ضرورت ہو تو کیسے ساتھی کو دوست بنانا چاہیے۔ ہم آپ کو دوست بنانے کی چند اہم باتیں بتاتے ہیں۔

دوست کیسا ہونا چاہیے

اگر ضرورت ہو تو ایسے ساتھی کو دوست بنانا چاہیے جو نیک ہو، دیندار ہو، متقی ہو، ذہین ہو اور اس میں خیر زیادہ اور شر کم ہو۔ (یعنی اس میں اچھی عادتیں زیادہ ہوں اور بری عادتیں کم ہوں) اگر وہ ایسی اچھی عادات کا مالک ہو کہ اگر آپ کوئی کام کی بات بھول جائیں تو آپ کو یاد دلانے والا ہو، اسی طرح دوسرے کاموں میں آپ کی مدد کرنے والا ہو تو ایسے ساتھی کو اپنا دوست بنائیں۔[۲]

پیارے بچو! ایک بزرگ گزرے ہیں ان کا نام علامہ زرنوجی رحمہ اللہ تعالیٰ وہ فرماتے ہیں: ”دوست ایسا بنانا چاہیے جو خوب محنتی ہو، نیک اور پرہیز گار ہو، سست نہ ہو، کام کو ادھورا نہیں چھوڑتا ہو بے کار باتیں کم کرتا ہو، لڑائی جھگڑا کرنے والا نہ

---

(۱) تذکرۃ السامع: ص ۸۳

(۲) تذکرہ السامع والمتکلم: ص ۸٤

ہو۔"(۱)

اچھے دوست کی نشانیاں

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک بڑے صحابی ہیں، جو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں۔ ان سے کسی نے پوچھا: "بہترین ساتھی کون ہے کہ جس کے ساتھ آدمی بیٹھے؟" آپ نے فرمایا: "ایسا آدمی جس کو دیکھنے سے اللہ تعالیٰ کی یاد آئے، جس کے بولنے سے تمہارے علم میں اضافہ ہو اور جس کے عمل سے آخرت کی یاد آئے۔"(۲) دیکھا بچو! آپ نے آدمی کو کیسا دوست بنانا چاہیے جو دیندار ہو، اس میں خیر اور بھلائی زیادہ ہو وغیرہ۔

اچھے برے انسان کی پہچان کا طریقہ

پیارے بچو! دوست انسان کی پہچان ہوتا ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگوں کا امتحان ان کے ساتھیوں سے کیا کرو" (یعنی یہ دیکھنے کے لیے کہ یہ آدمی کیسا، اس کے دوست کو دیکھا کرو) اس لیے کہ ہر آدمی دوست ایسے آدمی کو بناتا ہے جس کا طور طریقہ (عادت وغیرہ) اس کو پسند ہو۔(۳)

بچو! ایک شاعر نے کہا ہے اشعار عربی میں ہیں، ہم آپ کو ان کا ترجمہ بتاتے ہیں:

❶ جب تم لوگوں کے ساتھ بیٹھو تو لوگوں میں بہترین لوگوں کے ساتھ بیٹھو، برے اور بے کار لوگوں میں نہ بیٹھو تاکہ تم بھی بروں کے ساتھ بیٹھنے کی وجہ سے برے سمجھے جاؤ۔

❷ کسی کے حالات اچھے ہیں یا برے خود اس سے نہ پوچھو بلکہ اس کے دوستوں کو دیکھو کیونکہ آدمی اپنے دوست کی چال ہی چلتا ہے (یعنی وہی کرتا ہے جو دوست کرتا

---

(۱) تعلیم المتعلم: ص ۱۹.

(۲) تعلیم المتعلم: ص ۳۰

(۳) حاشیہ تعلیم المتعلم: ص ۲۰

ہے، اگر وہ برا ہے تو یہ بھی برائی کرے گا، اگر وہ اچھا ہے تو یہ بھی اچھائی کرے گا)۔

بری صحبت سے بچنا چاہیے

۳ اس لیے اگر دوست برا ہے تو فوراً اس کا ساتھ چھوڑ دو اگر دوست اچھا ہے تو اس کو دوست بناؤ اور اس کی اچھی عادتیں اپناؤ۔

پیارے بچو! بات یہ ہے کہ صحبت کا اثر آدمی میں آہستہ آہستہ پیدا ہوتا ہے اور آدمی دوست جیسا ہی ہو جاتا ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات مختلف طریقوں سے بتائی ہے۔ ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر بچہ مسلمان ہی پیدا ہوتا ہے مگر اس کے ماں باپ اس کو یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔"(۱)

پیارے بچو! اس کا مطلب یہ ہے کہ بچہ ماحول کے اثر سے بدل جاتا ہے جیسے ماں باپ ہوتے ہیں یہ بچہ بھی ایسا ہی ہو جاتا ہے۔ اس لیے ماحول کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ حکیم لقمان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ بیٹا! "نیک لوگوں کی مجلس میں بیٹھا کرو تمہیں اس سے فائدہ ہو گا اگر ان پر رحمت نازل ہو گی تو تمہیں بھی ملے گی اور برے لوگوں کی صحبت میں کبھی نہیں بیٹھا کرو، ان سے فائدہ کی کوئی امید نہیں ہے اگر کسی وقت ان پر کوئی آفت نازل ہو تو تم بھی اس میں شریک ہو گے۔"(۲)

ان ساری باتوں سے آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ کن لوگوں کے ساتھ بیٹھنا چاہیے اور کن لوگوں کے ساتھ نہیں بیٹھنا چاہیے۔ اسی طرح کن لوگوں کو دوست بنانا چاہیے اور کن لوگوں کو نہیں بنانا چاہیے۔ ہمیں آپ جیسے پیارے بچوں سے پوری امید ہے کہ آپ اس پر خوب عمل کریں گے اللہ تعالیٰ آپ کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

بچو! اب تو لگتا ہے کہ آپ کے اسکول کی چھٹی ہونے والی ہے۔ اس لیے

---

(۱) تعلیم المتعلم: ص ۳۰

(۲) جامع بیان العلم: ۱/۱۲۹

مناسب ہے کہ ہم آپ کو اب گھر میں داخل ہونے کے آداب بتائیں۔ پیارے بچو! آپ کو اسکول سے نکلتے وقت بھی ان سارے آداب کا خیال رکھنا چاہیے جو آپ گھر سے نکلتے وقت رکھتے ہیں پھر پیدل یا سواری کے آداب بھی وہی ہیں۔ چلئے ایسا نہ ہو کہ آپ کا گھر آجائے کیونکہ آپ کا گھر آنے والا ہے اس لیے ہم آپ کو گھر میں داخل ہونے کے آداب بتاتے ہیں۔

اب سب بچو! ہم آپ سے کچھ سوالات پوچھتے ہیں ہمیں امید ہے کہ آپ ان کے صحیح صحیح جوابات دیں گے۔

☆☆......☆☆
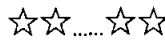
آزمائشی سوالات

❶ دوست کتنے بنانے چاہئیں اور کیوں بنانا چاہیے؟

(کم بنانے چاہیے، اچھے دوستوں سے فائدہ ہوتا ہے۔)

❷ دوست کیسا ہونا چاہیے، اچھے دوست کی کیا نشانیاں ہیں؟

(نیک ہو، ذہین ہو، جس میں اچھی عادتیں زیادہ ہوں بری کم ہوں، کوئی بات بھول جائیں تو یاد دلانے والا ہو، ضرورت کے وقت کام آنے والا ہو، محنتی ہو، کام ادھورا چھوڑنے والا نہ ہو، بے کار باتیں کم کرنے والا، لڑائی جھگڑے سے بچنے والا، جس کے دیکھنے سے اللہ تعالیٰ یاد آجائیں، جس کے بات کرنے سے علم میں اضافہ ہو اور جس کے عمل سے آخرت یاد آجائے۔)

❸ اچھے برے انسان کی پہچان کا کیا طریقہ ہے؟

(اس کے دوستوں سے پہچانا جاتا ہے اچھے انسان کا دوست اچھا ہوتا ہے۔)

❹ صحبت اور ماحول کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث اور حکیم لقمان کی ایک نصیحت بیان کریں؟

گھر میں داخل ہونے کے آداب

پیارے بچو! گھر گوشۂ عافیت (یعنی چین سکون اور عافیت کی جگہ) ہوتا ہے۔ آدمی گھر میں چین و سکون حاصل کرنے کے لیے آتا ہے۔ اب اس خانۂ سکون (سکون کی جگہ) میں آدمی کو کن آداب کی رعایت کرنا چاہیے جس کی وجہ سے گھر کا سکون اور چین باقی رہے گھر امن و امان کی جگہ بنا رہے اور شیطان کا اس میں کوئی عمل دخل (حصہ) نہ رہے۔ اس کے بارے میں ہمیں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا طریقے بتائے ہیں۔ اب ہم آپ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے و آداب بتاتے ہیں غور سے سنیے اور عمل کیجیے۔ گھر میں داخل ہونے کے (۵) آداب ہیں۔

گھر میں داخل ہونے کا طریقہ

ادب:...... پیارے بچو! جب آپ گھر میں داخل ہوں تو دائیں پاؤں سے داخل ہوں اور یہ دعا پڑھ کر داخل ہوں:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللهِ وَخَرَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا وَتَوَكَّلْنَا." (۱)

ادب:...... مستحب ہے کہ آدمی گھر میں ذکر کرتا ہو جائے۔ یہ دعا پڑھیں یا کوئی بھی ذکر کریں دونوں صحیح ہیں۔ (۲)

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کوئی گھر میں داخل ہوتے اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ یہاں تمہارے لیے نہ رات گزارنے کی جگہ ہے اور نہ رات کا کھانا

---

(۱) ابو داؤد: ۲/۶۹۵

(۲) شرح مسلم: ۲/۱۷۲

ہے۔ اگر گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے یہاں تمہارے لیے رات ٹھہرنے کی جگہ ہے اور جب کھانا کھاتے وقت ذکر نہیں کرتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے یہاں تمہیں رات ٹھہرنے کی جگہ بھی مل گئی اور کھانا بھی مل گیا۔"(۱)

پیارے بچو! آپ کو ایک مزے کی بات بتائیں اس شیطان کا نام راسم ہے۔(۲)

داخل ہو کر سلام کرنا چاہیے

ادب: ...... اس دعا کے پڑھنے کے بعد سلام کرنا چاہیے۔(۳) ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنے کے بہت سے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ چلیں ہم آپ کو تھوڑے فضائل بتاتے ہیں:

1. گھر کی بھلائی میں اضافہ ہوتا ہے۔(۴)
2. گھر والوں کے لیے برکت کا سبب ہے۔(۵)
3. شیطان گھر میں داخل نہیں ہوگا۔(۶)
4. ایسا آدمی اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے۔(۷)

پیارے بچو! آپ نے سنا گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنے سے کتنے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ اب آپ ہمیشہ سلام کر کے گھر میں داخل ہوں گے اور کبھی نہیں بھولیں گے۔

---

(۱) مسلم: ۱۷٤/۲
(۲) فتوحات ربانیه: ۳۵۱/۱
(۳) ابوداؤد: ۳۳۹/۲
(۴) ترمذي: ۹۹/۲
(۵) ترمذي: ۹۹/۲
(۶) مكارم الاخلاق للخرائطي: ص ۱۸۷ منتقي
(۷) ابوداؤد: ۳۳۷/۲

اونچی آواز سے سلام نہیں کرنا چاہیے

ادب: ......اسی طرح بچو! گھر میں داخل ہوتے وقت زیادہ اونچی آواز سے سلام نہیں کرنا چاہیے بلکہ اتنی اونچی آواز سے سلام کرنا چاہیے کہ جو لوگ جاگ رہے ہوں وہ سن لیں اور جو لوگ سو رہے ہوں ان کی نیند خراب نہ ہو۔ پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوتے وقت اتنی آواز سے سلام کرتے کہ جاگنے والے سن لیتے اور سونے والوں کی نیند خراب نہیں ہوتی تھی۔ (۱)

چپکے سے داخل نہیں ہونا چاہیے

ادب: ......اسی طرح پیارے بچو! گھر میں چپکے سے داخل نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ بتا کر داخل ہونا چاہیے، ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ بتا کر داخل ہوتے کبھی چپکے سے داخل نہیں ہوتے تھے۔ (۲)

پیارے بچو! کبھی گھر میں کوئی اس حالت میں ہوتا ہے کہ اس کو پسند ہو کہ اس حالت میں کوئی اس کو نہ دیکھے اسی طرح اور بہت سی باتیں ہو سکتی ہیں اس لیے بتا کر داخل ہونا چاہیے۔ ذرا سا کھٹکا کر کے، کھنکھار کر یا کسی بچے کا نام لے کر داخل ہونا چاہیے تاکہ گھر والوں کو معلوم ہو جائے کہ کوئی آرہا ہے اور وہ اپنی ہیئت درست کر لیں یا عورتیں پردہ کر لیں وغیرہ بغیر بتائے گھر میں داخل ہونا گویا گھر والوں کی جاسوسی کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جاسوسی کرنے سے منع فرمایا ہے۔

پیارے بچو! اب آپ گھر پہنچ گئے ہیں اور آپ ان سارے آداب پر گھر میں داخل ہوتے وقت عمل بھی کریں گے شاباش۔ پیارے بچو! اگر آپ نے ظہر ابھی پڑھ لی ہے تو ٹھیک ورنہ پہلے آپ جلدی سے اپنا یونیفارم بدل کر وضو سے فارغ ہو کر نماز پڑھیے، چھوٹے بچے اور بچیاں تو گھر میں پڑھیں اور بڑے بچے مسجد سے پڑھ کر

---

(۱) ابن سني، رقم: ٤٥٦

(۲) زاد المعاد: ۱۹/۲

آئیں۔ پھر اب آپ کیا کریں گے بولئے...... جی ہاں آپ کو بہت بھوک لگی ہے، چلئے کھانا کھانے سے پہلے کھانے کے آداب تو سن لیجیے تاکہ آپ کا کھانا بھی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنے کا ذریعہ بن جائے۔ چلئے جلدی سنیے اور عمل کیجیے...... یعنی ان آداب کے ساتھ کھانا کھائیے۔

پیارے بچو! اب آپ جلدی سے ان سوالات کے جوابات دیجیے۔

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات

❶ گھر میں کس طرح داخل ہونا چاہیے اور کس طرح نہیں؟

(دائیں پاؤں سے، دعا پڑھ کر، ذکر اور سلام کرتے ہوئے داخل ہونا چاہیے، چپکے سے داخل نہیں ہونا چاہیے۔)

❷ گھر میں داخل ہوتے وقت کون سی دعا پڑھنا چاہیے؟

❸ گھر داخل ہوتے وقت سلام کرنے کے کیا فائدے ہیں اور کس طرح سلام کرنا چاہیے؟

☆☆......☆☆

کھانا کھانے کے آداب

پیارے بچو! کھانا انسان کی ضرورت ہے لیکن اگر ہم اس کھانا کھانے میں بھی اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کے مطابق عمل کریں گے تو یہ کھانا کھانا ہمارا دین بن جائے گا۔ جس طرح ہر لقمہ پر ہمارا پیٹ بھرے گا اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوتے چلے جائیں گے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ بندے سے (اس بات پر بھی) راضی ہو جاتے ہیں کہ جب وہ ایک دفعہ کھانا کھاتا ہے یا ایک دفعہ پانی پیتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے“ (یعنی الحمد للہ کہتا ہے)۔[۱] ایک حدیث میں ہے کہ (جو آدمی کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ) اس کو جنت میں داخل فرما دیتے ہیں۔[۲]

سنا پیارے بچو! آپ نے اللہ تعالیٰ کھانے پر تعریف کرنے والے سے کتنے خوش ہوتے ہیں اسی لیے علماء نے لکھا ہے کہ کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا مستحب ہے۔[۳] چلئے اب ہم آپ کو باقی آداب بتاتے ہیں۔ کھانا کھانے کے (۳۹) آداب ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر کھانا چاہیے

ادب ۱:...... کھانا اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر کھانا چاہیے۔ اس نیت سے کھانا چاہیے کہ اس سے عبادت کی قوت حاصل کی جائے صرف لذت اور پیٹ بھرنے کے لیے نہیں کھانا چاہیے۔ پیارے بچو! حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ ایک بزرگ گزرے ہیں وہ فرماتے ہیں: میں نے اسی سال کی عمر میں کبھی اپنی خواہش کے لیے نہیں کھایا ہے۔

---

(۱) مسلم: ۳۵۲/۲

(۲) فتوحات ربانیہ: ۲۲۸/۵

(۳) شرح مسلم: ۳۵۲/۲

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر کھایا ہے۔[۱] پیارے بچو! ہمیں بھی اسی طرح اللہ ہی کا حکم سمجھ کر کھانا چاہیے۔[۲]

اکٹھے مل کر کھانا چاہیے

ادب:...... اکٹھے سب کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانا چاہیے۔ اس کھانے میں برکت ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: ''ہم کھانا کھاتے ہیں اور پیٹ نہیں بھرتا ہے؟'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید تم لوگ الگ الگ کھاتے ہو گے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم لوگ کھانا اکٹھے بیٹھ کر کھایا کرو اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھایا کرو تو اس میں برکت ہوگی۔''[۳]

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اکیلے بیٹھ کر نہیں کھانا چاہیے۔ بعض بچے الگ الگ بیٹھ کر کھاتے ہیں یہ اچھی بات نہیں ہے بلکہ سب کے ساتھ ایک دستر خوان پر بیٹھ کر کھانا چاہیے اس سے برکت بھی حاصل ہوتی ہے اور ایک دوسرے سے آپس میں محبت بھی ہوتی ہے۔ ایک اور پیاری بات یہ کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے کھانا نہیں کھاتے تھے۔[۴]

ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے ہاں اگر سب کھا چکے ہیں یا کوئی مجبوری ہو تو دوسری بات ہے مگر اچھا یہی ہے کہ سب اکٹھے بیٹھ کر کھائیں۔ علماء نے لکھا ہے کہ ''سب کا مل کر ایک ساتھ کام کرنا تمدن کی بنیاد اور حسن معاشرت کا ذریعہ ہے اسی لیے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پسند فرمایا ہے۔ دوست احباب یا گھر کے لوگ کھانا ایک ساتھ مل کر کھائیں اس میں برکت بھی ہوتی ہے دوسرے اس سے

---

(۱) احیاء العلوم: ۲/ ٤
(۲) احیاء العلوم: ۲/ ٤
(۳) ابوداؤد: ۲/ ۱۷۲، بیهقي في ''السنن الكبرىٰ'': ۵/ ۲۵۸
(۴) مکارم اخلاق منتقي للخرائطي: ص ۷۵

کھانا زیادہ برباد بھی نہیں ہوتا ہے۔ کوئی کم کھاتا ہے کوئی زیادہ کھاتا ہے سب مل کر برابر ہو جاتا ہے اور کھانا سب کو مل جاتا ہے۔ اسی طرح اس سے گھر والوں کا ایثار ثابت ہوتا ہے (جو ایک دوسرے سے محبت پیدا کرتا ہے)۔ (۱)

کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا چاہیے

ادب: ...... کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھو لینا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کھانے کی برکت کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونے میں ہے۔" (۲)

ایک روایت میں یہ بھی زیادہ ہے کہ "اس سے فقر (محتاجگی اور تنگی) بھی دور ہوتی ہے بینائی ٹھیک ہوتی ہے۔" (۳) ایک اور حدیث میں ہے کہ "جو چاہے کہ اس کے گھر کی خیر و برکت میں زیادتی ہو تو وہ کھانے سے پہلے اور بعد سب ہاتھ دھوتے اور کلی کرلیا کرے۔" (۴)

پیارے بچو! ہاتھ گٹوں تک دھونا چاہیے صرف انگلیوں کو نہیں دھونا چاہیے کیونکہ سنت ہاتھوں کو گٹوں تک دھونے سے حاصل ہوگی (۵) ہاتھ دھونے کے ساتھ کلی بھی کرلینی چاہیے۔ (۶)

دستر خوان بچھا کر کھانا چاہیے

ادب: ...... زمین پر دستر خوان بچھا کر کھانا چاہیے۔ یہ سنت طریقہ ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دستر خوان بچھایا جاتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ

---

(۱) سيرة النبي صلى الله عليه وسلم: ۳۸۱/۸

(۲) ترمذي: ۳/۲

(۳) مسند مشهاب: ۲۰۵/۱

(۴) ابن ماجه: ص ۲۳۵، انجام الحاجه: ص ۲۳۵

(۵) عالمگيري: ۳۳۷/۵

(۶) بهشتي زيور: ۵۱۷

وسلم زمین پر بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔[۱]

پیارے بچو! اس سے معلوم ہوا کہ ہمیں بھی زمین پر بیٹھ کر دستر خوان بچھا کر کھانا چاہیے تاکہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے والے ہوں۔ دستر خوان کی فضیلت بھی ہے کہ جب تک دستر خوان بچھا رہتا ہے فرشتے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔[۲] ہمیں بھی چاہیے کہ چمڑے کا دستر خوان بنائیں تاکہ اس میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہو سکے۔

بیٹھ کر کھانا چاہیے

ادب: ......پیارے بچو! بیٹھنے کے دو طریقے ہیں، ایک طریقہ یہ ہے کہ دو زانوں بیٹھ کر کھانا چاہیے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کیا جائے اور بائیں پاؤں پر بیٹھا جائے۔[۳]

کھانا سامنے لایا جائے تو یہ دعا پڑھنا چاہیے

ادب: ......جب کھانا سامنے لایا جائے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے:

''اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.''

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب کھانا لایا جاتا تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔[۴]

کھانا شروع کرنے میں جلدی نہیں کرنا چاہیے

ادب: ......پیارے بچو! جب دستر خوان لگا دیا جائے اور کھانا رکھ دیا جائے پھر آپ دستر خوان پر بیٹھ جائیں تو کھانا شروع کرنے میں جلدی نہیں کرنا چاہیے۔ یہ اچھی عادت نہیں ہے جو لوگ جلدی شروع کرتے ہیں لوگ ان کو لالچی سمجھتے ہیں۔ اس

---

(۱) زاد المعاد، احیاء العلوم: ۳/۲

(۲) طبراني في ''الاوسط'': ۳۰۸/۱

(۳) مظاهر حق: ٨٤/٤

(۴) طبراني في ''الدعا''، رقم: ۸۸۸

لیے پہلے دوسرے ساتھیوں کو شروع کرنے کا موقع دینا چاہیے لیکن اگر لوگ آپ کو شروع کرنے کو کہیں اور آپ کے شروع کرنے کو پسند کریں تو پھر خود شروع کرنا چاہیے۔

پہلے بڑوں کو شروع کرنا چاہیے

ادب:...... اگر کھانے میں بڑے ساتھ بیٹھے ہوں تو پہلے بڑوں کے شروع کرنے کا انتظار کرنا چاہیے اور ان کے بعد میں شروع کرنا چاہیے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بڑے صحابی ہیں وہ فرماتے ہیں: "جب ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تو جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا شروع نہ فرماتے ہم لوگ کھانا شروع نہیں کرتے تھے۔"(۱)

پیارے بچو! یہ ادب ہے کہ پہلے بڑے شروع کریں، کیونکہ بڑوں کا ادب ضروری ہے۔ ایک مرتبہ کھانے کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: "برکت بڑوں کے ساتھ ہے۔"(۲) اس لیے بڑوں کے شروع کرنے کے بعد پھر خود شروع کرنا چاہیے۔

بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرنا چاہیے

ادب:...... کھانے سے پہلے "بِسۡمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ" پڑھنا چاہیے۔(۳) اگر صرف بسم اللہ پڑھ لیا جائے تو بھی صحیح ہے لیکن اگر بسم اللہ الرحمن الرحیم پورا پڑھا جائے تو زیادہ اچھا ہے۔(۴)

پیارے بچو! بسم اللہ ضرور پڑھنا چاہیے، اس سے برکت ہوتی ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس کھانے میں بسم اللہ نہیں پڑھی

---

(۱) حاکم: ۱۰۹/۶

(۲) ابن حبان: ۳۱۹/۲

(۳) حاکم عن ابی حصین اردو مترجم مولانا عاشق الٰھی رحمہ اللہ: ص ۲۱۷

(۴) کتاب الاذکار: ص ۲۱۶

جائے اس میں برکت نہیں ہوتی ہے۔"(۱)

پیارے بچو! بسم اللہ نہ پڑھنے کی وجہ سے بے برکتی ہونے کا ایک قصہ ہم آپ کو سناتے ہیں غور سے سنیے۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بڑے صحابی ہیں مدینہ میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میزبانی کا شرف سب سے پہلے ان ہی کو حاصل ہوا تھا۔ وہ فرماتے ہیں: "ایک دن ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ کھانا پیش کیا گیا۔ کھانا کے شروع میں اتنی برکت ہوئی کہ ہم نے ایسی برکت نہیں دیکھی، پھر آخر میں اتنی بے برکتی ہونے لگی کہ ہم نے ایسی بے برکتی نہیں دیکھی۔" ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: "یہ کیا بات ہوئی۔" (کہ پہلے تو برکت ہوئی اور بعد میں بے برکتی ہوئی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب (شروع میں) ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے تو ہم بسم اللہ پڑھ چکے تھے اور بعد میں ایک شخص (ہمارے ساتھ) کھانا کھانے لگا" اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی شیطان اس کے ساتھ کھانا کھانے لگا (اس وجہ سے بے برکتی ہوئی)۔(۲)

پیارے بچو! اس واقعہ سے آپ کو خوب اچھی طرح بسم اللہ پڑھنے کی برکت سمجھ میں آگئی ہوگی۔ اس لیے کسی ساتھی کو بسم اللہ بلند آواز سے پڑھ لینا چاہیے تاکہ اگر کوئی بھول جائے تو اس کو یاد آجائے۔(۳)

اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو؟

پیارے بچو! اگر آپ کبھی شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو جب درمیان میں یاد آجائے تو "بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ" پڑھ لیا کریں۔(۴)

---

(۱) كنز العمال، مسند فردوس: ۲۵۷/۳

(۲) مسند احمد: ۴۱۵/۵

(۳) شرح مسلم للنووي: ۱۷۱/۲، كتاب الاذكار: ص ۲۱۶

(۴) ابن سني عمل اليوم والليلة، رقم: ۴۵۹

دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے

ادب:...... کھانا دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دائیں ہاتھ سے کھانے کا حکم فرمایا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ "بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔"(۱)

ایک حدیث میں ہے کہ جو بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے شیطان اس کے ساتھ (کھانے میں) شریک ہو جاتا ہے اور کھاتا ہے۔(۲) پیارے بچو! سنا آپ نے کیسی بری بات ہے کہ شیطان ہمارے کھانے میں شریک ہو جائے جب شیطان شریک ہو گیا تو برکت کہاں سے آئے گی۔ اس لیے دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے۔ اس کی عادت بنانی چاہیے۔

کھانا اپنے سامنے سے کھانا چاہیے

ادب:...... کھانا اپنے سامنے سے کھانا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے سے کھانے کا حکم فرمایا ہے۔(۳)

پیارے بچو! اس کا ایک فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ ہاتھ سالن سے زیادہ گندہ نہیں ہوتا ہے دوسرے یہ کہ جب اپنا حصہ سامنے والا متعین ہو گیا تو دوسرے کی طرف کوئی اچھی بوٹی وغیرہ ہو تو اس کی لالچ نہیں ہوتی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا ہم وہی کھائیں گے اور اسی پر اللہ تعالیٰ سے راضی رہیں گے بس یہی ہمارا حصہ ہے۔(۴)

اگر پلیٹ میں مختلف چیزیں ہوں تو؟

ادب:...... اگر مختلف چیزیں ہوں جیسے کھجور، سیب اور دوسرے پھل یا دوسری چیزیں تو پھر اجازت ہے کہ جس طرف سے بھی جو چیز لینا چاہے لے سکتے ہیں مگر ایک ہی

---

(۱) ترمذي: ۲/۲

(۲) مسند احمد: ۶۸/۱

(۳) بخاري: ۸۱۰/۱

(۴) سيرة النبي صلي الله عليه وسلم: ۳۸۲٤/٦

قسم کی چیز ہو تو پھر صرف اپنے سامنے سے کھانا چاہیے۔[1]

ادب:...... اسی طرح اگر پلیٹ میں کھجور ہوں، خربوزے یا تربوز کی پھانکیں ہوں، مٹھائی کی ڈلیاں ہوں ایسے ہی دوسری چیزیں ہوں اور سب لوگ ایک ایک لے کر کھا رہے ہوں تو ایک ایک اٹھا کر کھانا چاہیے دو دو یا کئی ساری اٹھا کر نہیں کھانا چاہیے۔[2]

پیارے بچو! اس طرح کرنے میں حرص اور لالچ کا اظہار ہوتا ہے (جو ایک بہت بری بات ہے) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانے والے کا مقصد یہ ہے کہ جلدی جلدی وہ چیز کھالے اور دوسرے ساتھیوں سے زیادہ اس کو مل جائے یہ جذبہ ایثار (دوسرے ساتھی کو اپنے اوپر ترجیح دینے) کے خلاف ہے جو حرص اور لالچ کی بات ہے۔ (اور یہ مسلمان کی شان کے بالکل بھی مناسب نہیں ہے (اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اگر کسی ضرورت کی وجہ سے ایسا کرنا ہو تو ساتھیوں سے پوچھ لینا چاہیے۔[3]

تین انگلیوں سے کھانا چاہیے

ادب:...... کھانا تین انگلیوں سے کھانا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تین انگلیوں سے کھانا کھانے کی تھی۔[4] اگر ضرورت ہو تو پانچ انگلیاں بھی استعمال کر سکتے ہیں جیسے چاول وغیرہ کے لیے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ضرورت کی وجہ سے) پانچ انگلیوں سے بھی کھایا ہے۔[5]

ادب:...... ہاتھ میں سالن انگلیوں سے زیادہ ہتھیلیوں تک نہیں لگنا چاہیے ہمارے

---

(۱) مرقات: ۱۹۶/۸

(۲) بهشتي زيور: ص ۵۱۶

(۳) سيرة النبي صلي الله عليه وسلم: ۳۸۱/۶

(۴) مسلم: ۱۷۵/۲

(۵) فتح الباري: ۵۷۸/۱۱

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ انگلیوں سے زیادہ ہتھیلیوں تک سالن سے نہیں بھرتا تھا۔[۱] بعض بچے سارا ہاتھ سالن سے بھر لیتے ہیں یہ اچھی بات نہیں ہے۔

لقمہ کیسا بنانا چاہیے

ادب:...... لقمہ چھوٹا بنائیں اور خوب چبا کر کھائیں۔[۲] اتنا بڑا لقمہ نہ بنائیں جیسے لالچی لوگ بناتے ہیں نہ اتنا چھوٹا بنائیں جیسے تکبر کرنے والے لوگ بناتے ہیں۔ خصوصاً اتنا بڑا لقمہ بنانا جس سے گال پھول جائے یہ تو بہت ہی بری بات ہے۔

ادب:...... جب تک ایک لقمہ نہ کھالیں دوسرا لقمہ نہ بنائیں۔[۳] یہ لالچ کی بات ہے، جو اچھی عادت نہیں ہے۔

ادب:...... پہلے تین لقموں پر "بسم اللہ" پڑھنا چاہیے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔[۴]

گرے ہوئے لقمہ کو اٹھا کر کھالینا چاہیے

ادب:...... جو لقمہ گر جائے اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھالینا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا ہی کرنے کا حکم فرمایا ہے۔[۵] یہ سنت ہے اور چھوڑ دینا تکبر کی بات ہے حدیث میں ہے کہ "شیطان کے لیے گرے ہوئے لقمہ کو نہیں چھوڑنا چاہیے۔"[۶] پیارے بچو! ہمیں کیا معلوم کھانے کی ساری برکت اسی لقمہ میں ہو، اور ہم نے اس کو چھوڑ دیا تو ہمیں برکت کیسے ملے گی اس لیے گرے ہوئے لقمے کو صاف کر کے کھالینا چاہیے۔

---

(۱)سیرۃ الثانیہ:۱۷۴/۷

(۲)احیاء العلوم:۵/۲

(۳)احیاء:۵/۲

(۴)سیرۃ الشامہ:۱۷۰/۷

(۵)مسلم:۱۷۶/۲

(۶)مسلم:۱۷۶/۲

منہ بند کر کے کھانا چاہیے

ادب:...... پیارے بچو! جب آپ منہ میں لقمہ رکھ لیں تو منہ بند کر کے لقمہ چبانا چاہیے۔ منہ بند کر کے کھانے سے نہ ہی چبانے کی آواز نکلتی ہے جو بہت بری لگتی ہے اور نہ ہی منہ سے کوئی کھانے کا ذرہ یا تھوک کی چھینٹ اڑتی ہے ورنہ کبھی تھوک کی چھینٹ کسی پر گر جاتی ہے یا سالن میں کوئی لقمہ کا ذرہ چلا جاتا ہے تو ساتھیوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس لیے منہ بند کر کے کھانا چاہیے یہ ادب ہے۔

برتن کے درمیان سے نہیں کھانا چاہیے

ادب:...... برتن کے درمیان سے نہیں کھانا چاہیے بلکہ کنارے سے کھانا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کھانے کے درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے، اس لیے درمیان سے مت کھاؤ، کنارے سے کھاؤ۔"[1]

چوٹی سے نہیں کھانا چاہیے

ادب:...... اسی طرح (اگر کھانا کسی بڑی ٹرے یا بڑے برتن میں چوٹی تک ہو تو اس وقت) چوٹی سے کھانا نہیں کھانا چاہیے بلکہ کنارے سے کھانا کھانا چاہیے کیونکہ درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے۔[2]

روٹی کے آداب

ادب:...... جب دستر خوان پر روٹی رکھ دی جائے تو سالن کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔[3]

ادب:...... روٹی کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ روٹی سے سالن کے ہاتھ صاف نہیں کرنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی کا اکرام کرنے کا حکم فرمایا

(۱) مسند احمد: ۱/۲۷۰

(۲) احیاء العلوم ملحق: ۱۷٦/۲

(۳) احیاء: ٤/۲

ہے۔[۱] بعض بچے روٹی سے ہاتھ صاف کرتے ہیں یہ بری عادت ہے۔ اسی طرح دستر خوان سے بھی ہاتھ صاف نہیں کرنا چاہیے۔[۲]

ادب:...... روٹی کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ روٹی کو درمیان سے پھاڑ کر نہ کھایا جائے اسی طرح روٹی پر کوئی چیز جیسے سالن کا کٹورا وغیرہ نہ رکھا جائے یہ بھی خلاف ادب ہے۔[۳]

کوئی ناگوار کام نہیں کرنا چاہیے

ادب:...... اگر کئی لوگ ایک پلیٹ میں کھا رہے ہوں یا ساتھ بیٹھ کر الگ الگ پلیٹ میں کھا رہے ہوں تو ایسے موقع پر سب کی رعایت کرنا چاہیے۔ ہر ایسی چیز سے بچنا چاہیے جس سے لوگوں کو کراہت ہو (جیسے نوالہ اس طرح نہ کھائیں کہ آپ کے منہ سے کوئی چیز پلیٹ میں گر جائے اسی طرح) اگر کوئی چیز منہ سے گرنے لگے تو منہ دوسری طرف پھیر لینا چاہیے۔

ادب:...... اسی طرح ایک لقمہ کو ایک سالن لگا کر دوسرے سالن میں نہیں ڈالنا چاہیے کہ وہ دوسرا سالن خراب نہ ہو جائے جس کی وجہ سے دوسرے کو کھانے میں ناگواری ہو (جیسے ایک لقمہ میں سالن لگا کر دہی یا سرکہ کے برتن میں نہ ڈالیں کہ اس میں سالن لگ جائے جس سے دوسرے کو ناگوار لگے گا) اسی طرح دانت سے کوئی چیز کاٹ کر واپس پلیٹ میں نہیں ڈالنا چاہیے جیسے بوٹی دانت سے کاٹ کر دوبارہ سالن میں نہ ڈالی جائے (اور اچار کی پھانک کاٹ کر یا اس کا مصالحہ چاٹ کر دوبارہ اس کو برتن میں نہ ڈالا جائے)۔[۴]

ساتھیوں کے ساتھ کھاتے ہوئے اگر روٹی کو شوربے میں ڈال کر کھانا ہو تو

---

(۱) احیاء العلوم: ۱۷۷/۲

(۲) موسوعة الآداب: ص ۱۲۶

(۳) هنديه: ۴۲۰/۵

(۴) احیاء العلوم: ۸/۲

پہلے سب سے پوچھ لیں اسی طرح اگر سالن میں کوئی چیز ڈال کر کھانی ہو جیسے ادرک، دھنیا، مرچ یا لیموں وغیرہ ڈالنا ہو تو سب سے پوچھ لینا چاہیے، اگر سب اجازت دیں تو سب کے سامنے ڈالیں ورنہ صرف اپنے سامنے ڈالیں۔

کھانا کھاتے ہوئے ساتھیوں کو نہیں دیکھنا چاہیے

ادب:......پیارے بچو! جب آپ سب ساتھیوں کے ساتھ کھانا کھا رہے ہوں تو ان کو دیکھنا نہیں چاہیے نہ ہی ان کے نوالوں کو دیکھنا چاہیے۔ اس سے لوگ شرماتے ہیں اور کھانا پیٹ بھر کر نہیں کھاتے ہیں۔ خاص طور پر اگر آپ میزبان ہوں تو لوگ تو کھانا کھا ہی نہیں پاتے۔ اس لیے ہمیشہ اپنی پلیٹ پر نظر رکھنی چاہیے۔

زیادہ گرم کھانا نہیں کھانا چاہیے

ادب:......زیادہ گرم کھانا نہیں کھانا چاہیے کیونکہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی ہے۔[1] ہاں اگر وہ کھانا ایسا ہے کہ ٹھنڈا ہونے پر بدمزہ ہو جائے گا تو اس کے گرم کھانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔[2]

کھانے کو برا نہیں کہنا چاہیے

ادب:......پیارے بچو! کھانے کو کبھی برا نہیں کہنا چاہیے کیونکہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کو برا نہیں کہتے تھے اگر چاہتے کھا لیتے تو ورنہ چھوڑ دیتے تھے۔[3]

یعنی کھانا چھوڑ دیتے مگر اس کو برا نہیں کہتے تھے۔ اس لیے پیارے بچو! برا نہیں کہنا چاہیے۔ یہ ایک طرح اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کی ناشکری ہے۔ کھانے کو برا کہنا یا اس کو اچھا نہ سمجھنا گویا اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری ہے اور اللہ تعالیٰ سے یہ

---

(۱) جامع الصغير: ۳۵۹/۱

(۲) بهشتي زيور: ۵۱۷

(۳) بخاري: ۸۱٤/۲، مسلم: ۱۸۷/۲

کہنا ہے کہ آپ نے جو کھانا دیا ہے وہ ہمیں اچھا نہیں لگ رہا اس لیے ہم نہیں کھاتے آپ ہمیں کوئی اور اچھا کھانا دیجیے۔ توبہ توبہ کیسی بری بات ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری کریں۔ ہمیں تو یہ سوچنا چاہیے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں یہ کھانا بھی نہ دیتے تو ہم کیا کرتے اور کتنے لوگ ایسے ہیں کہ ان کو ایسا کھانا بھی نہیں ملا وہ بے چارے تو بھوکے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہم پر کتنا احسان فرمایا کہ ہمیں یہ کھانا دیا ہے۔

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سارے دن میں کھانے کو ایک کھجور ملتی تھی ہم آپ کو ایک بزرگ کا قصہ سناتے ہیں۔ ایک بزرگ مولانا فضل رحمن گنج مراد آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ تھے ان سے ملنے کے لیے ایک بزرگ مولانا اشرف علی تھانوی گئے۔ مولانا فضل رحمن صاحب نے مولانا اشرف علی صاحب کے لیے گھر سے کھانا منگوایا اور ان کے سامنے پیش کیا اور پوچھا کھانے میں کیا ہے؟ مولانا اشرف علی صاحب نے فرمایا: ”ارہر کی دال اور روٹی ہے۔“ مولانا فضل الرحمن صاحب نے فرمایا: ”سبحان اللہ یہ تو بڑی نعمت ہے، تمہیں تو معلوم ہے کہ صحابہ کی کیا حالت تھی ایک چھوہارا کھا کر جہاد کرتے تھے۔“(۱)

دیکھا بچو! آپ نے ان بزرگ نے اس کھانے کی کیسی قدر دانی اور شکر گزاری کی ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔ بعض بچے دال نہیں کھاتے ہیں اسی طرح دوسری چیزوں کو منع کرتے ہیں یہ بہت بری بات ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری ہے اور امی جان کو بھی پریشان کرنا ہے اس لیے ہمیشہ یہ عادت بنائیں کہ جو بھی ملے کھالینا چاہیے۔

کھانے کو سونگھنا نہیں چاہیے

ادب:...... کھانے کو سونگھنا بھی نہیں چاہیے۔ یہ بہت بری بات ہے۔ حدیث میں ہے کہ ”کھانا درندے سونگھتے ہیں۔“(۲)

---

(۱) ارواح ثلاثہ: ص ۳۱۲

(۲) طبرانی في ”المعجم الکبیر“: ۲۸۵/۲۳

کھانے میں پھونک نہیں مارنا چاہیے

ادب:...... کھانے میں پھونک نہیں مارنی چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے میں کبھی پھونک نہیں ماری ہے اور نہ ہی کبھی برتن میں سانس لی ہے حدیث میں ہے کہ "اس سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔"(۱)

ٹیک لگا کر نہیں کھانا چاہیے

ادب:...... ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھانا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا ہوں۔"(۲)

پیارے بچو! ہمیں بھی ٹیک لگا کر نہیں کھانا چاہیے۔ ہاتھ سے ٹیک لگا کر کھانا، کسی پہلو پر ٹیک لگانا، دیوار یا تکیہ سے ٹیک لگانا یہ سب ٹیک لگانے کے طریقے ہیں۔(۳)

راستے میں نہیں کھانا چاہیے

ادب:...... پیارے بچو! راستہ میں چلتے پھرتے نہیں کھانا چاہیے۔ بعض بچے چلتے چلتے آئسکریم، کیک، بوتل یا اسی طرح چیزیں کھاتے پیتے ہیں یہ عادت اچھی نہیں ہے۔ علما فرماتے ہیں یہ مروت (اخلاق) کے خلاف ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ ایک بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں وہ فرماتے ہیں: "کھانا اور نیند ہمارے ہاں عورت شمار ہوتے ہیں۔" (یعنی جس طرح عورت کو پردہ میں ہونا چاہیے اسی طرح کھانا اور نیند بھی پردہ کی چیز ہے پردہ میں ہونی چاہیے)۔(۴) اسلئے راستے میں چیزیں نہیں کھانا چاہیے بلکہ گھر لا کر کھانا چاہیے۔

---

(۱) مسند فردوس: ٤/٣٠٩

(۲) ترمذي: ٢/٥

(۳) مظاهر حق: ٤/٨٤

(۴) موسوعة الآداب: ص ١٣٢

کھانا زیادہ نہیں کھانا چاہیے

ادب:...... بچو! آپ خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا کریں لیکن بھئی اتنا زیادہ بھی نہیں کھانا چاہیے جس سے پیٹ ہی خراب ہو جائے اور کھٹی ڈکاریں آئیں بد ہضمی ہو۔ یہ تو اچھی بات نہیں ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''پیٹ سے زیادہ برا کوئی برتن نہیں جس کو آدمی بھرتا ہے۔ آدمی کے لیے اتنے لقمے کافی ہیں جس سے اس کی کمر سیدھی رہے (یعنی آدمی زندہ رہ سکے اتنا کھانا کافی ہے) اور اگر کھانا ہی ہو تو (پیٹ کا) ایک تہائی حصہ کھانے کے لیے، ایک تہائی پانی اور ایک تہائی ہوا کے لیے رکھنا چاہیے۔''[1]

زیادہ کھانے سے سستی پیدا ہوتی ہے، بلغم بہت پیدا ہوتا ہے جس سے ذہن کمزور ہوتا ہے اسی طرح اور بھی نقصانات ہوتے ہیں اس لیے کھانا تو پیٹ بھر کر کھانا چاہیے لیکن صرف پیٹ بھرنا چاہیے اس کو خراب نہیں کرنا چاہیے۔

کھانا لینے کا طریقہ

ادب:...... پلیٹ میں کھانا بھر کر زیادہ نہیں نکالنا چاہیے۔ یہ حرص اور لالچ کی بات ہے جو ایک بری عادت ہے۔ اس کے علاوہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کبھی اتنا کھایا نہیں جاتا اور کھانا چھوڑنا پڑتا ہے یہ کھانے کو ضائع کرنا ہے جو بڑے گناہ کی بات ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تھوڑا نکالیں پھر جب وہ ختم ہو جائے تو دوبارہ جتنی ضرورت ہو تھوڑا اور نکالیں اسی طرح اگر کئی مرتبہ بھی نکالنا پڑے تو کوئی بری بات نہیں، مگر زیادہ نکالنا اور نکال کر ضائع کر دینا یہ بری بات ہے۔ اس بات کا خوب خیال رکھیں۔

اسی طرح بچو! جب آپ سب کے ساتھ مل بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں تو کھانے پر سب کا حق ہوتا ہے۔ اگر آپ ہی زیادہ کھانا لے لیں گے تو دوسرے ساتھیوں کا حق ضائع ہوگا اس سے ساتھیوں کے حق کو ضائع کرنے کا گناہ بھی ہوتا ہے۔ ارے

---

(۱) ترمذي: ۲/۶۳، ابن ماجه: ص ۲۴۰

بھئی کیا آپ کو یہ بات پسند ہے کہ آپ تو خوب پیٹ بھر کر کھائیں اور آپ کا بھائی پیٹ پیٹتا پھرے۔ چلیں ہم آپ کو ایک قصہ سناتے ہیں جس سے آپ کو معلوم ہو گا کہ ساتھیوں کے ساتھ کس طرح انصاف کے ساتھ کھانا چاہیے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک بڑے درجے والے صحابی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ گھر کے سائے میں بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر میرے پاس سے ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قریب آؤ۔'' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنی کسی اہلیہ محترمہ کے پاس لے گئے وہ یا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں یا زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: ''کیا آپ کے پاس کھانا ہے؟'' انہوں نے کہا: ''ہاں ہے۔'' تین روٹیاں لائی گئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھی گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا تمہارے پاس کوئی سالن بھی ہے؟'' انہوں نے کہا: ''کچھ سرکہ ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لے آؤ۔'' پھر وہ بھی رکھ دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روٹی اٹھا کر اپنے سامنے رکھی اور دوسری میرے سامنے رکھی پھر ایک روٹی کو آدھا کر کے اپنے اور آدھی میرے سامنے رکھی۔ (۱)

دیکھا بچو! آپ نے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح انصاف سے روٹی کو تقسیم فرمایا۔ ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔

کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لینا چاہیے

ادب:...... کھانا کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لینا مستحب ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا کھاتے تھے اور کھانے کے بعد ان کو چاٹ لیا کرتے تھے۔ (۲) ایک حدیث میں ہے کہ ''انگلیوں کو چاٹ لینے سے برکت ہوتی

---

(۱) مکارم الاخلاق للخرائطي منتقي: ص ۸۳

(۲) مسلم: ۲/۱۷۵

ہے۔"[1]

انگلیوں کو چاٹنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بیچ کی انگلی کو چاٹا جائے پھر شہادت کی انگلی کو پھر انگوٹھا چاٹ لیا جائے۔[2] انگلیوں کو تین مرتبہ چاٹ لینا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیوں کو تین مرتبہ چاٹا کرتے تھے۔[3]

کھانے کے بعد برتن کو بھی صاف کر لینا چاہیے

ادب: ...... کھانے کے بعد برتن کو بھی صاف کر لینا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن کو صاف کرنے کا حکم فرمایا ہے۔[4] ایک حدیث میں ہے: "جو شخص برتن میں کھانا کھائے اور اس برتن کو صاف کرے تو برتن اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔"[5] ایک جگہ ارشاد مبارک ہے: "جس شخص نے برتن کو صاف کیا (اور) انگلیوں کو چاٹا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کا پیٹ بھر دیں گے۔"[6]

ادب: ......اگر پلیٹ میں تھوڑا سا سالن بچ گیا ہے اور پلیٹ صاف نہیں کی جا سکتی ہے تو پلیٹ کے کناروں کو صاف کر کے سالن کو درمیان میں کر کے رکھنا چاہیے کہ دوسرا کھانا چاہے تو اس کو گھن نہ آئے۔ پوری پلیٹ سالن سے بھری ہوئی ادھر ادھر سالن لگا نہیں چھوڑنا چاہیے یہ بد تہذیبی ہے دوسرے کو اس سے گھن آتی ہے اور وہ کھانا نہیں کھاتا اس سے سالن ضائع ہوتا ہے۔

روٹی کے ٹکڑے دستر خوان سے چن کر کھانا اور اس کی فضیلت

ادب: ...... پیارے بچو! کھانا کھاتے ہوئے دستر خوان پر روٹی کے ٹکڑے یا چاول

---

(۱) مسلم: ۱۷۵/۲

(۲) طبراني في "الاوسط": ۱۸۰/۲

(۳) شمائل ترمذي: ص ۹

(۴) ترغيب: ۱۴۷/۳

(۵) ترمذي: ۲/۲، ابن ماجه: ص ۲۳۵

(۶) طبراني في "المعجم الكبير": ۲۶۰/۱۸

وغیرہ گر جائیں تو ان کو اٹھا کر کھالینا چاہیے۔ حدیث میں اس کی بڑی فضیلت آتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بڑے صحابی ہیں مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ ہیں ایک مرتبہ انار کھا رہے تھے تو جو انار کا دانہ گر جاتا آپ اسے اٹھا کر کھا لیتے تھے۔[1]

امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ ایک بزرگ ہیں، انہوں نے لکھا ہے کہ رزق میں زیادتی ہوگی اور بیماریوں سے حفاظت ہوگی۔[2] اسی طرح اور بھی فضائل ہیں۔ پیارے بچو! اس سے تکبر بھی ختم ہوتا ہے اور تواضع پیدا ہوتی ہے۔

ہم آپ کو ایک بات اور بتاتے ہیں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان سے روٹی کے ٹکڑے اٹھائے نہیں جاتے تھے[3] یا تو روٹی کے ٹکڑے گرتے ہی نہیں تھے یا فوراً اٹھا کر کھا لیے جاتے تھے کہ دستر خوان اٹھنے تک باقی نہیں رہتے تھے ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے اگر پھر بھی انہیں اٹھا کر کھالیں اس سے اتنی فضیلتیں حاصل ہوں گی۔

بچو! ہم آپ کو ایک قصہ سناتے ہیں مامون رشید جو مسلمانوں کے خلیفہ گزرے ہیں یہ ان کے دستر خوان کا قصہ ہے۔ ہدیہ بن خالد ایک شخص ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مامون رشید کے پاس کھانے میں شریک ہوا۔ جب دستر خوان اٹھا لیا گیا تو کھانے کو جو ریزے زمین پر گرے ہوئے تھے میں ان کو اٹھا اٹھا کر کھانے لگا۔ یہ دیکھ کر مامون نے مجھے کہا: کیا ابھی تک پیٹ نہیں بھرا؟ تو میں نے کہا کہ مجھے ایک حدیث معلوم ہے کہ جو شخص دستر خوان کے نیچے کے ریزے اٹھا کر کھائے گا وہ مفلسی (غریبی) سے محفوظ رہے گا۔ یہ سن کر مامون نے انہیں ایک ہزار درہم عطا کیے۔[4]

---

(۱) شعب الایمان: ۱۰۴/۵

(۲) احیاء: ۱۲/۲

(۳) سیرۃ شامي: ۹۸/۷

(۴) تاریخ الخلفاء: ص ۳۲۶

کھانے کے بعد دعا پڑھنا چاہیے

ادب:...... کھانے کے بعد یہ دعا پڑھنا چاہیے۔ کھانے کے بعد مختلف دعائیں حدیث میں آئی ہیں، ہم چند دعائیں لکھتے ہیں، ان کو یاد کریں اور پڑھیں۔

❶ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ." (۱)

❷ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ."

جو شخص کھانے کے بعد اس دوسری دعا کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ معاف فرمادیں گے۔ (۲)

کھانے کے بعد ہاتھ دھونا چاہیے

ادب:...... کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ دھونے چاہئیں اور کلی بھی کر لینی چاہیے۔ (۳)

ہاتھ دھونے کا طریقہ

ادب:...... پیارے بچو! جب آپ ہاتھ دھونے لگیں تو پہلے انگلیاں چاٹ کر صاف کر لینی چاہیے پھر ہاتھوں کو پہلے صرف پانی سے دھونا چاہیے تاکہ انگلیوں پر جو کچھ سالن اور کھانے کے اثرات ہیں وہ دھل جائیں پہلے صابن کے بغیر پانی سے ہاتھ دھونے سے پہلے صابن استعمال نہ کریں اس سے سالن وغیرہ صابن پر لگ جاتا ہے جو بہت برا لگتا ہے اور لوگوں کو بھی ناگوار ہوتا ہے پہلے پانی سے دھوئیں تاکہ سالن کے اثرات نکل جائیں اس کے بعد پھر صابن مل کر اچھی طرح دھوئیں اور صابن کی ایک دو انگلیاں ہونٹ بند کر کے ہونٹوں پر پھیر لیں تاکہ یہاں بھی جو چکنائی اور اثر ہے وہ ختم ہو جائے پھر ہاتھ دھونے سے پہلے صابن پر جو کف رہ گیا تھا اس کو دھولیں

---

(۱) ابوداؤد: ۱۸۳/۲

(۲) ابوداؤد: ۲۰۲/۲، ابن ماجہ: ص ۲۳۶

(۳) بہشتی زیور: ص ۵۱۷

کیونکہ جب صابن پر کف رہ جاتا ہے اس سے دوسرے لوگوں کو صابن استعمال کرتے ہوئے ناگواری ہوتی ہے اس لیے صابن دھو کر کف ختم کرنا چاہیے پھر ہاتھ دھونے چاہئیں۔[1]

ہاتھ دھو کر منہ پر پھیرنا

ادب:..... جب آپ ہاتھ دھولیں تو تولیہ سے صاف کرنے سے پہلے آنکھوں پر پھیر لیں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کرنے کا حکم فرمایا ہے اور ہاتھ جھاڑنے نہیں چاہیے اس سے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔[2] پھر تولیہ سے ہاتھ صاف کرنے چاہیے۔

پیارے بچو! آپ نے کھانے کے اتنے سارے آداب پڑھے اب ان ہی کے بارے میں آپ ہمیں ان سوالات کے جوابات دیجیے۔

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات

❶ کھانا کس نیت سے کھانا چاہیے اور کس نیت سے نہیں کھانا چاہیے؟

(اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر، عبادت پر قوت حاصل کرنے کی نیت سے کھانا چاہیے، صرف پیٹ بھرنے کی نیت سے نہیں کھانا چاہیے۔)

❷ کھانا کس طرح کھانا چاہیے؟

(اکٹھے مل کر، ہاتھ دھو کر، دستر خوان بچھا کر، بیٹھ کر، تین انگلیوں سے، چھوٹے چھوٹے لقمے بنا کر اور منہ بند کر کے کھانا چاہیے۔)

❸ جب کھانا سامنے آئے اور جب کھانا شروع کریں تو کون سی دعا پڑھنی چاہیے اور اگر بھول جائیں تو کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟

---

(۱) ملخص احیاء العلوم: ۷/۲

(۲) احیاء العلوم ملحق: ص ۱۷۷

۴ کھانا کھاتے ہوئے کن چیزوں سے بچنا چاہیے؟

(برتن کے درمیان اور چوٹی سے نہیں کھانا چاہیے، روٹی رکھ دی جائے تو سالن کا انتظار نہیں کرنا چاہیے، روٹی سے ہاتھ صاف نہیں کرنا چاہیے، ہر ایسی چیز جس سے ناگواری ہو اس سے بچنا چاہیے، کھانا کھاتے ہوئے ساتھیوں کو نہیں دیکھنا چاہیے، زیادہ گرم نہیں کھانا چاہیے، کھانے کو برا نہیں کہنا چاہیے، اس کو سونگنا اور اس میں پھونکنا نہیں چاہیے، ٹیک لگا کر اور راستے میں چلتے ہوئے اور خوب پیٹ بھر کر نہیں کھانا چاہیے۔)

۵ کھانا لینے کا کیا طریقہ ہے؟

(پلیٹ میں کھانا بھر کر زیادہ نہیں لینا چاہیے بلکہ تھوڑا تھوڑا ضرورت کے مطابق لینا چاہیے۔)

۶ کھانے کے بعد کن چیزوں کا اہتمام کرنا چاہیے؟

(انگلیاں چاٹ لینا چاہئیں، برتن کو صاف کر لینا چاہیے، دستر خوان پر روٹی، چاول جو گر جائے اس کو اٹھا کر کھا لینا چاہیے، کھانے کے بعد کی دعا پڑھنی چاہیے اور ہاتھ دھونا چاہیے۔)

۷ کھانے کے بعد کی دعا کیا ہے؟

☆☆......☆☆

پانی پینے کے آداب

پیارے بچو! پانی بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ یہ انسان کے بہت سے کاموں میں کام آتا ہے۔ اس طرح پینے کے کام بھی آتا ہے۔ پیاس کی حالت میں جب اس کو پیا جاتا ہے تو ہمیں سکون ملتا ہے گویا نئی زندگی مل گئی ہو۔ اس لیے ایسی بڑی نعمت کی شکر گزاری کے لیے ہمیں ان آداب پر عمل کرنا ضروری ہے جو ہمیں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے ہیں۔ اب ہم آپ کو پانی پینے کے آداب بتاتے ہیں۔ سنیے اور جی ہاں عمل کرنے کے لیے تیار ہو جائیے۔ پانی پینے کے (۲۵) آداب ہیں۔

پانی دائیں ہاتھ سے پینا چاہیے

ادب:...... پانی دائیں ہاتھ سے پینا چاہیے۔ اسی طرح دونوں ہاتھ سے پینا چاہیے کیونکہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ سے پانی پیتے تھے[۱] اگر کھانا کھا رہے ہوں اور ہاتھ میں سالن لگا ہوا ہو یا ہاتھ کھانے میں بھرا ہوا ہو تو اس وقت بائیں ہاتھ سے پیالہ پکڑ کر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھ کر پئیں اگر پیالے کے گرنے کا خوف ہو تو سہارے کے طور پر بایاں ہاتھ لگا سکتے ہیں کیونکہ بائیں ہاتھ کو ضرورت ہو تو استعمال کر سکتے ہیں۔[۲]

پانی بیٹھ کر پینا چاہیے

ادب:...... پانی بیٹھ کر پینا چاہیے۔ اس کی عادت بنائیں، پانی کھڑے ہو کر پینا بہت ہی بری بات ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے سخت منع فرمایا ہے۔[۳]

---

(۱) زاد المعاد

(۲) عمدة القاري: ۴۵۳/۱۴

(۳) ترمذي: ۱۰/۲

پانی دیکھ کر پینا چاہیے

ادب:......پانی دیکھ کر پینا چاہیے۔[۱]

یہ بھی بہت ضروری ہے بعض بچے جلدی میں بغیر دیکھے پانی پی لیتے ہیں، یہ اچھی عادت نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ پانی میں کچرا ہو یا کوئی کیڑا وغیرہ ہو جو بغیر دیکھے پینے کی وجہ سے آپ کے پیٹ میں چلا جائے جس سے کوئی نقصان ہو، اس لیے اس سے بچنا چاہیے۔

بسم اللہ پڑھ کر تین سانسوں میں پینا چاہیے

ادب:......پانی پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیں۔ (آگے اس کی تفصیل آرہی ہے)۔

ادب:......پانی تین سانس میں پئیں ورنہ کم از کم دو سانس میں پئیں۔[۲] ایک سانس میں بالکل نہ پئیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سانس میں پینے کو جانوروں کی طرح پینا فرمایا ہے۔[۳]

پیارے بچو! اس سے معلوم ہوا کہ ایک سانس میں پینا کتنی بری بات ہے۔ اس لیے پانی بیٹھ کر پینے کی عادت بنائیں اور تین سانوں میں پیا کریں۔

ادب:......پانی پیتے وقت سانس برتن میں نہیں لینا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں سانس نہیں لیتے تھے بلکہ سانس لیتے وقت منہ برتن سے ہٹا لیتے تھے۔[۴]

اسی طرح بچو! اچھی بات یہ ہے کہ پانی پیتے وقت جب تین مرتبہ سانس لیں تو ہر مرتبہ شروع میں ”بسم اللہ“ اور آخر میں ”الحمد للہ“ کہہ لیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پانی پیتے وقت تین مرتبہ سانس لیتے تھے جب برتن منہ کو لگاتے تو ”بسم

---

(۱) احیاء العلوم: ۶/۲

(۲) ترمذي: ۱۰/۲

(۳) ترمذي: ۱۰/۲

(۴) مرقاة: ۲۱۵/۸

اللہ" کہتے اور جب برتن منہ سے ہٹاتے تو "الحمد للہ" کہتے تھے۔[1]

چوس چوس کر آہستہ آہستہ پینا چاہیے

ادب:......پانی چوس چوس کر پینا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم چوس چوس کر تین سانس میں پانی پیتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ اس طرح پانی پینا زیادہ اچھا، مزیدار اور بہتر ہوتا ہے۔[2]

ادب:......پانی میں پھونک نہیں مارنا چاہیے۔ اسی طرح پانی کے برتن میں سانس بھی نہیں لینا چاہیے۔[3] بعض بچے پانی کے برتن میں سانس لیتے ہیں اور پھونک مارتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

ادب:......اگر پانی پینے کے برتن کا کنارہ ٹوٹا ہوا ہو تو اس جگہ سے پانی نہیں پینا چاہیے۔[4]

ادب:......بوتل سے منہ لگا کر پانی نہیں پینا چاہیے۔ یہ اچھی عادت نہیں ہے۔ اگر آپ کی مخصوص بوتل ہو، جیسے واٹر بوتل جسے آپ اسکول لے جاتے ہیں تو اس میں بھی دیکھ کر پینا چاہیے اس کے علاوہ دوسری بوتل سے منہ لگا کر پانی نہیں پینا چاہیے۔

کھانے کے بعد فوراً پانی نہیں پینا چاہیے

ادب:......کھانے کے بعد فوراً پانی نہیں پینا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے فورا بعد پانی نہیں پیتے تھے۔[5] اس سے کھانا ہضم نہیں ہوتا ہے۔

---

(۱)مرقاۃ:۸/۲۱۶، فتوحات ربانیہ:۵/۲۴۱

(۲)طبراني في "المعجم الكبير": ۲/۴۷

(۳)ابوداؤد:۲/۱۶۸، ترمذي:۲/۱۱

(۴)بهشتي زيور: ص ۵۱۷

(۵)مدارج النبوة، مترجم:۱/۶۷۳

غٹ غٹ جلدی جلدی نہیں پینا چاہیے

ادب:......پانی غٹ غٹ (جلدی سے) بھی نہیں پینا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح پانی پینے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے: "پانی چوس چوس کر پینا چاہیے۔" (۱) یہ دیکھنے میں بھی برا لگتا ہے۔ علماء نے لکھا ہے اس سے جگر کی بیماری ہوتی ہے۔ (۲)

ادب:...... کھانے پینے میں ہنسنا نہیں چاہیے۔ (کبھی لقمہ اٹک کر) موت آجاتی ہے۔ (۳)

ادب:......اسی طرح بچو! جب آپ فرج سے بوتل نکال کر پانی پیتے ہیں تو اگر بوتل خالی ہو گئی ہو تو بھر کر رکھ دیں تاکہ آئندہ ضرورت ہو تو ٹھنڈا پانی موجود ہو دوسرے بوتل ادھر ادھر نہ ڈالیں بلکہ فرج میں ہی رکھیں۔

پانی پینے میں کچھ احتیاطی تدابیر

ادب:......پیارے بچو! صبح صبح اٹھ کر فوراً پانی نہیں پینا چاہیے، اگر بہت زیادہ پیاس ہو تو ناک پکڑ کر پانی پینا چاہیے اور ایک ایک گھونٹ کر کے پینا چاہیے پینے کے بعد بھی کچھ دیر تک ناک پکڑے رہنا چاہیے۔ سانس ناک سے نہیں لینا چاہیے۔

ادب:......اسی طرح نہار منہ بھی پانی نہیں پینا چاہیے اور پاخانہ سے نکل کر بھی فوراً پانی نہیں پینا چاہیے۔

ادب:...... گرمی میں چل کر جب آئیں تو فوراً پانی نہیں پینا چاہیے بلکہ تھوڑی دیر ٹھہر کر پانی پینا چاہیے۔ اسی طرح جس آدمی کو لُو لگی ہو اس کو بھی فوراً پانی نہیں پینا چاہیے۔

ادب:...... برف کے ٹھنڈے پانی کی زیادہ عادت نہیں ڈالنی چاہیے برف سے

(۱) شعب الایمان: ۱۱۵/۵

(۲) احیاء العلوم: ۶۰۵/۲

(۳) بہشتی زیور: ص ٦٦٠

گردے خراب ہو جاتے ہیں۔

پانی پینے کے بعد دعا پڑھنا چاہیے

ادب:......پانی پینے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَهُ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا." (۱)

ترجمہ: "ساری تعریفیں (ہمارے) ان اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جنہوں نے اپنی رحمت سے اس پانی کو میٹھا بنایا اور ہمارے گناہوں کی وجہ سے کڑوا نہیں بنایا۔"

پانی پلانے کے آداب

ادب:...... بچو! کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آپ کے امی ابو یا چچا ماموں کوئی آپ کو پانی پلانے کے لیے کہتے ہیں اس وقت بھی پانی پلاتے وقت چند آداب کا خیال رکھنا چاہیے تاکہ یہ پانی پلانا آپ کے لیے زیادہ ثواب حاصل کرنے کا ذریعہ بن جائے۔ پیارے بچو! آپ یہ بات ہر جگہ اپنے ذہن میں رکھئے کہ خدمت کرنے میں اگر ان آداب کا خیال نہ رکھا جائے تو اس خدمت سے ثواب ملنے کے بجائے الٹا گناہ ہوتا ہے۔ اس لیے ان آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ہم آپ کو ایک بزرگ حضرت مولانا اشرف صاحب تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول سناتے ہیں اس کو آپ ہمیشہ یاد رکھیں اس میں انہوں نے خدمت کرنے کا ایک اہم اصول بتایا ہے۔

پیارے بچو! آپ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو جانتے ہوں گے۔ اگر نہیں تو سنیے پچھلی صدی میں بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان سے دین کا بہت کام لیا ہے وہ فرماتے ہیں: بعض لوگ میری خدمت کرتے ہیں اور میرے پیر دباتے ہیں لیکن وہ اس طرح دباتے ہیں کہ مجھے اس سے تکلیف ہوتی

---

(۱) احیاء: ۶/۲

ہے اور میں مروت کی وجہ سے ان کو منع نہیں کر سکتا ہوں۔ وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ مجھ پر احسان کر رہے ہیں حالانکہ میں ان پر احسان کر رہا ہوتا ہوں۔[1]

سنا بچو! آپ نے کہ خدمت بھی کی لیکن اس خدمت کو صحیح طرح نہ کرنے کی وجہ سے آرام کی جگہ تکلیف ہوئی۔ اس لیے اگر پہلے خدمت کے آداب سیکھے جائیں پھر خدمت کی جائے تو فائدہ ہوتا ہے۔ اسی لیے ہم آپ کو آداب بتاتے ہیں۔ جن کو کرنے سے آپ کی خدمت صحیح طرح خدمت ہوگی اور اس سے اللہ تعالیٰ کی خوشی حاصل ہوگی۔ غور سے سنیے اور پھر عمل کیجیے۔

ادب: ...... جب کوئی پانی لانے کے لیے آپ کو کہے تو اگر آپ کو معلوم ہے کہ وہ ٹھنڈا یا گرم پانی پیتے ہیں تو ٹھیک ہے ان کی طلب کے مطابق انہیں پانی لا کر دینا چاہیے۔ اگر نہیں تو پوچھ لیں کہ پانی ٹھنڈا یا گرم کس طرح کا پینا پسند فرمائیں گے۔

ادب: ...... گلاس صاف ستھرا ہونا چاہیے اگر گلاس دھو کر لائیں تو ہاتھ خشک کر لیں ایسا نہ ہو کہ ہاتھوں سے پانی ٹپک رہا ہو جو دوسروں کے کپڑوں پر گرے گا جس سے ان کو تکلیف ہوگی۔

ادب: ...... گلاس دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر پیش کرنا چاہیے اور گلاس کے اوپر کا حصہ جہاں منہ لگاتے ہیں، وہاں ہاتھ نہیں لگانا چاہیے اس سے دوسرے کو کراہت (ناگواری) ہوتی ہے۔

ادب: ...... گلاس دینے کے بعد گلاس لینے کے لیے انتظار میں کھڑا رہنا چاہیے۔ بعض بچے گلاس دے کر چلے جاتے ہیں جس سے دو خرابیاں ہوتی ہیں، ایک تو اگر پانی اور منگوانا ہو تو دوبارہ بلانا پڑتا ہے یا اگر مہمان ہو تو وہ مروت کی وجہ سے دوبارہ نہیں بلاتا اور پیاسا رہ جاتا ہے اس سے کسی کو تکلیف دینا لازم آتا ہے۔ دوسرے یہ کہ آپ کے گلاس رکھنے کی ذمہ داری اس کے ذمہ کر کے چلے جانے سے مہمان ہو تو وہ گلاس رکھنے کی مناسب جگہ تلاش کرتا ہے اگر جگہ سمجھ میں نہ آئے تو ہاتھ میں پکڑ

---

(۱) حسن العزیز: ۱/۴۴۶

کر بیٹھا رہتا ہے اس سے بھی اسے تکلیف ہوتی ہے۔ اس لیے گلاس واپس لے کر دوبارہ پانی کا پوچھ کر پھر جانا چاہیے۔

ادب:...... پہلے بڑوں کو پانی پلانا چاہیے۔ (۱)

ادب:...... مجلس میں پانی پلانا ہو تو دائیں طرف سے پلانا چاہیے۔ (۲)

ادب:...... اگر پانی ختم ہو جائے اور دوبارہ لا کر پلانا ہو تو جہاں سے ختم ہوا ہو وہاں سے شروع کرنا چاہیے۔ (۳)

ادب:...... پلانے والے کو آخر میں پینا چاہیے۔ (۴)

پیارے بچو! آپ نے پانی پینے کے آداب تو سن لیے۔ چلیں شاباش اب ان سوالات کے جوابات دیجیے۔

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات

❶ پانی کس طرح پینا چاہیے اور کس طرح نہیں پینا چاہیے؟

(دائیں ہاتھ سے، بیٹھ کر، پانی دیکھ کر، بسم اللہ پڑھ کر، تین سانسوں میں، چوس چوس کر آہستہ آہستہ پینا چاہیے اور پینے کے بعد دعا پڑھنی چاہیے، اور کھانے کے بعد فوراً نہیں پینا چاہیے اور جلدی جلدی نہیں پینا چاہیے، پیتے وقت ہنسنا بھی نہیں چاہیے، بوتل سے پانی پینے کے بعد اگر بوتل خالی ہو جائے تو خالی ہی فریج میں نہیں رکھنا چاہیے۔)

❷ پانی پینے میں کن احتیاطی تدابیر کا اہتمام کرنا چاہیے؟

(صبح اٹھ کر، نہار منہ، اور بیت الخلاء سے نکل کر، اور گرمی میں جب چل کر آئیں تو فوراً نہیں پینا چاہیے، اسی طرح جس آدمی کو لو لگی ہو اس کو بھی فوراً پانی نہیں پینا چاہیے، برف کا

---

(۱) طبرانی فی "المعجم الاوسط": ۱۲۹/٤

(۲) بخاری: ۸٤۰/۲

(۳) مسند احمد: ۱۸۸/٤

(۴) مسند احمد: ۳۸۲/٤

ٹھنڈا پانی بھی زیادہ نہیں پینا چاہیے۔)

۳ پانی پینے کے بعد کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟

۴ پانی پلانے کے کیا آداب ہیں؟

(ٹھنڈا، گرم پوچھ کر طلب کے مطابق پلانا چاہیے، صاف ستھرے گلاس میں پلانا چاہیے، دھو کر لائیں تو ہاتھ خشک کر کے لانا چاہیے، گلاس دونوں ہاتھوں سے نچلے حصے سے پکڑ کر پلانا چاہیے، گلاس دینے کے بعد لینے کا انتظار کرنا چاہیے، پہلے بڑوں کو، اور دائیں طرف سے پلانا چاہیے، پلانے والے کو آخر میں پینا چاہیے۔)

☆☆......☆☆

کسی کے گھر جاکر اجازت لینے کا بیان

پیارے بچو! آپ اپنے ابو امی کے ساتھ کبھی اپنے چچا، ماموں اور پھوپھی خالہ اور دوسرے رشتہ داروں سے ملنے جاتے ہیں۔ وہاں جاکر آپ ان کو دروازے پر لگی گھنٹی کے ذریعہ اپنے آنے کی اطلاع دیتے ہیں۔ آپ کا دل اپنے ہم عمر ساتھیوں سے ملنے کے لیے بہت خوش ہوتا ہے۔ ایسے خوشی کے موقع ہمیں ہمارے پیارے اللہ تعالیٰ ہی دیتے ہیں، اس لیے اس کی شکر گزاری کے لیے آپ کو چند آداب کا خیال کرنا چاہیے۔ اجازت لینے کے (۷) آداب ہیں۔

کسی کے گھر میں اجازت لے کر داخل ہونا چاہیے

ادب:......پیارے بچو! کسی کے گھر میں اجازت کے بغیر داخل نہیں ہونا چاہیے اور اجازت کیسے لینی چاہیے اور اس کے آداب کیا ہیں؟ ہم آپ کو اجازت لینے کے آداب بتاتے ہیں۔ اس سے پہلے ہم آپ کو اجازت لینے کی اہمیت کے بارے میں بتاتے ہیں کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: ”جس نے اجازت لینے سے پہلے کسی کے گھر میں دیکھا تو اس نے برا کیا۔“[۱] ایک حدیث میں ہے: ”جس نے بغیر اجازت کسی کے گھر میں دیکھا وہ گویا گھر میں داخل ہو گیا۔“[۲] اسی طرح فرمایا: ”جب بغیر اجازت کسی کے گھر میں دیکھ لیا تو اجازت کی ضرورت ہی نہیں رہی ہے۔“[۳]

پیارے بچو! علماء جو دین کے جاننے والے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ کسی کے گھر

---

(۱) فتح الباري: ۲٤/۱۱

(۲) فتح الباري: ۲٤/۱۱

(۳) ایضاً

میں اجازت کے بغیر دخل ہونا جائز نہیں ہے اور داخل ہونے سے پہلے اجازت لینا واجب ہے۔[1]

والدین اور بھائی بہن کے کمروں میں بھی اجازت لے کر جانا چاہیے

ادب:...... پیارے بچو! آپ کہیں بھی جائیں تو اجازت لے کر جائیں کیونکہ اجازت لینا ضروری ہے۔ ہم آپ کو ایک اہم بات بتاتے ہیں کہ اپنے ماں، باپ، بہن بھائیوں کے گھر یا کمرے میں داخل ہونے سے پہلے بھی اجازت لینا ضروری ہے۔

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "میں والد صاحب کے پیچھے پیچھے والدہ کے پاس جانے لگا وہ والدہ کے پاس چلے گئے میں جانے کے لیے بڑھا تو انہوں نے میرے سینہ پر ہاتھ مار کر کہا تم اجازت لیے بغیر داخل ہوئے ہو۔"

اسی طرح حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچے جب بڑے ہو جاتے تو ان کے پاس بھی اجازت لیے بغیر نہیں جاتے تھے۔[2] اس لیے بھائی بہن کے کمرے میں بھی اجازت کے بغیر نہیں جانا چاہیے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کے کمرے (بیڈ روم) میں داخل ہونے سے پہلے بھی اجازت لینا چاہیے اور اگر دروازہ بند ہو تو دروازہ کھول کر اجازت نہیں لینا چاہیے بلکہ کھٹکھٹا کر اجازت ملنے یا دروازہ کھلنے کا انتظار کرنا چاہیے بغیر اجازت دروازہ نہیں کھولنا چاہیے۔ یہ بڑی اہم ادب کی بات ہے اس کو اچھی طرح یاد رکھیں اور ہمیشہ اس پر عمل کریں۔

دستک دینے اور گھنٹی بجانے کے آداب

ادب:...... جب آپ کسی کے گھر جائیں اگر دروازے پر دستک دینی ہے تو دستک آہستہ دینی چاہیے، زیادہ زور سے دستک دینے سے گھر والے پریشان ہو جاتے ہیں کہ معلوم نہیں کون ہے اور اس کو کیا جلدی ہے۔ اسی طرح اگر گھنٹی بجانا ہو تو ایک مرتبہ

---

(۱) تکملة فتح الملهم: ٤/٢٢٩

(۲) فتح الباري: ١٢/٢٢

آہستہ سے بجایا کریں۔ زور سے گھنٹی بجانا یا مسلسل بجاتے رہنا اچھا نہیں ہے۔ اس سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے۔ زور سے کھٹکھٹانے پر ہم آپ کو ایک واقعہ سناتے ہیں۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ ایک بڑے بزرگ ہیں۔ ایک مرتبہ ان کے ہاں کوئی آدمی آیا۔ اس نے زور زور سے مسلسل دروازہ کھٹکھٹانا شروع کیا۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے دروازہ کھولا اور فرمایا: "یہ کھٹکھٹانا پولیس والوں کا کھٹکھٹانا ہے" (یعنی اس طرح زور زور سے اور مسلسل پولیس والے کھٹکھٹاتے ہیں)۔ (۱)

دیکھا بچو! آپ نے امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا اور ان کو کتنا ناگوار ہوا اس لیے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ پہلی گھنٹی بجا کر کچھ دیر ٹھہرنا چاہیے تاکہ جواب آئے اگر تھوڑی دیر میں جواب نہ آئے تو پھر دوبارہ گھنٹی بجانا چاہیے۔ بعض بچے جواب کا انتظار نہیں کرتے بلکہ جب تک جواب نہ آئے مسلسل بجاتے رہتے ہیں یہ ٹھیک نہیں ہے ممکن ہے جواب دینے والا کچھ مصروف ہو کسی کام میں مشغول ہو فارغ ہو کر آنے میں کچھ دیر لگے اور آپ مسلسل بجا کر اس کو پریشان کریں۔

ادب:...... جب آپ گھنٹی بجا چکیں تو جواب کے انتظار میں دروازے کے دائیں یا بائیں کھڑے ہو جائیں تاکہ جب دروازہ کھلے تو آپ کی نظر گھر کے اندر نہ جائے۔ (۲)

پوچھنے پر پورا نام بتانا چاہیے

ادب:...... اگر گھر والا پوچھے کہ آپ کون ہیں تو اپنا نام بتانا چاہیے کہ میں فلاں ہوں اور "میں ہوں" نہیں کہنا چاہیے یہ بہت ہی بری بات ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ گھر والا پہچانتا نہیں ہے اور بار بار پوچھتا ہے اور اس کو پریشانی ہوتی ہے۔ ہم آپ کو ایک قصہ سناتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تھے۔ ایک صحابی جن کا نام جابر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر

---

(۱) من ادب الاسلام مترجم: ص ۲۱

(۲) تکملۃ فتح الملہم: ۴/ ۲۲۰

تشریف لائے اور دروازے پر دستک دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر سے پوچھا: ''کہ کون ہے؟'' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''میں ہوں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے جواب میں) دو مرتبہ فرمایا: ''میں ہوں، میں ہوں۔'' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''گویا (میرا میں ہوں کہنا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھا نہیں لگا۔''[۱]

دیکھا بچو! آپ نے ان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس جواب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہیں فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی پوچھے کہ کون ہے تو اس کے جواب میں اپنا نام بتانا چاہیے اور میں ہوں نہیں کہنا چاہیے۔ پیارے بچو! میں ہوں کہنے سے کبھی اندر والے کو پوری طرح پہچان نہیں ہوتی ہے اور اس کو پریشانی ہوتی ہے کہ نجانے کون ہے۔ ایک صحابی حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کچھ لوگ آئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا، حضرت مغیرہ نے پوچھا ''کون ہے؟'' انہوں نے کہا: ''میں ہوں۔'' حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''میرے دوستوں میں ''میں'' نام کا کوئی نہیں ہے۔''[۲]

تین مرتبہ اجازت طلب کرنے پر اجازت نہ ملے تو واپس چلے جانا چاہیے

ادب:...... اسی طرح جب آپ نے تین مرتبہ اجازت حاصل کی اور تین مرتبہ اجازت نہیں ملی تو واپس آجانا چاہیے۔ اس پر برا نہیں ماننا چاہیے کہ انہوں نے ہمیں کیوں اجازت نہیں دی۔ پیارے بچو! اگر آپ نے ان سے وقت نہیں لیا تھا تو ان کو آپ کے آنے کا معلوم نہیں تھا، اس لیے وہ کسی کام میں مشغول تھے یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے آپ سے نہیں مل سکتے تھے اس لیے یہ ان کی غلطی نہیں ہے۔ ہم آپ کو اس کے بارے میں ایک حدیث سناتے ہیں: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

(۱) بخاري: ۹۲۳/۲، مسلم: ۲۱۱/۲

(۲) اسلامي آداب: ص ۵۰، ۵۱

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور ان سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس وقت کسی کام میں مشغول تھے۔ آپ نے اجازت نہیں دی بعد میں غلام سے کہا: جاؤ ابو موسی اشعری آئے تھے تو ان کو اندر آنے کی اجازت دے دو۔ جب غلام باہر آئے تو انہوں نے دیکھا حضرت ابو موسی اشعری جا چکے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو بلایا اور پوچھا: ''آپ واپس کیوں چلے گئے تھے؟'' انہوں نے فرمایا: ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ (یعنی اگر اجازت نہ ملے تو واپس چلے جانا چاہیے) اور تین مرتبہ سے زیادہ اصرار نہیں کرنا چاہیے۔''[1]

پیارے بچو! آپ نے دیکھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کام میں مشغولیت کی وجہ سے ان کو اجازت نہیں دی اور حضرت موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت لینے پر اصرار نہیں کیا اور نہ ہی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے برا مانا۔ ہم آپ کو ایک اور بات بتاتے ہیں ایک مرتبہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر گئے اور تین مرتبہ سلام کر کے اجازت لی اور اجازت نہ ملنے پر خود واپس تشریف لے گئے[2] اور برا نہیں منایا یہ اسلامی اچھی معاشرت کے آداب ہیں ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔

سلام کر کے داخل ہونا چاہیے

ادب:...... اگر دروازہ کھلا ہو یا لوگ مجلس میں بیٹھے ہوں تو اس وقت السلام علیکم کہہ کر اجازت لینی چاہیے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ان الفاظ سے اجازت طلب کی ''السلام علي رسول الله السلام عليكم ايدخل عمر'' (رسول اللہ پر سلام ہو السلام علیکم کیا عمر اندر آسکتا

(۱) بخاري: ۲/ ۹۲۳، مسلم: ۲/ ۲۱۱

(۲) سيرة شامي: ۷/ ۱۴۵

ہے؟)[(۱)]

پیارے بچو! ذرا نیچے دیے گئے سوالات کے صحیح صحیح جوابات تو دیں۔ شاباش!

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات

❶ کسی کے گھر جا کر یا کمرہ میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے کا کیا حکم ہے اور کیا اہمیت ہے؟

(اجازت لینا ضروری ہے، اجازت لیے بغیر کسی گھر یا کمرہ میں جانا جائز نہیں ہے۔)

❷ دستک دینے اور گھنٹی بجانے کے کیا آداب ہیں؟

(دستک آہستہ دینا چاہیے، گھنٹی آہستہ بجانی چاہیے، پہلی گھنٹی بجا کر کچھ دیر ٹھہرنا چاہیے، گھنٹی بجا کر دروازہ کے دائیں بائیں طرف کھڑا ہونا چاہیے بالکل دروازے کے سامنے نہیں کھڑا ہونا چاہیے۔)

❸ اجازت لینے کا کیا طریقہ ہے؟

(تین مرتبہ اجازت لینا چاہیے، اجازت نہ ملے تو واپس چلے آنا چاہیے، اگر دروازہ کھلا ہو یا لوگ مجلس میں بیٹھے ہوں تو سلام کر کے اجازت لینی چاہیے۔)

☆☆......☆☆

---

(۱) ابوداؤد: ۲/۳۵۱

سلام کے آداب

پیارے بچو! ہر قوم میں ایک دوسرے کو بھلائی کا پیغام پہنچانے کے لیے کچھ الفاظ ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے عرب مختلف الفاظ سے ایک دوسرے کو سلام کیا کرتے تھے۔ جیسے "انعم صباحا" (تمہاری صبح اچھی ہو)۔[1] لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیارے احکامات پہنچائے۔ ان میں ہمیں سلام کا طریقہ بھی سکھایا اور فرمایا: "جب دو مسلمان آپس میں ملیں تو السلام علیکم کہیں۔" یہاں تک کہ سلام کو مسلمان کا "حق" بتایا ہے۔

سلام کی فضیلت

اب ہم آپ کو کچھ سلام کی فضیلت بتاتے ہیں۔

❶ سلام کرنا مسلمان کا حق ہے۔[2]

❷ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخص وہ ہے جو سلام میں پہل کرنے والا ہو[3] (یعنی پہلے سلام کرنے والا ہو)۔

❸ سلام کو پھیلانا جنت میں جانے کے اعمال میں سے ہے۔[4]

❹ جو شخص السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہے اس کو بیس نیکیاں ملتی ہیں اور جو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے تو اس کو تیس نیکیاں ملتی ہیں۔[5]

❺ ایک حدیث میں ہے کہ سلام اللہ تعالیٰ کا نام ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین پر

---

(۱)ابوداؤد: ۲/۳۵۳

(۲)مسلم: ۶/۲۱۳

(۳)ابن سني عمل اليوم والليلة، رقم: ۲۱۳

(۴)ترمذي: ۲/۷۵، ابن ماجه: ص ۲۳٤

(۵)ابوداؤد: ۲/۳۵۹، ترمذي: ۲/۲۸

اتارا ہے اس لیے تم آپس میں (ایک دوسرے کو سلام کر کے) سلام کو پھیلاؤ۔[1]

❻ سلام اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور جنت والوں کا سلام ہے۔[2]

❼ ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص سلام کرنے میں بھی بخل (یعنی کنجوسی) کرے اس سے زیادہ کون بخیل (کنجوس) ہو گا۔[3] یعنی سلام کرنے میں کچھ خرچ تو ہوتا نہیں ہے پھر بھی سلام نہ کرے تو کتنی کنجوسی کی بات ہے۔

❽ ایک حدیث میں ہے کہ (آپس میں سلام کر کے) سلام کو عام کرنے سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔[4]

پیارے بچو! آپ کو یہ ساری احادیث سننے سے معلوم ہوا ہو گا کہ دین اسلام میں سلام کی کتنی اہمیت ہے۔ بچو! بات یہ ہے کہ جب آدمی کسی کو سلام کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی ہو اور تمہاری حفاظت ہو اللہ تعالیٰ کو تمہارے حال کا علم ہے، تمہیں ہر خیر و بھلائی ملے۔ جب بات کی ابتدا اور ملاقات کی ابتدا ایسے پیارے کلمے سے ہو اور جب ہر مسلمان دوسرے مسلمان کو ایسے پیارے الفاظ سے دعا دے تو آپس میں تعلق و محبت خود ہی پیدا ہو گی جو مسلمانوں کی زندگی میں بہت ہی قیمتی چیز ہے۔ اس لیے سلام بہت ہی اہم چیز ہے۔ اب ہم آپ کو اسی اہم اور قیمتی چیز کے آداب بتاتے ہیں، تاکہ سلام صحیح طریقے سے ہو، جس سے محبت و الفت پیدا ہو۔ سنیے اور غور سے سنیے، شاباش۔ سلام کرنے کے (۹) آداب ہیں۔

سلام کرنا سنت اور جواب دینا واجب ہے

ادب: ...... سلام کرنا سنت ہے۔ سلام کا جواب دینا واجب ہے، فوراً جواب دینا

---

(۱) ادب المفرد: ص ۲۵۷

(۲) فتح الباري: ۱۱/ ۱۳

(۳) شعب الایمان: ۶/ ۴۳۰، مسند احمد: ۳/ ۳۲۸

(۴) مسلم: ۱/ ۵۴، ابوداؤد: ۲/ ۳۵۰

چاہیے، ورنہ جواب نہ دینے کا گناہ ہو گا۔[۱]

سلام کس کے ذمہ ہے

ادب: ...... سلام کرنا آنے والے کے ذمہ ہے۔[۲] آپ اپنی کلاس میں آئیں یا دوستوں کے پاس جائیں تو سلام کرنا آپ کے ذمہ ہے لیکن جو لوگ بیٹھے ہوئے ہوں اور ان کے پاس کوئی آئے ان کے لیے مناسب نہیں کہ وہ آنے والے کے سلام کا انتظار کریں بلکہ وہ بھی سلام کر سکتے ہیں اور جو بھی پہل کرے گا اس کو پہل کرنے کا ثواب ملے گا۔ اس لیے سلام اگرچہ آنے والے کے ذمہ ہے لیکن اس کے کرنے کا انتظار نہیں کرنا چاہیے اسی طرح اگر ایسے موقع پر دونوں سلام کر لیں تو دونوں پر جواب دینا واجب ہے تو دونوں کو ''وعلیکم السلام'' کہنا چاہیے۔[۳]

ادب: ...... جہاں بھی جائیں، پہلے سلام کریں اور بعد میں بات کریں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسی طرح کرنے کا حکم فرمایا ہے۔[۴]

سلام میں پہل کرنا پسندیدہ ہے

ادب: ...... جب دو آدمی ملیں تو سلام میں پہل کرنا مستحب (پسندیدہ) ہے۔[۵] حدیث میں سلام کرنے میں پہل کرنے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ اس کو دس نیکیاں زیادہ ملیں گی[۶] اور وہ تکبر کرنے والا نہیں ہو گا[۷] اور نہ تعلقات توڑنے والا ہو گا۔[۸] سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود سلام میں

---

(۱) كتاب الاذكار نووي: ص ۳۱۰

(۲) مظاهر حق: ۳۵۵/٤، ۳٥٦

(۳) مرقاة: ۵۵/۹، كتاب الاذكار: ص ۳۱٤

(۴) عمل اليوم والليلة ابن سني، رقم: ۲۱٤

(۵) مرقاة: ٥٦/۹

(۶) ابن سني عمل اليوم والليلة، رقم: ۲۱۳

(۷) شعب الايمان: ٤۳۳/٦

(۸) مرقاة: ٥٦/۹

پہل فرماتے تھے۔ [۱]

یہ دونوں بہت ہی بڑے گناہ ہیں اس لیے پیارے بچو! جب بھی کسی سے ملاقات ہو تو دوسرے کے سلام کرنے کا انتظار نہیں کرنا چاہیے، بلکہ خود ہی سلام میں پہل کرنی چاہیے۔ پیارے بچو! ہم آپ کو ایک بزرگ کا حال سناتے ہیں۔ ان بزرگ کا نام حضرت مولانا اعزاز علی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ہے۔ بہت بڑے عالم اور ہزاروں علماء کے استاد تھے۔ ان میں بہت ساری خوبیاں تھیں ایک خوبی یہ بھی تھی کہ ہر ایک کو سلام کرتے تھے چھوٹا ہو یا بڑا خود ہی سلام میں پہلے کرتے تھے۔ کبھی کبھی ان کے طلباء پہلے سے طے کر کے کوشش کرتے کہ آج ہم سلام میں پہل کریں گے لیکن وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہوتے تھے۔ [۲]

دیکھا بچو! آپ نے اتنے بڑے بزرگ ہونے کے باوجود سب کو خود پہلے سلام کرتے تھے۔ اس لیے ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی دوسرے کے سلام کرنے کا انتظار نہ کریں بلکہ خود ہی سلام میں پہل کریں۔

کس کس کو سلام کرنا چاہیے

ادب: ...... پیارے بچو! مسلمان کو سلام کرنا مسلمان کا حق ہے، اس لیے جو مسلمان بھی ملے اس کو سلام کرنا چاہیے۔ یہ بات صحیح نہیں کہ صرف جاننے والوں کو سلام کیا جائے کیونکہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی اچھی عادت یہ ہے کہ تم جاننے والے اور جس کو نہ جانتے ہو (سب) کو سلام کرو۔ [۳]

کون کس کو سلام کرے

ادب: ...... چھوٹوں کو چاہیے کہ وہ بڑوں کو سلام کریں۔ [۴]

---

(۱) سیرة الشامي: ۱۵۹/۷

(۲) اکابر دیوبند کیا تھے: ص ۷۳

(۳) بخاري: ۹۲۱/۲

(۴) ترمذي: ۹۲/۲

اگر بہت سے لوگ بہت سے لوگوں سے ملنے کے لیے آئیں تو ان میں سے ایک کا سلام کرنا اور ایک کا جواب دینا کافی ہے لیکن اگر ہر ایک سلام کرے اور ہر ایک جواب دے تو یہ زیادہ اچھی بات ہے۔ (۱)

سلام اونچی آواز سے کرنا چاہیے

ادب:...... بعض بچے اتنی آہستہ آواز سے سلام کرتے ہیں کہ جس کو سلام کیا گیا ہے وہ سنتا ہی نہیں ہے یہ صحیح نہیں ہے بلکہ سلام اتنی آواز سے کرنا چاہیے کہ جس کو سلام کیا گیا ہے وہ سن لے اگر اتنی آواز سے سلام نہیں کیا جائے تو یہ سلام کرنا صحیح نہیں ہے۔ (۲)

ادب:...... سلام کا جواب بھی اتنی آواز سے دینا چاہیے کہ جس نے سلام کیا ہے، وہ سن لے ورنہ یہ جواب بھی صحیح نہیں ہو گا اور جواب نہ دینے کا گناہ ہو گا۔ (۳)

ادب:...... سلام "السلام علیکم" کہہ کر کرنا چاہیے۔ اس کا جواب بھی "وعلیکم السلام" کہہ کر دینا چاہیے۔

ادب:...... سلام جتنے الفاظ میں کیا گیا ہے اس سے زیادہ الفاظ میں جواب دینا پسندیدہ ہے جیسے سلام میں "السلام علیکم" کہا گیا تو جواب "ورحمۃ اللہ" بڑھانا چاہیے، اسی طرح اگر سلام میں "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہا گیا تو جواب میں "وبرکاتہ" بڑھانا چاہیے۔

ہاتھ کے اشارہ سے سلام کرنا

ادب:...... اگر ہاتھ کے اشارہ سے سلام کریں یا جواب دیں تو یہ سلام وجواب زبان سے بھی کہنا چاہیے، ورنہ صحیح نہیں ہو گا۔ (۴)

---

(۱) كتاب الاذكار: ص ۲٤۰، وفتح الباري: ۱۱/۱٤۷۱۱

(۲) كتاب الاذكار: ص ۳۰۹

(۳) ایضاً

(۴) مرقاة: ۹/۵۷

کسی کو سلام بھجوانا

ادب:...... کسی کو سلام بھجوانا بھی مستحب ہے اور اس کا جواب دینا بھی واجب ہے۔ اس سلام کا جواب ان الفاظ میں دینا چاہیے۔ ''وعلیك وعلیه السلام''[1]

پیارے بچو! آپ نے سلام کے آداب سنے اب ذرا ان سوالات کے جوابات تو دیجیے۔ شاباش!

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات

۱. سلام کی کچھ فضیلتیں بیان کریں؟
۲. سلام کرنے اور جواب دینے کا کیا حکم ہے؟
(سلام کرنا سنت اور جواب دینا واجب ہے۔)
۳. سلام کرنا کس کے ذمہ ہے؟
(آنے والے کے ذمہ ہے۔)
۴. سلام میں پہل کرنے کا کیا حکم ہے اور کیا فضیلت ہے؟
(پہل کرنا مستحب ہے، ایسے شخص کو دس نیکیاں زیادہ ملیں گی اور وہ تکبر کرنے اور تعلقات توڑنے والا نہ ہو گا۔)
۵. کس کس کو سلام کرنا چاہیے؟
(جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں کو سلام کرنا چاہیے۔)
۶. کون کس کو سلام کرے؟
(چھوٹے بڑوں کو اور آنے والا جن لوگوں کے پاس آئے ان کو سلام کرے۔)
۷. سلام کس طرح کرنا چاہیے؟
(اونچی آواز سے پورے پورے صاف الفاظ سے کرنا چاہیے۔)

---

(۱) کتاب الاذکار: ص ۲۳۱

❽ جواب کس طرح دینا چاہیے؟

(اونچی آواز سے کہ سلام میں جتنے الفاظ کہے گئے ہیں اس سے زیادہ الفاظ سے جواب دینا چاہیے۔)

❾ کس سلام کو نہیں کرنا چاہیے اور جواب نہیں دینا چاہیے؟

(صرف اشارہ سے الفاظ کے بغیر نہیں کرنا چاہیے۔)

❿ کسی کو سلام بھجوانے اور اس کا جواب دینے کا کیا حکم ہے اور جواب کن الفاظ سے دینا چاہیے؟

(بھجوانا مستحب ہے اور جواب دینا واجب ہے، وعلیک وعلیہ السلام کہہ کر جواب دینا چاہیے۔)

☆☆......☆☆

مصافحہ کے آداب

پیارے بچو! سلام کے ساتھ مصافحہ بھی کرنا چاہیے۔ مصافحہ کرنا سنت ہے۔ [۱] مصافحہ سے سلام مکمل ہوتا ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب صحابہ سے ملتے تو مصافحہ کرتے تھے۔ پیارے بچو! مصافحہ کرنا دین میں بہت پسندیدہ ہے اس سے بھی آپس میں محبت بڑھتی ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مصافحہ کے بہت سے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ ہم آپ کو مصافحہ کے فضائل بتاتے ہیں۔

مصافحہ کی فضیلت

حدیث میں ہے کہ جب مسلمان ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور مصافحہ کرتا ہے تو ان کا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا ہے، یعنی سب ختم ہو جاتے ہیں۔ [۲]

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے: "مصافحہ کیا کرو، اس سے تمہارے دلوں سے بغض اور کینہ نکل جائے گا۔" [۳]

پیارے بچو! آپ نے مصافحہ کی فضیلت واہمیت سن لی اور اب آپ کے دل میں مصافحہ کا شوق پیدا ہوا ہو گا، لیکن ساتھ ہی آپ کے دل میں مصافحہ کا صحیح طریقہ معلوم کرنے کا شوق بھی پیدا ہوا ہو گا اور آپ مصافحہ کا صحیح طریقہ اور آداب جاننے کے لیے بے چین ہوں گے، چلیئے اب ہم آپ کو مصافحہ کے آداب بتاتے ہیں۔ سنیے اور جی ہاں عمل کیجیے۔

مصافحہ کا طریقہ کیا ہے؟

پیارے بچو! مصافحہ ایک ہتھیلی کو دوسری ہتھیلی سے ملانے کو کہتے ہیں لیکن یہ

---

(۱) مرقاة: ۷٤/۹

(۲) ترمذي: ۱۰۲/۲، ابن ماجه: ص ۲٦۳

(۳) ایضًا

ہاتھ ملانا سختی کے ساتھ نہیں ہونا چاہیے[1] کیونکہ مصافحہ تو محبت کے لیے ہوتا ہے اور سختی سے مصافحہ کرنے سے دوسرے کو تکلیف ہوتی ہے تو اس سے محبت کہاں حاصل ہوگی۔ پیارے بچو! اس سے آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ بعض لوگ سختی سے مصافحہ کرتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

مصافحہ کے مختلف آداب

ادب:...... مصافحہ سلام کی تکمیل ہے اس لیے مصافحہ سلام کے ساتھ کرنا چاہیے بغیر سلام کے صرف مصافحہ کرنا صحیح نہیں ہے۔[2]

ادب:...... بعض علماء نے لکھا ہے کہ ایک دوسرے کو سلام کر کے حال احوال پوچھنے تک ہاتھ ملائے رکھنا مصافحہ میں شامل ہے۔[3]

ادب:...... ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مصافحہ کرتے تو جب تک دوسرا ہاتھ نہ چھوڑتا اس وقت تک خود ہاتھ نہیں چھوڑتے تھے۔[4]

ادب:...... مصافحہ دو ہاتھ سے کرنا سنت ہے۔

ادب:...... جب آپ کسی سے ملنے جائیں تو بھی مصافحہ کریں اور جب واپس آنے لگیں تو واپس آتے وقت بھی مصافحہ کریں یہ بھی سنت ہے۔[5]

مصافحہ کرنا کتنی اچھی بات ہے مصافحہ کے بارے میں آپ نے کیا پڑھا اور سنا اور کتنا یاد کیا ذرا ان سوالات کے جوابات دے کر بتائیے۔

☆☆......☆☆

---

(۱) فتوحات ربانیه: ۳۹۲/۵

(۲) ترمذي: ۱۰۲/۲

(۳) فتوحات ربانیه: ۳۹۲/۵

(۴) ابن ماجه: ص ٢٦٤

(۵) کتاب الاذکار للنووي: ص ٢٤١

آزمائشی سوالات

❶ مصافحہ کا کیا حکم ہے؟

(سنت ہے۔)

❷ مصافحہ کرنے کے کیا فضائل ہیں؟

❸ مصافحہ کا کیا طریقہ ہے؟

(ہتھیلی کو ہتھیلی سے نرمی سے ملانا۔)

❹ مصافحہ کے کیا آداب ہیں؟

(① سلام کے ساتھ کرنا ② جب تک دوسرا ہاتھ نہ چھوڑے اس وقت تک ہاتھ ملائے رکھنا ③ دو ہاتھ سے کرنا ④ ملتے جاتے ہوئے واپس آتے ہوئے دونوں وقت کرنا۔)

☆☆......☆☆

مجلس (یعنی لوگوں کے ساتھ مل کر بیٹھنے) کے آداب

پیارے بچو! جب آپ کو گھر میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے تو آپ گھر میں داخل ہونے کے جو آداب ہیں، ان کے ساتھ گھر میں داخل ہوں۔ جو بھی ملے اس کو سلام کریں کیونکہ سلام کرنا ان کا حق ہے، جو آپ کے ذمہ ہے اور خندہ پیشانی سے ملیں۔

اب یہاں آپ اپنے چچازاد، پھوپھی زاد یا دوسرے بھائیوں سے ملیں گے۔ ان کے ساتھ مل بیٹھیں گے۔ اور کچھ گپ شپ لگائیں گے۔ ایسے موقع پر جس میں آپ اپنے رشتہ داروں، دوستوں اور ساتھیوں کے ساتھ مل کر بیٹھیں اس موقع پر بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے ایسا نہ ہو کہ اس موقع کو غفلت میں گزار دیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائیں جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ”جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہوں اور (اس مجلس میں) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر اٹھ گئے ہوں تو وہ ایسے ہیں جیسے مردار گدھے کے پاس سے اٹھے ہوں۔“[۱] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غفلت اور لاپرواہی سے دور رہنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کا شوق رکھنا چاہیے۔[۲]

مجلس میں عام طور پر اِدھر اُدھر کی باتیں ہوتی ہیں اس لیے اس موقع پر خصوصیت سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ مجلس عام طور پر غلطی اور کمی سے خالی نہیں ہوتی ہے۔ اس لیے اب ہم آپ کو مجلس کے آداب بتاتے ہیں تاکہ اس موقع پر بھی ان آداب پر عمل کرنے سے آپ غفلت سے بچے

---

(۱) ابوداؤد: ۲/ ۳۱۰ نسائي في عمل اليوم والليلة، رقم: ۴۰۳

(۲) فتوحات ربانیه: ۶/ ۱۷۴

رہیں اور اللہ تعالیٰ کو راضی کریں۔

مجلس کے دو اہم اصول

پیارے بچو! مجلس کے معاملے میں ایک اصولی بات یعنی بنیادی بات آپ اپنے ذہن میں یہ رکھیں کہ مجلس میں تہذیب اور وقار کی شکل پیدا ہو (یعنی مجلس میں بد تہذیبی بے ادبی بد تمیزی نہ ہو) دوسری بات کہ جتنے لوگ بھی مجلس میں بیٹھیں ان سب کا حق برابر ہو (اور سب کا حق ادا کیا جائے جیسے بڑے چھوٹے بیٹھے ہوں تو چھوٹے بڑوں کا ہر معاملے میں ادب ولحاظ کریں۔ بڑے چھوٹوں کے ساتھ شفقت و محبت سے پیش آئیں اگر ان سے کوئی غلطی ہو تو ان کی صحیح بات کی طرف رہنمائی کریں وغیرہ) جب یہ دو باتیں مجلس میں ہوں گی تو یہ مجلس آپس میں محبت کے بڑھنے کا ذریعہ ہو گی۔ ان ہی دو باتوں کو باقی اور قائم رکھنے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس کے کچھ آداب بتائے ہیں۔ مجلس کے (۳۴) آداب ہیں۔[1]

پیارے بچو! اب غور سے سننے کے لیے تیار ہو جائیے اور جی ہاں! عمل کے لیے بھی تیار ہو جائیے۔ چلئے سنیے۔

مجلس میں اپنی صورت وہیئت درست کر کے جانا چاہیے

ادب:...... اسی طرح جب بھی کسی کے پاس جائیں تو اپنے کپڑے اور صورت شکل ہیئت کو درست کر کے جائیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔[2]

ایک مرتبہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہیں جانے کے لیے گھر سے نکلنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بالوں اور ہیئت کو درست فرمایا اور باہر تشریف لے گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو حضرت عائشہ

---

(۱) سيرة النبي صلى الله عليه وسلم: ٦/ ٣٨٣

(۲) عمل اليوم والليلة ابن سني، رقم: ١٧٣

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "عائشہ! اللہ تعالیٰ (خود بھی) جمیل ہیں خوبصورتی کو پسند فرماتے ہیں (اس لیے) جب آدمی اپنے بھائیوں سے ملنے کے لیے جائے تو تیار ہو کر جائے۔"[1]

مجلس میں سب سے پہلے سلام کرنا

ادب:...... پیارے بچو! جب آپ مجلس میں جائیں تو سب سے پہلے سلام کریں پھر بعد میں بات کریں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس طرح کرنے کا حکم فرمایا ہے یہاں تک کہ کوئی اگر سلام کرنے سے پہلے بات کرے تو اس سے بات کرنے کو منع فرمایا ہے۔[2] اس لیے سب سے پہلے سلام کرنا چاہیے۔

ادب:...... اگر مجلس میں لوگ باتوں میں مشغول ہوں تو پھر سلام نہیں کرنا چاہیے، بلکہ خاموشی سے بیٹھ جانا چاہیے، پھر جب وہ لوگ توجہ کریں تو سلام کرنا چاہیے۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ لوگ بات کر رہے ہوں اور آپ ان کو سلام کر کے پریشان کریں یہ اچھی بات نہیں ہے۔[3]

ادب:...... مجلس میں داخل ہوتے وقت ایک سلام کرنا کافی ہے، اسی طرح اگر بعض لوگوں کو خاص کر کے سلام کریں تو بھی صحیح ہے۔[4]

جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جانا چاہیے

ادب:...... جب مجلس میں جائیں تو جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جانا چاہیے۔ بیٹھے ہوئے لوگوں کو پھلانگ کر آگے جا کر نہیں بیٹھنا چاہیے۔ یہ بہت ہی بری بات ہے اس سے دوسرے مسلمان بھائیوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ حدیث میں ایسا کرنے سے ڈرایا گیا

---

(۱) ابن سني عمل اليوم والليلة، رقم: ۱۷۳
(۲) طبراني في "معجم اوسط": ۱۳٦/۱
(۳) آداب معاشرت: ص ۴۱
(۴) كتاب الاذكار للنووي: ص ۲۴۰، فتح الباري: ۱۴،۱۱/۱۱

ہے کہ "اس نے جہنم پر جانے کا پل بنالیا ہے۔"[۱] اس سے بہت بچنا چاہیے۔ مسلمان کو پھلانگنا بڑی بے ادبی ہے علماء نے لکھا ہے کہ اس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اور ایسا کرنے والوں میں غرور اور تکبر پیدا ہوتا ہے۔[۲]

دوسرے آنے والے کے لیے جگہ بنانا چاہیے

ادب:......اگر آپ مجلس میں پہلے سے بیٹھے ہوں اور کوئی دوسرا ساتھی آئے تو آپ کو اس کے لیے جگہ بنانی چاہیے اور اکرام میں تھوڑا سا ہٹ کر جگہ کشادہ کرنی چاہیے۔ یہ مسلمان کا حق اور اکرام ہے اور اس سے محبت بڑھتی ہے۔ پیارے بچو! ہم آپ کو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک واقعہ سناتے ہیں غور سے سنیے۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک صحابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے ذرا سا ہٹ گئے اور ان صحابی کے لیے جگہ بنائی۔ انہوں نے پوچھا: "یارسول اللہ! جگہ تو پہلے سے موجود تھی آپ نے کیوں جگہ بنائی؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسلمان کا حق ہے کہ جب وہ اپنے بھائی کو (مجلس میں آتا ہوا) دیکھے تو ہٹ جائے" (یعنی ہٹ کر اس کے لیے جگہ بنائے)۔[۳]

پیارے بچو! آپ نے یہ واقعہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان صحابی کے لیے جگہ بنائی تو ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے ساتھیوں کے لیے جگہ بنائیں تاکہ مسلمان کے اکرام کا ثواب اور ایک سنت پر عمل کرنے کا بھی ثواب ملے۔

مجلس کون سی بہتر ہے؟

ادب:...... مجلس کشادہ ہونی چاہیے، ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

(۱) ترمذي: ۱/۱۱٤، ابن ماجه: ص ۷۸

(۲) سيرة النبي صلى الله عليه وسلم: ٦/۲۸۳

(۳) شعب الايمان: ٦/٤٦۸، طبراني في "المعجم الكبير": ۲۲/۹۵

"بہترین مجلس وہ ہے جو کشادہ ہو۔"[۱]

ادب:...... اچھا ہے کہ قبلہ رخ بیٹھیں۔[۲] کیونکہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "بہترین مجلس وہ ہے جس میں لوگ قبلہ رخ بیٹھیں۔"[۳]

ادب:...... آنے والے کو کشادہ بٹھانا اس کو تکیہ پیش کرنا چاہیے۔[۴]

مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور درود شریف پڑھنا چاہیے

ادب:...... مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف ضرور پڑھنا چاہیے تاکہ یہ مجلس قیامت کے دن حسرت و افسوس کا سبب نہ بنے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔[۵]

مجلس میں بدبودار چیز کھا کر نہیں جانا چاہیے

ادب:...... جب آپ محفل و مجلس میں جائیں تو کچی پیاز، لہسن کھا کر نہ جائیں اگر کھا لیا ہو تو منہ صاف کر کے بدبو دور کر کے جانا چاہیے۔ اسی طرح جسم سے بھی بدبو نہیں آنی چاہیے۔ جب بھی کہیں جائیں پہلے ان چیزوں کو ضرور دیکھ لیں۔[۶]

لوگوں کے درمیان راستہ بنانے کا طریقہ

ادب:...... اگر آگے جانے کی ضرورت ہو تو دوسرے ساتھیوں سے اجازت لیتے ہوئے اور راستہ بناتے ہوئے جانا چاہیے۔ راستہ بنانے کے لیے ہاتھ کو استعمال کرنا چاہیے۔ پاؤں سے جگہ بنانا اور پاؤں مارتے ہوئے جانا بہت بری بات ہے اور مسلمانوں کی بے اکرامی ہے۔ اس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ ہاتھ سے جگہ بنا

---

(۱) ادب المفرد: ص ۲۹۱

(۲) ادب المفرد: ص ۲۹۱

(۳) حاکم: ٤/ ۳۰۰، سنن کبري بيهقي: ۷/ ۲۷۲

(۴) ادب المفرد: ص ۳۰۲

(۵) احمد: ۲/ ٤٨٤

(۶) بهشتي زيور باضافه: ص ۵۱۷

کر آگے نکلتے ہوئے کسی کو پاؤں لگ جائے تو بے پروائی سے آگے نہیں بڑھنا چاہیے بلکہ جس کو پاؤں لگ گیا ہے اس سے معافی مانگنی چاہیے کہ بھائی معاف کیجیے گا غلطی سے لگ گیا ہے۔

ادب:...... اگر کوئی مجلس سے اٹھ کر (کسی ضرورت کی وجہ سے) جائے تو اگر وہ واپس آئے تو وہ اپنی جگہ پر بیٹھنے کا حقدار ہے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ جو شخص مجلس سے اٹھ کر جائے تو دوبارہ واپس آنے پر وہ وہیں اپنی جگہ پر واپس بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔(۱) اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی بھائی کسی ضرورت کی وجہ سے جائے تو دوسرے کو اس کی جگہ نہیں بیٹھنا چاہیے اگر یہ سمجھ کر وہ واپس نہیں آئے گا بیٹھ جائے تو اس کے واپس آنے پر اس کو جگہ دینی چاہیے۔

کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہیں بیٹھنا چاہیے

ادب:...... اگر آپ مجلس میں آئیں وہاں پہلے سے کوئی بیٹھا ہوا ہو تو اس کو اٹھا کر خود اس کی جگہ بھی نہیں بیٹھنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔(۲)

اس سے اپنے آپ کو لوگوں سے اونچا سمجھنے کا مرض پیدا ہوتا ہے اور دوسرے کے دل میں اس کے لیے نفرت پیدا ہوتی ہے (اس لیے ایسا کرنے سے خوب بچنا چاہیے)۔(۳)

لوگوں کے درمیان نہیں بیٹھنا چاہیے

ادب:...... اسی طرح جب لوگ حلقہ لگائے بیٹھے ہوں یعنی دائرے کی شکل میں بیٹھے ہوں تو ان کے درمیان میں جا کر نہیں بیٹھنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے رحمت الٰہی سے دور ہونے کی بددعا فرمائی ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے

---

(۱) مسلم: ۲/ ۲۱۷، ابوداؤد: ۲/ ۳۱۰

(۲) ابن ماجہ: ص ۲٦٦

(۳) سيرة النبي صلي الله عليه وسلم: ٦/ ٣٨٣

سے لوگوں کا آپس میں جو ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے تعلق تھا اور توجہ تھی وہ ختم ہو جاتی ہے اب بعض لوگوں کی طرف اس کی پیٹھ اور بعض کی طرف اس کا چہرہ ہو گا ویسے بھی یہ بعض مسخرے قسم کے لوگوں کی عادت ہوتی ہے اس سے بچنا چاہیے۔ (۱)

دو آدمیوں کے درمیان نہیں بیٹھنا چاہیے

ادب: ...... مجلس میں اگر دو آدمی پہلے سے بیٹھے ہوں تو ان کے درمیان میں جا کر نہیں بیٹھنا چاہیے۔ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے ہاں اگر بیٹھنا ہو تو ان کی اجازت لینی چاہیے۔ (۲) کہ بھائی اگر اجازت ہو تو میں یہاں بیٹھ جاؤں؟

راستوں اور دروازوں پر نہیں بیٹھنا چاہیے

ادب: ...... راستوں اور دروازوں پر بھی نہیں بیٹھنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ (۳) اس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ بعض بچے گلی کے کونوں پر اور راستوں میں بیٹھتے ہیں، یہ اچھی بات نہیں ہے بلکہ وقار کے خلاف ہے۔ صحابہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے اجازت دی تھی کہ ان کے گھروں میں بیٹھنے کی جگہ نہیں تھی اگر مجبوری کی وجہ سے بیٹھیں تو راستے کے ان حقوق کو ادا کریں: ① نگاہ نیچی رکھنا ② راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا ③ سلام کا جواب دینا ④ نیکی کا حکم کرنا، بری باتوں سے منع کرنا ⑤ راستہ بتانا ⑥ مصیبت زدہ کی مدد کرنا۔ (۴)

اندھیرے میں نہیں بیٹھنا چاہیے

ادب: ...... پیارے بچو! جہاں اندھیرا ہو وہاں بھی نہیں بیٹھنا چاہیے۔ ہمارے

---

(۱) سيرة النبي صلى الله عليه وسلم: ٦/ ٣٨٣

(۲) ابوداؤد: ٢/ ٣٠٩، ترمذي: ٢/ ١٠٤

(۳) مسلم: ٢/ ٢١٣

(۴) سيرة النبي: ٦/ ٣٨٤

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اندھیرے میں نہیں بیٹھتے تھے۔ (۱)

آدھے دھوپ اور آدھے چھاؤں میں نہیں بیٹھنا چاہیے

ادب:...... اسی طرح آدھے دھوپ میں اور آدھے چھاؤں میں بھی نہیں بیٹھنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ (۲)

کسی کی طرف پیر پھیلا کر نہیں بیٹھنا چاہیے

ادب:...... پیارے بچو! اسی طرح جب آپ مجلس میں بیٹھیں تو کسی کی طرف پیر پھیلا کر نہیں بیٹھنا چاہیے۔ مسلمان کا اکرام ہر حالت میں ضروری ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مجلس میں بیٹھتے تو کبھی بھی کسی کی طرف پیر پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے۔ (۳)

کسی کی بات کاٹنی نہیں چاہیے

ادب:...... اگر مجلس میں کوئی بات کر رہا ہو تو اس کی بات کاٹ کر اپنی بات نہیں کرنی چاہیے بلکہ ان بھائی کی بات پوری ہونے کا انتظار کرنا چاہیے پھر اپنی بات کرنی چاہیے۔ اگر بات کرنا بہت ہی ضروری ہو تو ان بھائی سے پہلے اجازت لینی چاہیے پھر بات کرنی چاہیے۔ یوں کہنا چاہیے "بھائی! معاف کیجیے مجھے ذرا جلدی ہے، یا کوئی مجبوری ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنی بات کر لوں بعد میں آپ اپنی بات کر لیجیے گا۔" اس کے بعد اگر وہ اجازت دیں تو ٹھیک ہے ورنہ پھر ان کی بات کے ختم ہونے کا انتظار کرنا چاہیے۔

مجلس میں سرگوشی نہیں کرنی چاہیے

ادب:...... مجلس میں بیٹھ کر آپس میں کانا پھوسی بھی نہیں کرنا چاہیے۔ اس سے

---

(۱) مسند بزار مجمع الزوائد: ۶۱/۸، طبقات ابن سعد: ۳۸۷/۱

(۲) ابن ماجه: ص ۲٦٤

(۳) ابن ماجه: ص ۲٦٤

دوسرے لوگوں کو ایسا لگتا ہے کہ جیسے آپ ان ہی کے بارے میں کچھ بات کر رہے ہوں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی برائی بیان کی ہے۔ (۱)

مجلس کی باتیں امانت ہیں

ادب:...... مجلس کی باتیں راز ہوتی ہیں اس کو دوسروں کے سامنے نہیں بیان کرنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجالس امانت ہیں" یعنی جو باتیں مجلس میں ہوتی ہیں وہ امانت ہیں دوسری جگہ نہیں بیان کرنی چاہیے۔ (۲)

ساتھیوں کی کمی نہیں نکالنا چاہیے

ادب:...... ساتھیوں میں سے کسی کی بات میں برائی یا کوئی کمی نہیں نکالنا چاہیے۔ اگر کسی کی بات غلط ہو اور آپ کو صحیح بات معلوم ہو تو موقع کی مناسبت دیکھ کر نرمی سے صحیح بات بتانی چاہیے۔

کسی کی غیبت نہیں کرنا چاہیے

ادب:...... مجلس میں کسی بھائی کی غیبت نہیں کرنی چاہیے۔ پیارے بچو! غیبت کرنا بہت ہی بری بات ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہت ناراض ہوتے ہیں۔ یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ گناہ ایسا ہے جیسا کہ اپنے مردار بھائی کا گوشت کھانا برا ہے۔ (۳) آدمی کی نیکیاں اس آدمی کے پاس چلی جاتی ہیں جس کی غیبت کی ہو توبہ توبہ کیسی بری بات ہے کہ اتنی محنت مشقت کر کے نیکیاں حاصل کریں اور اپنی ساری کمائی دوسرے کو دے دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے بچائے۔

غیبت کی تعریف

پیارے بچو! آپ سوچ رہے ہوں گے کہ غیبت کیا ہے، جو اتنی بری چیز ہے؟

---

(۱) سورۃ مجادلہ: آیت نمبر ۲۰ سيرة النبي صلي الله عليه وسلم: ۳۸۵/٦

(۲) سيرة النبي صلي الله عليه وسلم: ۳۸۵/٦

(۳) سورۃ حجرات: آیت ۱۲

اگر ہم کو معلوم ہو جائے تو ہم بھی اس سے بچیں اپنا نقصان نہ کریں۔ چلیں ہم آپ کو غیبت کے بارے میں بتاتے ہیں کہ غیبت کیا ہے تاکہ آپ کے لیے اس سے بچنا آسان ہو۔ پیارے بچو! کسی مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی کسی طرح بھی برائی کرنا غیبت کہلاتا ہے۔ چاہے زبان سے، ہاتھ سے یا آنکھ کے اشارے سے کسی طرح بھی کسی کی برائی کی جائے، وہ سب غیبت ہے۔ (۱)

اگر وہ برائی جو بیان کی ہے اس بھائی میں نہ ہو تو اس کو "بہتان" کہتے ہیں یہ تو اور بھی بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہت ناراض ہوتے ہیں۔

غیبت کا سننا بھی جائز نہیں ہے

ادب:......پیارے بچو! جس طرح غیبت کرنا جائز نہیں اسی طرح غیبت کا سننا بھی جائز نہیں۔ اگر آپ کے سامنے کوئی کسی کی غیبت کرے تو آپ کو چاہیے کہ اس کو روکیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت کی حفاظت کی (یعنی اس کے سامنے کسی مسلمان بھائی کی غیبت کی گئی) اور اس نے اس کو رد کر دیا تو یہ حفاظت کرنا اس کے لیے جہنم سے حفاظت کا ذریعہ ہو گا۔ (۲)

سنا بچو! آپ نے غیبت نہ سننا کتنی اچھی بات ہے۔ بعض بچے غیبت کرنے والے کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں یہ تو بہت ہی بری بات ہے، اس سے بہت بچنا چاہیے۔ بچو! ہم آپ کو غیبت سے بچنے کا طریقہ بتاتے ہیں۔

غیبت سے بچنے کا طریقہ

غیبت سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر آپ غیبت کرنے والے کو روک سکیں تو روک دیں۔ ہم آپ کو ایک بزرگ کے بارے میں بتاتے ہیں جب کوئی ان کے

---

(۱) کتاب الاذکار: ص ۳۱۸، ۳۱۹

(۲) مصنف ابن ابی شیبہ: ۵/ ۲۳۰

سامنے غیبت کرنے لگتا تو وہ اس کو یہ کہہ کر روک دیتے کہ ”بس بھائی اس کی ضرورت نہیں ہے۔“ یہ ایک اچھا طریقہ ہے۔

اگر آپ روک نہ سکیں تو دل سے ضرور اس کی بات کا انکار کریں کہ وہ بھائی جن کے بارے میں یہ بات کہہ رہے ہیں ایسے نہیں ہیں۔ اسی طرح کوئی اچھا بہانہ بنا کر اٹھ کر چلے جائیں۔ اگر مجلس سے اٹھ کر نہ جا سکیں تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں یا کوئی دوسری بات سوچنے میں لگ جائیں۔ (۱)

غیبت کا کفارہ

پیارے بچو! اگر کبھی غلطی سے آپ سے غیبت ہو جائے تو اس گناہ کے معاف ہونے کا طریقہ بھی ہمیں بتایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دین میں کتنی آسانی رکھی ہے۔ چلئے غیبت کے معاف ہونے کا طریقہ سنیئے وہ یہ ہے کہ آپ نے جس بھائی یا بہن کی غیبت کی ہے اگر یہ بات ان کو معلوم ہو گئی ہو تو اللہ تعالیٰ سے بھی معافی مانگیں اور ان بھائی سے بھی معافی مانگیں۔ اگر ان کو یہ بات معلوم نہیں ہوئی ہے تو آپ خود ہی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں حدیث میں ان بھائی کے لیے استغفار کرنا بھی آیا ہے۔ (۲)

مجلس میں کان وغیرہ صاف نہیں کرنا چاہیے

ادب:......پیارے بچو! بعض بچوں میں ایک بری عادت یہ ہوتی ہے کہ وہ مجلس میں بیٹھے ہوئے کبھی ناک اور کبھی کان میں انگلی ڈالتے ہیں اور ناک صاف کرنے لگتے ہیں۔ یہ بہت ہی بری بات ہے، اس سے لوگوں کو کراہیت ہوتی ہے۔ لوگوں کو تکلیف دینا تو بہت ہی بری بات ہے۔ اگر ناک کان صاف کرنے کی ضرورت ہو تو مجلس سے جا کر تنہائی میں صاف کرنا چاہیے۔

---

(۱) کتاب الاذکار: ص ۳۱۷

(۲) فتوحات ربانیہ: ۱۵/۷

ادب:...... بعض بچے مجلس میں بیٹھے ہوئے کبھی بغل میں ہاتھ ڈال کر کھجاتے ہیں، کبھی پیٹ یا تلوے ملتے رہتے ہیں۔ یہ بھی بہت بری عادت ہے۔ اس کے بعد لوگوں سے ہاتھ بھی ملاتے ہیں یہ لوگوں کو ناپسند ہوتا ہے۔ پیارے بچو! آپ اس بات کو اس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ اگر کوئی آپ سے اس طرح ہاتھ ملائے تو آپ کو کیسا لگے گا؟ اس لیے پیارے بچو! ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ مسلمان کی تو خوبی ہی یہی ہے کہ وہ جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہ اپنے بھائی کے لیے بھی پسند کرتا ہے۔

ادب:...... پیارے بچو! بعض بچے ناک صاف نہیں کرتے ہیں بلکہ وہیں بیٹھے بیٹھے سڑ سڑ کرتے رہتے ہیں۔ یہ بھی بہت بری بات ہے۔ اس سے بھی لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ ایسا کرنے کے بجائے ناک صاف کر کے آنا چاہیے۔

مجلس میں اِدھر اُدھر نہیں دیکھنا چاہیے

ادب:...... بعض بچوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب کسی کے گھر میں جا کر بیٹھتے ہیں گھر میں اِدھر اُدھر دیکھتے ہیں۔ پیارے بچو! یہ بہت بری بات ہے اِدھر اُدھر نہیں دیکھنا چاہیے بلا وجہ اِدھر اُدھر دیکھنا اچھی بات نہیں ہے یہ آدمی کے وقار کے بھی خلاف ہے۔

اس پر ہم آپ کو ایک قصہ سناتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک آدمی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے ان کے ساتھ ایک آدمی بھی ہو لیا۔ جب یہ لوگ اجازت لے کر گھر میں داخل ہوئے تو ان کا ساتھی اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اس کو دیکھا تو فرمایا: ”(ایسا کرنے سے) تیری آنکھیں پھوڑ دی جائیں تو بہتر تھا۔“(۱)

دیکھا بچو! آپ نے اس قصہ سے بھی معلوم ہوا کہ اِدھر اُدھر نہیں دیکھنا چاہیے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیسی سخت بات فرمائی۔ ہمیں امید ہے کہ آپ ایسا کرنے سے بچیں گے۔

---

(۱) ادب المفرد: ۳۳۳

مجلس سے واپسی پر سلام کرنا چاہیے

ادب:...... جب مجلس سے اٹھ کر جانے لگیں تو سلام کر کے جانا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی حکم فرمایا ہے۔ (۱)

ادب:...... جب مجلس سے اٹھنے لگے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

"سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ."

پیارے بچو! جو بھی مجلس سے اٹھتے وقت یہ دعا پڑھے تو اللہ اس مجلس کی کمی کوتاہی اور گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ (۲)

پیارے بچو! آپ نے ان سارے آداب پر عمل کرنے کی نیت تو کرلی ہوگی اب ذرا ان سوالات کے جوابات بھی اچھے بچوں کی طرح بتادیں۔ شاباش!

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات

❶ مجلس کے دو اہم اصول کیا ہیں؟

(مجلس میں بے ادبی اور بد تہذیبی نہ ہو اور جتنے لوگ بیٹھے ہوں ان کے حقوق ادا ہوں۔)

❷ مجلس میں کیا کام کرنے چاہیے؟

(اپنی صورت اور ہیئت درست کر کے جانا چاہیے، سب سے پہلے سلام کرنا چاہیے، جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جانا چاہیے، آنے والوں کے لیے جگہ بنانا چاہیے، مجلس کشادہ ہونی چاہیے، بیٹھنے والوں کا رخ قبلہ کی طرف ہونا چاہیے، مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا چاہیے مجلس سے واپسی پر سلام کر کے آنا چاہیے۔)

❸ مجلس میں کن چیزوں سے بچنا چاہیے؟

---

(۱) ابوداؤد: ۳۵۱/۲

(۲) ترمذي: ۱۸۱/۲

(بدبو دار چیز کھا کر نہیں جانا چاہیے، بیٹھنے والوں کو پاؤں مارتے ہوئے آگے نہیں جانا چاہیے، کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہیں بیٹھنا چاہیے، لوگوں یا دو آدمیوں کے درمیان نہیں بیٹھنا چاہیے، راستوں اور دروازوں پر نہیں بیٹھنا چاہیے، اندھیرے میں آدھی دھوپ آدھی چاؤں میں اور کسی کی طرف پیر پھیلا کر نہیں بیٹھنا چاہیے، کسی کی بات نہیں کاٹنی چاہیے، سرگوشی نہیں کرنی چاہیے، مجلس کی باتیں دوسروں کو نہیں بتانا چاہیے، ساتھیوں کی کمی نہیں نکالنا چاہیے، کسی کی غیبت نہیں کرنی چاہیے اور مجلس میں ناک کان صاف نہیں کرنا چاہیے مجلس میں ادھر ادھر نہیں دیکھنا چاہیے۔)

❹ غیبت اور بہتان میں کیا فرق ہے؟

(کسی مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی بیان کرنا غیبت کہلاتا ہے اگر وہ برائی اس بھائی میں نہ ہو اس کو بیان کرنا بہتان کہلاتا ہے۔)

❺ کوئی کسی کی غیبت کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

(غیبت کرنے والے کو روکنا اور اپنے بھائی کی حفاظت کرنا چاہیے۔)

❻ غیبت سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟

❼ غیبت کے گناہ کی معافی کا کیا ذریعہ ہے؟

❽ مجلس سے واپسی پر کیا کرنا چاہیے اور کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟

☆☆......☆☆

بڑوں کی مجلس کے آداب

پیارے بچو! بچوں کو بڑوں کی محفل میں نہیں بیٹھنا چاہیے۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے بیٹھنا پڑے تو اس میں کچھ آداب کا خیال رکھنا چاہیے۔ یہاں ہم آپ کو (٦) آداب بتاتے ہیں۔

ادب:...... بڑوں کے ساتھ بیٹھیں تو خاموش بیٹھیں۔

ادب:...... جب بڑے بات کر رہے ہوں تو ان سے نہ تو کوئی بات پوچھنی چاہیے اور نہ ہی درمیان میں بولنا چاہیے۔

ادب:...... بڑوں کی باتوں میں دخل نہ دیں۔ ہم آپ کو ایک واقعہ سناتے ہیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا: ''کون سا درخت ایسا ہے جو انسان کی طرح ہے۔'' صحابہ نے مختلف درختوں کے نام لیے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی جواب دیا اور فرمایا: ''وہ درخت کھجور کا درخت ہے۔'' اس مجلس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بڑے صحابی تھے وہ اپنے صاحبزادے عبداللہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ جب مجلس ختم ہوئی تو سب لوگ واپس جانے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اپنے صاحبزادے کے ساتھ گھر واپس جانے لگے۔ راستے میں عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد صاحب سے عرض کیا: ''ابا جان! مجھے معلوم تھا کہ وہ درخت کھجور کا درخت ہے۔ مگر میں تمام بیٹھنے والوں میں چھوٹا تھا، اس لیے میں نے جواب نہیں دیا'' (یعنی بڑوں کے ادب کی وجہ سے خاموش رہا)۔[1]

پیارے بچو! دیکھا آپ نے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑوں کی مجلس میں بیٹھنے کے باوجود بڑوں کی باتوں میں دخل نہیں دیا اور ادب کی وجہ سے

---

(۱) بخاري: ١٤/١

خاموش بیٹھے رہے اچھے بچے ایسا ہی کرتے ہیں۔ آپ بھی ایسا ہی کریں گے نا۔

ادب:...... جب چند لوگ کوئی بات کرنا چاہیں ان میں چھوٹے بڑے ہوں تو بڑے کو بات کرنا چاہیے چھوٹے کو بات شروع نہیں کرنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو بھائی آئے اور چھوٹے بھائی نے بات شروع کر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بڑے کو بات کرنے دو۔"(۱)

ادب:...... اگر کوئی ضرورت ہو اور کوئی بات پوچھنی ہو تو ایک مرتبہ پوچھیں اور جواب کا انتظار کریں۔ بار بار پوچھ کر تنگ نہ کریں۔

ادب:...... ان کی سنی ہوئی بات کسی اور کو نہیں بتانی چاہیے۔

ادب:...... بڑوں کے پاس بیٹھ کر پاؤں لمبے نہیں کرنے چاہئیں۔ یہ بہت بری بات ہے۔

ادب:...... اسی طرح اگر بڑے نیچے بیٹھے ہوں تو بچوں اور چھوٹوں کو اوپر نہیں بیٹھنا چاہیے۔ جیسے بڑے نیچے بیٹھے ہوں تو ان کے سامنے چارپائی، کرسی یا صوفے وغیرہ پر نہیں بیٹھنا چاہیے۔ یہ بڑوں کے ادب کے خلاف ہے۔

شاباش بچو! ان تھوڑے سے سوالات کے جواب دیجیے۔

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات

1. بڑوں کی مجلس میں کن آداب کا خیال کرنا چاہیے؟

(خاموش بیٹھنا، ان کی باتوں میں دخل نہ دینا، چھوٹوں کو بات میں پہل نہ کرنا، بار بار کسی بات کو نہ پوچھنا، ان کی باتوں کو دوسروں کو نہ بتانا، ان سے اوپر نہ بیٹھنا، ان کے سامنے پیر لمبے نہ کرنا۔)

---

(۱) ادب المفرد: ۹۸

بات کرنے کے آداب

بات کرنا کتنی بڑی نعمت ہے

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں انسان بنایا اور بولنا سکھایا۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ رحمن میں اپنی بہت ساری نعمتوں کو بیان فرمایا ہے۔ ان نعمتوں میں سے ایک نعمت بولنا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے دل کی بات کہنا سکھایا ہے۔ پیارے بچو! آپ نے بعض لوگوں کو دیکھا ہو گا کہ وہ بول نہیں سکتے ان کو اپنے دل کی بات بتانے میں کتنی مشکل ہوتی ہے۔

اسی طرح آپ نے چھوٹے بچوں کو روتے ہوئے دیکھا ہو گا۔ ان بے چاروں کو جو تکلیف ہوتی ہے، وہ بتا نہیں سکتے ہیں۔ صرف اندازے اور علامات سے ان کی بات سمجھی جاتی ہے۔

پیارے بچو! ایسی بڑی نعمت جس سے آپ اپنی بات کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری باتیں بھی کر سکتے ہیں اور یہ پیاری باتیں دوسروں تک پہنچا سکتے ہیں۔ اس لیے ہمارے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اتنی بڑی نعمت کا شکریہ ادا کریں۔ شکریہ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے دین کی بات کریں اور لوگوں کو اچھی اچھی باتیں بتائیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کے مطابق عمل کریں۔ ہم آپ کو بات کرنے کے آداب بتاتے ہیں۔ غور سے سنیے اور عمل کیجیے۔ بات کرنے کے (۱۵) آداب ہیں۔

خاموش رہنا اچھی بات ہے

ادب: ......پیارے بچو! سب سے اچھی بات تو خاموش رہنا ہی ہے۔ زیادہ بولنا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بڑے صحابی ہیں وہ فرماتے ہیں: "فضول باتیں کرنے میں کوئی خیر نہیں ہے۔"[1] آدمی جب بات کرتا

---

(۱) ادب المفرد: ص ۳۳۴

ہے تو غلط صحیح سب کچھ ہی بولتا ہے۔ اسی لیے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو خاموش رہا وہ کامیاب ہوا۔"(۱) لقمان حکیم ایک بزرگ گذرے ہیں۔ ان کی نصیحتیں بڑی مشہور ہیں قرآن پاک میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کی نصیحتیں بیان فرمائی ہیں۔ انہوں نے اپنے بیٹے کو ایک نصیحت یہ بھی کی کہ بیٹا! بولنا اگر چاندی ہے تو خاموش رہنا سونا ہے۔(۲) بات صرف ضرورت کے وقت ہی کرنی چاہیے۔

بولنے سے پہلے سوچ لینا چاہیے

ادب:...... جب بھی بولیں پہلے سوچ لیں دینی یا دنیاوی فائدہ ہے یا نہیں پھر اگر ضرورت ہو تو بات کریں ورنہ خاموش رہیں۔ اس کی عادت ڈالیں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بغیر ضرورت کے بات نہیں کرتے تھے۔(۳) پیارے بچو! ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔

آہستہ آواز سے بات کرنا چاہیے

ادب:...... بچو! جب بات کریں تو آہستہ آواز سے بات کریں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چیخنا پسند نہیں تھا۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آہستہ آواز سے بات کرنا پسند تھا۔(۴)

اس لیے بچو! آپ کو بھی چاہیے کہ آہستہ بولنے کی عادت ڈالیں چیخ کر بات کرنا بہت ہی بری بات ہے۔ اگر چیخنے میں کوئی اچھائی ہوتی تو گدھے کی آواز سب سے اچھی ہوتی مگر اس کی آواز بہت ہی بری ہوتی ہے۔ اس لیے آہستہ بولنا چاہیے۔ خصوصاً بچیوں کو تو اور بھی آہستہ آواز میں بات کرنی چاہیے کیونکہ بچیوں کی آواز کا باہر جانا بہت ہی برا ہے۔ اگر بچپن سے عادت نہیں بنائی جائے تو بعد میں بہت مشکل ہوتی

---

(۱) ترمذي: ۲/۷۷

(۲) حلية: ۳/۳۳۷

(۳) شمائل ترمذي: ١٤

(۴) طبراني في "الكبير": ۸/۱۷۷

ہے۔

جس سے بات کریں اس کی طرف متوجہ ہو کر بات کرنی چاہیے

پیارے بچو! جب آپ کسی سے بات کر رہے ہوں تو اس کی طرف پوری توجہ کریں ایسا نہ ہو کہ بات کسی سے کر رہے ہوں اور توجہ دوسرے کی طرف ہو۔ یہ بہت بری بات ہے اس سے مسلمان کو تکلیف ہوتی ہے وہ دل میں سوچتا ہے کہ انہوں نے مجھے اہمیت نہیں دی اور مجھ سے بے توجہی سے بات کی۔ اس لیے اس سے بچنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سے بات کرتے تو جب تک وہ توجہ نہیں ہٹاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی کی طرف متوجہ رہتے تھے۔ (۱)

اسی طرح اگر آپ چند لوگوں سے بات کر رہے ہوں تو سب کی طرف متوجہ ہو کر بات کریں کسی ایک کی طرف متوجہ ہو کر بات نہیں کرنا چاہیے۔ (۲)

اگر کسی ایک کی طرف توجہ کی جائے تو جن لوگوں کی طرف توجہ نہیں کی جائے ان کو برا لگتا ہے۔ یہ اکرام کے خلاف ہے کہ کسی سے ایسا سلوک کیا جائے جو اس کو برا لگے اور اس کو برا ماننے کا موقع ملے۔ اس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ بعض لوگوں کو بعض لوگوں پر فضیلت و ترجیح دی جو ایذائے مسلم ہونے کی وجہ سے منع ہے۔ اس لیے اس سے بچنا چاہیے۔

صاف صاف بات کرنا چاہیے

ادب: ......پیارے بچو! بات صاف صاف اور علیحدہ علیحدہ کرنی چاہیے تاکہ سننے والے کو بات آسانی سے سمجھ میں آجائے ایسا نہ ہو کہ بات جلدی جلدی کرنے کی وجہ سے الفاظ ایک دوسرے میں مل جائیں اور سمجھنا مشکل ہو جائے اور سننے والے کو پریشانی ہو۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بات اتنی صاف صاف فرماتے تھے

---

(۱) ابن ماجہ: ص ۲٦٤

(۲) ادب المفرد: ص ۳۳۳

کہ اگر کوئی الفاظ گن لینا چاہے تو گن سکتا تھا۔[۱] یعنی آپ کی بات میں ایک ایک کلمہ ایسا الگ الگ اور صاف صاف ہوتا تھا کہ اگر کوئی گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔

نرمی سے بات کرنا چاہیے

ادب:...... نرمی سے بات کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے جب موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس دعوت دینے کے لیے بھیجا تو فرمایا کہ "فرعون سے نرمی سے بات کرنا۔"[۲]

ادب:...... اچھی بات کرنی چاہیے جس سے خود کو بھی فائدہ ہو دوسروں کو بھی فائدہ ہو۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "لوگوں سے اچھی بات کہو۔"[۳]

ضرورت سے زیادہ لمبی بات نہیں کرنا چاہیے

ادب:...... بات کو ضرورت سے زیادہ لمبا بھی نہیں کرنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھے حکم ہے کہ میں مختصر بات کروں۔"[۴] کیونکہ زیادہ لمبی بات سے لوگ اکتا جاتے ہیں اور بات کا اثر بھی ختم ہو جاتا ہے۔[۵]

بری باتیں نہیں کہنی چاہئیں

ادب:...... مجلس میں بیٹھ کر کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہیے جس سے کسی کے لیے طعنہ اور برائی کا مطلب نکلے اور کسی کی تحقیر ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔[۶]

ادب:...... اسی طرح کسی کو برا بھلا نہیں کہنا چاہیے۔ کسی کو برا بھلا یا گالی دینا بہت

---

(۱) شمائل ترمذي: ۱٤

(۲) سورة طه: آيت ٤٤

(۳) بقره: آيت ۸۳

(۴) ابوداؤد: ۳۲۷/۲

(۵) معارف الحديث ايضًا

(۶) سيرة النبي صلي الله عليه وسلم: ۳۹۲/٦

بری بات ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "منافق کی ایک نشانی یہ (بھی) ہے جب وہ جھگڑا کرتا ہے تو گالی دیتا ہے۔"[۱] اس لیے بچو! اس سے بچنا چاہیے۔ اسی طرح ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا بہت بڑا گناہ ہے۔[۲] ایسے ہی کسی کو جانور کہنا یا کسی کو جانور کا نام لے کر پکارنا بہت بری بات ہے۔ بچو! ذرا سوچیں کہ کسی انسان کو اگر یہ کہا جائے کہ آپ اچھے نہیں ہیں تو انسان کو برا لگتا ہے تو جب کسی کو جانور ہی بنا دیں تو اس کو کتنا برا لگے گا پھر کسی انسان کو جانور کہنا بھی کتنی بری بات ہے۔ اس لیے زبان کی حفاظت کرنی چاہیے اسے برے الفاظ کا عادی نہیں بنانا چاہیے۔

ادب:...... اگر غلطی سے کبھی کسی کو کوئی غلط بات کہہ دیں تو فوراً معافی مانگ لینی چاہیے ہم آپ کو ایک بزرگ کا قصہ سناتے ہیں خوب غور سے سنیں۔

بچو! ان بزرگ کا نام سید احمد ہے۔ یہ بہت بڑے بزرگ ہیں ساری زندگی اللہ کے راستے میں گذری اور اللہ تعالیٰ ہی کی راہ میں شہید ہو گئے۔ واقعہ یوں ہوا کہ ان کے ایک خادم تھے میاں عبد اللہ ان سے کچھ غلطی ہو گئی۔ حضرت سید صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے عادت کے خلاف ان کو "مردود" کہہ دیا (یعنی یہ مردود کا لفظ استعمال کرنے کی عادت تو نہیں تھی مگر کہہ دیا) آپ کے ساتھیوں نے پوچھا: "کیا یہ کسی مسلمان کو کہہ سکتے ہیں۔" آپ نے فرمایا "نہیں بھئی یہ تو کسی مسلمان کو نہیں کہنا چاہیے۔" آپ کے ساتھیوں نے کہا: "آپ نے معمول کے خلاف آج میاں عبد اللہ کو کہہ دیا ہے۔" آپ نے میاں عبد اللہ کو بلوایا اور ان سے معافی مانگی اور فرمایا "آئندہ یہ لفظ کبھی کسی کو نہیں کہوں گا۔"[۳]

دیکھا بچو! آپ نے ان بزرگ نے غلطی سے جو بات ان کے منہ سے نکل گئی اس

---

(۱) بخاري: ۱/ ۱۰، مسلم: ۱/ ۵٦

(۲) ترمذي: ۲/ ۹۲

(۳) آپ بیتی: ٦/ ۳۱۹

کے لیے بھی معافی مانگی اور ارادہ کیا کہ آئندہ نہیں کہیں گے۔ اسی طرح ہمیں بھی پہلے تو ایسی بات کہنی نہیں چاہیے اور اگر کہہ لیں تو معافی مانگ لینی چاہیے۔

بڑوں سے بات کرنے کے آداب

ادب:...... اسی طرح بچو! جب آپ امی ابو یا بڑوں سے بات کریں تو انتہائی ادب سے بات کریں۔ پہلے ان کی بات سنیں اور پھر ادب سے اس کا جواب دیں۔

ادب:...... ایسے ہی بچو! بڑوں سے تیز آواز میں بات کرنا، غصہ کرنا اور بے ادبی سے بات کرنا بہت ہی بری بات ہے۔ اچھے بچے بالکل ایسا نہیں کرتے ہیں۔ اگر بڑوں سے کسی غلط فہمی (کسی بات کو غلط سمجھنے) کی وجہ سے کوئی غلطی ہو گئی ہو تو بھی بہت ادب اور نرمی سے ان کو صحیح بات بتانی چاہیے۔ اس کے بعد بھی اگر وہ نہیں سمجھیں تو آپ کو ادب سے خاموش رہنا چاہیے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے ہاں ثواب ملے گا۔

ایسے موقع پر بڑوں کو فوراً جواب دینا بہت ہی بری بات ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ بہت ہی ناراض ہوتے ہیں۔ خاص طور پر والدین سے اس طرح بات کرنا تو بہت ہی بری بات ہے۔ والدین کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے ''اف'' تک کہنے کو منع فرمایا ہے کہ ان کو اس ''اف'' کہنے سے بھی تکلیف ہو گی۔ ''اف'' کی جگہ ان کو جواب دینا تو بہت ہی بری بات ہے، اس سے تو ان کو اور بھی زیادہ تکلیف ہو گی۔ اسی طرح اس کا گناہ بھی زیادہ ہو گا۔ اس لیے اس سے بہت بچنے کی ضرورت ہے۔

پیارے بچو! ایسے موقع پر صرف خاموش رہنا چاہیے اور دل دل میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ! مجھے معاف فرمائیں یہ میرے کسی گناہ کی وجہ سے ہے۔

پیارے بچو! خوب ذہن میں یہ بات بٹھا کر رکھیں کہ اس وقت جب کوئی بڑا امی، ابا، بڑے بھائی جان یا استاد صاحب غصہ کریں تو آپ کی کامیابی ادب سے خاموش رہنے میں ہے۔ اس لیے خاموش رہنے میں ہی کامیابی سمجھنی چاہیے۔ چاہے آپ کو کتنی ہی

مشقت برداشت کرنی پڑے۔ پیارے بچو! آپ کو جتنی مشقت ہوگی اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کو اتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا۔

بعض بچے ایسے موقع پر فوراً فوراً جواب دیتے ہیں اس کو حاضر جوابی اور جرأت کہتے ہیں۔ توبہ توبہ بچو! کتنی بری بات ہے کہ آدمی گناہ کرے اور اس کو اچھا سمجھے یہ تو بہت ہی بری بات ہے۔ بچو! یہ حاضر جوابی نہیں بلکہ بدتمیزی ہے۔ ایسے موقع پر خاموش رہنا ہی ادب ہے اور یہی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہے۔

حاضر جوابی کیا ہے؟

پیارے بچو! ہم آپ کو حاضر جوابی کا مطلب بتاتے ہیں پھر ایسے موقع پر خاموش رہنے والوں کا قصہ سناتے ہیں۔ پیارے بچو! حاضر جوابی اچھی چیز ہے لیکن یہ حاضر جوابی کہاں اچھی چیز ہے، یہ سمجھنے کی ضرورت ہے۔ حاضر جوابی جہاں خیر و بھلائی کا سبب ہو وہاں اچھی چیز ہے۔ جیسے اسکول میں آپ کے استاد صاحب نے آپ کو سبق یاد کرنے کو دیا کہ کل یہ سبق کل یاد کر کے آئیں۔ آپ نے ہر سوال کا جواب یاد کر لیا جہاں استاد صاحب نے کوئی سوال کیا تو آپ نے فورا جواب دے دیا۔

اسی طرح کسی ساتھی کو کوئی سوال یا کوئی اہم بات یاد نہیں آرہی تھی آپ نے فورا اس کو یاد دلادی تو یہ حاضر جوابی اور ذہن کا حاضر رہنا اچھی چیز ہے۔ اب ایسے موقع پر آپ خاموش ہو جائیں ادھر ادھر دیکھنے لگیں یہ اچھی بات نہیں ہے بلکہ ایسے موقع پر استاد صاحب کو سوال کا جواب نہ دینا اور غائب دماغ رہنا بہت بری بات ہے۔

لیکن جہاں حاضر جوابی بری بات کا سبب ہو وہاں بری چیز ہے جیسے آپ اپنے کسی ساتھی کو نیچا کرنے کے لیے حاضر جوابی کا استعمال کریں اور اس کو جواب دیتے رہیں تو یہ اچھی بات نہیں ہے۔ کیونکہ کسی مسلمان کو نیچا کرنا یا شرمندہ کرنا بہت بری

بات ہے اور اللہ تعالیٰ کو بہت ناپسند ہے۔ کسی کو نیچا دکھانے اور ذلیل کرنے سے آدمی خود ہی نیچا اور ذلیل ہوتا ہے۔

آئیے اب ہم آپ کو ایک بزرگ کا قصہ سناتے ہیں۔ بچو! یہ سلطان ناصر الدین کے زمانے کی بات ہے ایک عالم دہلی آئے۔ ان کے علم و فضل کا یہ حال تھا کہ بڑے بڑے عالم ان کے سوالات کے جواب نہ دے سکے۔ ان کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ بچو! ان کا نام فصیح الدین تھا۔

جب کوئی بھی ان کے سوالات کا جواب نہیں دے سکا تو انہوں نے فخر کرتے ہوئے کہا کہ دہلی کے آس پاس کوئی ایسا عالم ہے جس سے میری گفتگو نہ ہوئی ہو۔ کسی نے کہا: ہاں ایک بزرگ ہیں جو اجودھن میں رہتے ہیں۔ (اجودھن پاک پٹن کا پرانا نام ہے) یہ شخص خوشی خوشی وہاں پہنچے اور اپنے سوالات حضرت شیخ فرید الدین مسعود رحمہ اللہ تعالیٰ کو بتائے اور تسلی بخش جواب چاہا۔ ان کے سوالات سن کر شیخ فرید الدین مسعود رحمہ اللہ تعالیٰ خاموش ہو گئے اور کوئی جواب نہیں دیا۔

ان کے قریب ان کے شاگرد نظام الدین (جو بعد میں نظام الدین اولیاء کے نام سے مشہور ہوئے) بیٹھے تھے۔ انہوں نے فصیح الدین کے سارے سوالات کے جوابات فوراً دے دیئے، جس پر وہ شرمندہ ہو کر واپس چلے گئے۔

حضرت شیخ فرید رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے شاگرد نظام الدین سے فرمایا: ”اس نے سوالات مجھ سے کیے تھے، تم درمیان میں کیوں آئے۔ کیا مجھے سوالات کے جوابات معلوم نہیں تھے، میں تو اس وجہ سے خاموش رہا کہ اس کا دل نہ ٹوٹے اور اس کو شرمندگی نہ ہو۔ تم نے دیکھا وہ محفل سے کیسے شرمندہ ہو کر گیا۔ اب جب تک تم اس کو راضی نہیں کرو گے میں تم سے راضی نہیں ہوں گا۔“

پیارے بچو! آپ نے سنا شیخ فرید الدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے سارے لوگوں کے سامنے سوالوں کے جوابات نہ دے کر خود شرمندگی برداشت کر لی مگر لوگوں کے سامنے دوسرے کو شرمندہ نہ ہونے دیا اور جب آپ کے شاگرد نے جوابات دیئے تو

آپ ان سے ناراض ہو گئے۔ بچو! ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔

ہمیں امید ہے کہ آپ حاضر جوابی کا صحیح مطلب سمجھ گئے ہوں گے اور اس پر اب اچھی طرح عمل بھی کریں گے۔

ادب: ...... اسی طرح جب کوئی بڑا آپ سے بات کرے تو اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات نہیں کرنی چاہیے، بلکہ ادب یہ ہے کہ آنکھیں نیچی رکھ کر بات کرنا چاہیے۔

ادب: ...... اسی طرح جب کوئی بات کرے درمیان میں بات کاٹ کر اپنی بات شروع نہیں کرنی چاہیے۔

ادب: ...... پیارے بچو! بڑوں چھوٹوں سب سے ادب کے ساتھ بات کرنا چاہیے۔ تو تڑاک، ابے تبے کہہ کر بات نہیں کرنا چاہیے۔ اگر آپ کسی سے ادب سے بات کریں گے تو وہ بھی آپ سے ادب سے بات کرے گا اس سے آپس میں محبت پیدا ہو گی۔ بڑوں سے تو خاص طور پر تو تڑاک سے بات نہیں کرنی چاہیے۔

ادب: ...... پیارے بچو! امی، ابو، بھائی جان اور آپی اسی طرح سارے بڑوں کو نام لے کر نہیں پکارنا چاہیے، یہ بہت ہی بے ادبی ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔[1]

پیارے بچو! بات کرنا کتنی بڑی نعمت ہے۔ آپ نے اس نعمت کے شکریہ کے لیے بات کرنے کے چند آداب سنے۔ اب ذرا ان آداب کے بارے میں چند سوالات کے جواب دیجیے شاباش!

☆☆......☆☆

---

(۱) ابن سني عمل اليوم والليلة، رقم: ۳۹۵، طبراني في "المعجم الاوسط": ۲٦٧/٤

آزمائشی سوالات

❶ کب بات کرنا چاہیے اور کب خاموش رہنا چاہیے، لقمان حکیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے خاموشی کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

(صرف ضرورت کے وقت بات کرنا چاہیے ورنہ خاموش رہنا چاہیے، لقمان حکیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بولنا اگر چاندی ہے تو خاموشی سونا ہے۔)

❷ بات کرنے میں کن باتوں کا خیال کرنا چاہیے اور کن سے بچنا چاہیے؟

(سوچ کر، آہستہ آواز میں جس سے بات کر رہے ہوں اس کی طرف متوجہ ہو کر کرنی چاہیے، صاف صاف نرمی سے اچھی بات کرنا چاہیے بری بات جس سے کسی کو تکلیف ہو نہیں کرنی چاہیے، اگر کسی کو تکلیف ہو جائے تو اس سے معافی مانگ لینی چاہیے۔)

❸ بڑوں سے بات کرنے کے کیا آداب ہیں؟

(تیز آواز میں، آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہیں کرنی چاہیے، بڑوں کی بات کو کاٹنا نہیں چاہیے، کوئی غلط فہمی دور کرنا ہو تو ادب اور نرمی سے کرنا چاہیے، جواب پر جواب نہیں دینا چاہیے۔)

☆☆......☆☆

پکارنے اور جواب دینے کے آداب

پیارے بچو! جب آپ کسی کو بلانا چاہیں اور اس کے لیے آپ کو آواز دینی ہو تو اس وقت کن آداب کی رعایت کرنی چاہیے تاکہ آپ کا مقصد بھی پورا ہو اور آپ کو اللہ تعالیٰ کے ہاں سے ڈھیر ساری نیکیاں بھی ملیں۔ اس کے لیے اب ہم آپ کو پکارنے کے آداب بتاتے ہیں تاکہ آپ اچھے بچوں کی طرح اس پر عمل کر کے خوب ڈھیر ساری نیکیاں کما سکیں۔

پیارے بچو! جب آپ اپنے کسی بھائی کو بلائیں تو آپ کو کن آداب کی رعایت کرنی چاہیے اب غور سے وہ آداب سنیے۔ پکارنے اور جواب دینے کے (۸) آداب ہیں۔

نام لے کر پکارنا چاہیے

ادب: ......پیارے بچو! جب آپ کسی کو پکاریں تو اس بھائی کا نام لے کر پکاریں اور پورا نام لے کر پکاریں ایسے ہی نام کے ساتھ بھائی وغیرہ کا اضافہ بھی کر دیں جیسے ''احمد بھائی'' یا بھائی احمد وغیرہ۔

بچو! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بڑے صحابی اور مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ ہیں وہ فرماتے ہیں: مسلمان بھائی کی محبت کو بڑھانے والی تین چیزیں ہیں: (۱) جب مسلمان بھائی سے ملو تو سلام کرنے میں پہل کرو (۲) جب اس کو بلاؤ تو اچھے نام سے بلاؤ (۳) جب وہ مجلس میں آئے تو اس کے لیے مجلس میں جگہ کشادہ کرو۔[۱]

اگر نام معلوم نہ ہو تو کس طرح پکارنا چاہیے

ادب: ...... اگر اس بھائی کا نام نہیں معلوم تو ''عبد اللہ'' کہہ کر پکارنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک صاحب کا نام یاد نہ رہا جب آپ (صلی

---

(۱) شرح السنة، مرقاة: ۹/۵۵، ۵۶، زید لابن المبارك: ۱/۱۱۹

اللہ علیہ وسلم) نے ان کو پکارا تو فرمایا: ''اے عبد اللہ کے بیٹے۔''[۱] اسی طرح او بھائی بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں۔

جس نام سے خوش ہو اس سے پکارنا چاہیے

ادب:...... جس بھائی کو جس نام سے پکارنا پسند ہو اس کو اسی نام سے پکارنا چاہیے۔ یہ مسلمان بھائی کا حق ہے۔[۲]

جس نام سے کوئی برا مانے اس سے نہیں پکارنا چاہیے

ادب:...... کسی کو ایسے نام سے نہیں پکارنا چاہیے جس سے اس کو تکلیف ہو۔ علماء نے ایسے نام سے پکارنے کو منع فرمایا ہے یہ بہت بری بات ہے۔[۳] اس سے مسلمان بھائی کو تکلیف پہنچانا ہوتا ہے اور کسی مسلمان بھائی کو تکلیف دینا کبیرہ گناہ ہے جو بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتا ہے۔ اس سے بچنا چاہیے۔

نام بدل کر بھی نہیں پکارنا چاہیے

ادب:...... کسی کو نام بدل کر بھی نہیں پکارنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی کو نام بدل کر پکارے گا تو فرشتے اس پکارنے والے کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہونے کی بددعا دیتے ہیں۔''[۴]

نام بگاڑ کر نہیں پکارنا چاہیے

ادب:...... اسی طرح کسی بھائی کو نام بگاڑ کر بھی نہیں پکارنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے برے القابات سے پکارنے کو منع فرمایا ہے[۵] جیسے کسی کا نام عبد اللہ ہے اس کو ''عبدل'' کہنا۔ یہ نام بگاڑنا بہت بری بات ہے۔

---

(۱) طبراني، معجم كبير: ۳/ ۳۷۳
(۲) معارف القرآن: ۸/ ۱۱۸
(۳) كتاب الاذكار: ص ۲۷
(۴) ابن سني، رقم: ۳۹٤
(۵) سورة حجرات: آيت ۱۱

کسی بری صفت کے ساتھ بھی نہیں پکارنا چاہیے

ادب:......اسی طرح کسی کا چھوٹا قد ہے تو اس کو ٹھگنا یا کسی کا قد لمبا ہے تو اس کو "لمبو" وغیرہ ایسے ہی کسی بری صفت کے ساتھ اس کو مخاطب کرنا کہ یہ "کنجوس" ہے وغیرہ یہ سب بری باتیں ہیں اس سے خوب بچنا چاہیے۔

چیخ کر نہیں پکارنا چاہیے

ادب:......بہت زور سے چیخ کر نہیں پکارنا چاہیے۔ بچیوں کو خاص طور پر آہستہ آواز سے بات کرنی اور پکارنا چاہیے۔ پیارے بچو! چیخنے کی عادت کوئی اچھی عادت نہیں ہے اللہ تعالیٰ کو آہستہ آواز سے بات کرنا پسند ہے۔

بچو! اب جلدی سے ان سوالات کے جوابات دیجیے۔

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات

❶ کسی کو بلانے کے کیا آداب ہیں؟

(اگر نام معلوم ہو تو ادب سے نام لے کر، ورنہ عبداللہ کہہ کر اور جس نام سے خوش ہو اس نام سے پکارنا چاہیے، جس سے برا مانے اس نام سے نہیں پکارنا چاہیے، نام بدل کر یا بگاڑ کر، کسی بری صفت کے ساتھ اور چیخ چیخ کر نہیں پکارنا چاہیے۔)

☆☆......☆☆

جواب دینے کے آداب

پیارے بچو! جب آپ کو کوئی پکارے تو آپ کو کیسے جواب دینا چاہیے آیئے ہم اب آپ کو جواب دینے کے آداب بتاتے ہیں۔ خوب غور سے سنیے اور عمل کیجیے۔ جواب دینے کے (۸) آداب ذکر کیے جاتے ہیں۔

بڑوں کے بلانے پر جواب دینے کے آداب

ادب:...... پیارے بچو! جب کوئی بڑا آپ کو پکارے تو جواب میں "حاضر ہوں" "جی آیا" کہنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکارا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا "حاضر ہوں"۔ [1]

ادب:...... جب کوئی آپ کو پکارے تو آپ کو جواب میں فوراً جی آتا ہوں کہہ کر فوراً حاضر ہونا چاہیے۔ پیارے بچو! اچھی بات تو یہ ہے کہ جب بھی کوئی بڑا آپ کو پکارے تو ان کے دوسری دفعہ پکارنے سے پہلے آنا چاہیے۔ بعض بچے جی کہنے کے بعد بھی بار بار بلانے کے باوجود آتے نہیں اور وہ پکار سنتے ہیں لیکن آتے نہیں۔ یہ بہت بری بات ہے جس سے بڑوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بہت ضروری کام ہوتا ہے فوراً نہ آنے سے وہ کام نہیں ہوتا یا خراب ہو جاتا ہے۔ بار بار آواز لگوانا بہت ہی بری بات ہے اس سے بہت بچنا چاہیے بلکہ جب بڑے آواز دیں تو فوراً سب کام چھوڑ کر ان کے پاس جانا چاہیے خصوصاً جب والدین یا دادا دادی نانا، نانی وغیرہ پکاریں۔

ادب:...... اگر آپ کسی ضروری کام میں مشغول ہوں اور کوئی بڑا آپ کو پکارے تو اس کی اچھی صورت یہ ہے کہ فوراً وہ کام چھوڑ کر آئیں اور بتا کر اگر وہ اجازت دیں تو چلے جائیں ورنہ مہلت مانگ کر جلدی سے وہ کام کر کے حاضر ہو جائیں۔

---

(۱) بخاري: ۱۰۹۷/۲

ادب:...... اسی طرح بڑوں کے بلانے پر ان سے اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے ہی سوال و جواب نہیں کرنے چاہیے بلکہ اٹھ کر آکر پوچھنا اور جواب دینا چاہیے۔ دور بیٹھے اپنی جگہ سے بڑوں سے سوال و جواب کرنا ادب کے خلاف ہے ایسی بے ادبی سے ضرور بچنا چاہیے۔

ساتھیوں کو بھی جواب دینا چاہیے

ادب:...... اسی طرح اگر کوئی ساتھی پکارے تو بھی "آرہا ہوں" "اچھا آتا ہوں" وغیرہ کہہ کر جواب دینا چاہیے۔

جواب دینے کے بارے میں ایک اہم بات

ادب:...... کوئی بھی پکارے جواب ضرور دینا چاہیے۔ بعض بچے یہ سوچتے ہیں کہ ابھی جا ہی رہا ہوں جواب دینے کی کیا ضرورت ہے اور اس وجہ سے جواب نہیں دیتے اور پکارنے والا یہ سمجھتا ہے کہ آواز نہیں پہنچی اس لیے یا تو آواز دیتا رہتا ہے اور زور زور سے آواز دیتا ہے یا آواز دینا چھوڑ دیتا ہے۔ اگر یہ بات بڑوں کے ساتھ ہو تو بہت ہی بے ادبی ہے کہ ان کو جواب نہ دے کر تکلیف پہنچائی اور اگر اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہو تب بھی مسلمان کو تکلیف پہنچاتا تو ہے ہی۔ اس لیے یاد رکھیں جواب ضرور دینا چاہیے۔

اسی طرح کبھی دروازے پر کوئی آتا ہے اور کھٹکھٹاتا پکارتا ہے اس کے ساتھ بھی یہی کرتے ہیں کہ جا کر ہی دروازہ کھولتے ہیں اور بات کرتے ہیں اور جب تک دروازہ کھلتا نہیں وہ تکلیف میں رہتا ہے اس لیے آرہا ہوں یا اچھا کہہ کر جواب دینا چاہیے تاکہ وہ سن لے کہ آواز پہنچ گئی ہے اور اس کے لیے انتظار کرنا آسان ہو۔

ادب:...... بہت زور سے چیخ کر جواب نہیں دینا چاہیے۔ بڑوں سے اونچی آواز سے بات کرنا بہت ہی بری بات ہے۔ ایک بزرگ تھے جن کا نام عبداللہ بن عون تھا۔ ایک مرتبہ ان کی والدہ نے انہیں بلایا اپنی والدہ کو جواب دینے میں آپ کی آواز کچھ بلند

ہو گئی اپ نے اس کی تلافی میں دو غلام آزاد کیے۔[۱] ہاں اگر دور ہوں اور مقصود آواز کو پہنچانا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

پیارے بچو! اب ذرا ان سوالات کے جوابات بھی دے دیں۔ شاباش!

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات

❶ جواب دینے کے کیا آداب ہیں؟

(فوراً جی آتا ہوں کہہ کر جواب دینا اور حاضر ہونا چاہیے، جواب ضرور دینا چاہیے، بہت زوز سے چیخ کر جواب نہیں دینا چاہیے۔)

☆☆......☆☆

(۱) حلیۃ لاولیاء: ۳۸/۳

کوئی چیز لینے اور دینے کے آداب

پیارے بچو! کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آپ کسی کو کوئی چیز دیتے ہیں ایسے ہی کبھی آپ کسی سے کوئی چیز لیتے ہیں۔ لینے دینے کے وقت کن آداب کی رعایت کرنا چاہیے اور ہمیں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کیا آداب بتائے ہیں؟ اب ہم آپ کو وہی پیارے پیارے آداب بتاتے ہیں غور سے سنیے اور عمل کیجیے۔ لینے دینے کے (۹) آداب بتائے جاتے ہیں۔

دائیں ہاتھ سے لینا دینا مستحب ہے

ادب:...... ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جہاں تک ہو سکے دائیں ہاتھ سے کام کرنے کو پسند فرماتے تھے۔[1] علماء نے لکھا ہے کہ مستحب یعنی دین میں پسندیدہ بات یہ ہے کہ اچھے کاموں کو دائیں ہاتھ سے کیا جائے۔[2] (اس لیے) جب بھی آپ کسی کو کوئی چیز دیں یا کسی سے کوئی چیز لیں تو دائیں ہاتھ سے لیا اور دیا کریں اس کی عادت بنائیں۔ کبھی کسی سے کوئی چیز بائیں ہاتھ سے نہ لیا کریں اسی طرح نہ ہی خود کسی کو بائیں ہاتھ سے کوئی چیز دیا کریں اس کی بھی خوب مضبوط عادت بنائیں۔

بڑوں کو لینے دینے کے آداب

ادب:...... جب آپ کسی بڑے کو کوئی چیز دیں جیسے اپنے امی، ابو، دادا جان، دادی جان، نانا جان وغیرہ کو تو اچھی بات یہ ہے کہ دونوں ہاتھ سے دیں۔ اسی طرح اپنے استاد کو بھی دونوں ہاتھ سے دینا چاہیے۔ یہ ادب و احترام کی بات ہے۔ اسی طرح جب کوئی بڑا آپ کو کوئی چیز دے تو دونوں ہاتھ سے لینی چاہیے۔

ادب:...... اگر استاد صاحب سے کوئی بات کتاب سے پوچھنی ہے اور اس کے لیے

---

(۱) صحیح ابن حبان: ۹۱/۱

(۲) ریاض الصالحین: ص ۳۶۰

ان کو کتاب دکھانی ہے تو ان کو کتاب کھول کر دینی چاہیے اور وہ مطلوبہ جگہ دکھانی چاہیے۔ بغیر کھولے کتاب دینا ان کو کھولنے اور مطلوبہ جگہ تلاش کرنے کی تکلیف دینا ادب کے خلاف ہے۔

ادب: ...... اگر اپنے بڑوں کو قلم دینا ہو تو بھی ادب یہ ہے کہ قلم کھول کر دینا چاہیے۔

ادب: ...... اسی طرح جب بڑوں کو کوئی چیز دیں تو فوراً آگے بڑھ کر دینا چاہیے ان کو لینے کے لیے آگے نہیں آنے دینا چاہیے۔

ادب: ...... اسی طرح اگر بڑوں سے کوئی چیز لینی ہو تو خود آگے بڑھ کر لینا چاہیے۔ ان کو دینے کے لیے آگے آنے پر مجبور کرنا بہت بری بات ہے۔

لینے دینے کے مختلف آداب

ادب: ...... جب بھی کوئی چیز دیں تو ہاتھ میں دینا چاہیے پھینک کر کسی کو کوئی چیز نہیں دینا چاہیے۔ بڑوں کو خاص طور پر پھینک کر کوئی چیز نہیں دینا چاہیے۔

ادب: ...... آلات علم، قلم، کاپی، اسکیل، ربڑ اور پنسل وغیرہ کو بھی پھینک کر نہیں دینا چاہیے کیونکہ یہ چیزیں علم حاصل کرنے کے آلات ہیں ان کا ادب و احترام کرنا بہت ضروری ہے۔

ادب: ...... اگر کسی کو چاقو دینا ہو تو دستہ کی طرف سے پکڑ کر دوسرے کو بھی دستہ ہی پکڑوانا چاہیے۔ پھل کی طرف سے نہ خود پکڑنا چاہیے اور نہ پکڑانا چاہیے۔ اس سے کبھی دونوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔[1]

چلیں بچو! اب جلدی سے ان سوالات کے جواب دے دیں۔

☆☆......☆☆

---

(۱) تذکرۃ السامع: ص ۱۰۹

آزمائشی سوالات

❶ کوئی چیز لینے دینے کے کیا آداب ہیں؟

(سیدھے ہاتھ سے دینا چاہیے اگر بڑے ہوں تو دونوں ہاتھ سے خود آگے بڑھ کر دینا لینا چاہیے، کتاب ہو تو جو جگہ دکھانی ہو کھول کر اور اسی طرح قلم کو کھول کر دینا چاہیے، پھینک کر نہیں دینا چاہیے، اسی طرح چاقو دیتے لیتے وقت پھل کی طرف سے نہ پکڑنا چاہیے اور نہ پکڑانا چاہیے۔)

☆☆......☆☆

کھیل کود کے آداب

کھیل کود کی اہمیت

پیارے بچو! انسان کے جسم کے لیے ورزش کرنا بہت ضروری ہے۔ کھیل کود سے بھی سارے جسم کی ورزش ہو جاتی ہے۔ کھیلنے سے سارے جسم کے پٹھے اور ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں اور سارے جسم میں تازہ خون گردش کرتا ہے جس سے سارا جسم تر و تازہ ہو جاتا ہے اور جسم کو قوت اور صحت حاصل ہوتی ہے۔ صحت مند آدمی دین کا زیادہ کام کر سکتا ہے۔ اس لیے ہمیں قوت اور صحت کی ضرورت ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کو قوی مومن، کمزور مومن سے زیادہ پسند ہے۔[۱]

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دوڑ لگائی ہے۔[۲] حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ایک بڑے صحابی ہیں اور مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ ہیں انہوں نے ایک مرتبہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ایک صحابی ہیں ان کے ساتھ دوڑ لگائی۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے آگے نکل گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں آئندہ تم سے آگے نکل جاؤں گا یعنی آئندہ دوڑ میں جیتوں گا۔ پھر دوبارہ ان حضرات نے دوڑ لگائی اس مرتبہ حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آگے نکل گئے۔[۳]

اس سے معلوم ہوا کہ کھیلنا کودنا چاہیے جیسا کہ صحابہ بھی دوڑ لگایا کرتے تھے۔ لیکن بچو! ایسا کھیل کھیلنا چاہیے جو مفید ہو جس سے جسم کو قوت و توانائی حاصل ہو۔ اس کھیل کود میں ایک بات بہت اہم ہے جس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ کھیل میں کبھی بھی اتنی مشغولیت نہیں ہونی چاہیے جس سے آدمی کے دوسرے کام خراب

---

(۱) مسلم: ۲/۳۳۸، ابن ماجہ: ص ۹

(۲) ابوداؤد: ۱/۳٤۸، مسند احمد: ٦/۲٦٤

(۳) کنز العمال: ۱۵/۹۸

ہو جائیں۔ دوسری بات کھیل میں اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ٹوٹنا چاہیے۔ چاہے کچھ بھی ہو۔ ان دو باتوں کا کھیل میں ضرور خیال رکھیں۔ ان کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔

اب ایسے موقع پر ہمیں کن آداب پر عمل کرنا ہو گا تا کہ ہمارے کھیل کود سے اللہ تعالیٰ اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو جائیں۔ اب ہم آپ کو ایسے ہی آداب بتاتے ہیں غور سے سنیے اور خوب عمل کیجیے۔ کھیل کود کے (۶) آداب بتائے ہیں۔

کھیلنے سے پہلے چند باتیں دیکھ لیں

ادب: ...... پیارے بچو! کھیل کے بارے میں سب سے پہلے ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ جب آپ کھیلنا چاہیں تو پہلے یہ دیکھ لیں کہ آپ نے اپنے اسکول کا ہوم ورک کر لیا ہے یا اس کا وقت مقرر کر لیا ہے یا امی ابو نے آپ کو کوئی کام تو نہیں کہا ہوا ہے اور کیا آپ نے وہ کام کر لیا ہے یا ابھی باقی ہے۔ اگر ان میں سے کوئی بھی کام باقی ہو تو پھر یہ وقت کھیل کے لیے مناسب نہیں ہے۔ پہلے ان کاموں کو کیجیے پھر اگر وقت ہو تو کھیلیے۔

کھیل میں زیادہ مشغول نہیں ہونا چاہیے

ادب: ...... پیارے بچو! کھیل میں اتنا مشغول ہو جانا کہ نماز وغیرہ کا خیال ہی نہ رہے، یا نماز قضا ہو جائے یہ بہت ہی بری بات ہے۔

ادب: ...... اس لیے ایسا کھیل کھیلنا چاہیے جو مختصر وقت میں پورا ہو جائے کھیل صرف وقتی تفریح اور ورزش کے لیے ہے یہ انسانی زندگی کا مقصد نہیں ہے۔ اس لیے جلد ہی اس سے فارغ ہونا چاہیے تین تین چار چار دن اور صبح و شام کھیل ہی کی دھن رہے ایسے کھیلوں سے بچنا چاہیے۔

جن کھیلوں کو منع کیا گیا ہے ان کو نہیں کھیلنا چاہیے

ادب: ن طرح بعض بچوں کو امی ابو کوئی کھیل کھیلنے سے منع کرتے ہیں (جیسے

پتنگ اڑانا، جو جائز بھی نہیں ہے) لیکن بچے امی ابو کے منع کرنے کے باوجود ان سے چھپ کر وہی کھیل کھیلتے ہیں، بچو! اس سے بچنا چاہیے۔ اچھے بچے بالکل ایسا نہیں کرتے ہیں۔ بچو! یہ بھی امی ابو کی نافرمانی ہے، اس لیے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

کھیلتے وقت پورا لباس پہننا چاہیے

ادب:...... پیارے بچو! آپ جب بھی کھیلیں تو ایسا لباس پہنیں جس سے پوری طرح ستر ڈھک جائے۔ ایسا لباس بالکل نہیں پہننا چاہیے جس سے ستر نہ ڈھک سکے جیسے ایسا لباس پہننا جس سے گھٹنے اور رانیں کھلی رہیں۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

اسی طرح اگر کوئی ایسا لباس پہن کر کھیل رہا ہو تو اس کو دیکھنا بھی نہیں چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں (یعنی ستر دکھانے اور دیکھنے والوں) کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری کی بدعا فرمائی ہے۔

ایذا اور تکلیف دہ کھیل نہیں کھیلنا چاہیے

ادب:...... پیارے بچو! اسی طرح ایسا کھیل بھی نہیں کھیلنا چاہیے جس میں ایذا اور تکلیف دینا ہو کہ کسی کو مارا جائے تکلیف پہنچائی جائے جیسے بعض بچے بال سے ایک دوسرے کو مارنے کا کھیل کھیلتے ہیں جس کے ہاتھ میں بال آجائے وہ دوسرے کو مارتا ہے۔ یہ بھی اچھی بات نہیں ہے منع اور حرام ہے۔

شرط لگا کر نہیں کھیلنا چاہیے

ادب:...... پیارے بچو! اسی طرح شرط لگا کر کھیلنا بھی جائز نہیں ہے کہ کیونکہ یہ ”جوا“ ہے اور جوا کھیلنے کو اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

اب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ کون سی شرط لگانا ناجائز ہے۔ اس کی تین صورتیں ہیں ہم آپ کو تینوں صورتیں اور ان کا حکم بتاتے ہیں۔

پہلی صورت: دو طرفہ شرط دونوں طرف سے لگائی جائے تو یہ جائز نہیں ہے جیسے ایک کھیلنے والا دوسرے سے کہے کہ ہم میں سے جو ہارے وہ جیتنے والے کو انعام

دے گا۔ یہ شرط جائز نہیں ہے۔

دوسری صورت: یک طرفہ شرط یہ کہ ایک کھیلنے والا دوسرے سے کہے کہ اگر تم جیت گئے تو میں تمہیں انعام دوں گا مگر میں جیت گیا تو تم کچھ بھی نہیں دو گے یہ جائز ہے۔

تیسری صورت: کھیلنے والوں کے علاوہ کوئی تیسرا شخص اپنے ذمہ انعام لے اور کہے کہ تم میں سے جو جیتے گا میں اس کو انعام دوں گا یہ بھی جائز ہے۔

لڑکوں کو لڑکیوں اور لڑکیوں کو لڑکوں کے کھیل نہیں کھیلنا چاہیے

ادب:...... ایسے کھیل جو لڑکیوں کے ساتھ خاص ہوں جنہیں صرف لڑکیاں کھیلتی ہوں لڑکوں کو نہیں کھیلنا چاہیے۔ اسی طرح ایسے کھیل جو لڑکوں کے ساتھ خاص ہوں جنہیں صرف لڑکے کھیلتے ہوں لڑکیوں کو نہیں کھیلنا چاہیے۔ آپ نے کپڑوں کے آداب میں پڑھا تھا کہ لڑکے لڑکیوں کا ایک دوسرے کے ساتھ مشابہت کرنا منع ہے اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے رحمت سے دور ہونے کی بددعا فرمائی ہے۔

کھیل میں جھوٹ نہیں بولنا چاہیے

ادب:...... اسی طرح پیارے بچو! بعض بچے کھیل میں کھیل جیتنے کے لیے جھوٹ بول دیتے ہیں۔ یہ بہت ہی بری عادت ہے۔ پیارے بچو! جھوٹ سے تو ہر حال میں بچنا چاہیے۔ اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔ مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ کبھی بھی جھوٹ نہیں بولے۔ کھیل میں تھوڑے سے فائدہ کے لیے جھوٹ بولنا بہت ہی بری بات ہے۔ ہم آپ کو ایک واقعہ سناتے ہیں کہ مسلمان کبھی جھوٹ نہیں بولتا ہے۔ آپ اس واقعہ کو غور سے سنیے اور اس سے سبق حاصل کیجیے۔

پیارے بچو! ہندوستان میں ایک جگہ مظفر نگر ہے۔ یہاں بڑے بڑے علماء پیدا ہوئے۔ یہاں ایک بزرگ رہتے تھے۔ اس جگہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زمین

کے بارے میں جھگڑا ہوا۔ ہندو کہتے تھے کہ یہ ہماری عبادت کی جگہ ہے، اور مسلمان اس کو اپنی مسجد کہتے تھے۔ جب یہ مقدمہ انگریزوں کی عدالت میں پیش کیا گیا تو انگریز مجسٹریٹ نے مسلمانوں کو الگ بلا کر ان سے تنہائی میں پوچھا: ''کیا ہندوؤں میں کوئی ایسا آدمی ہے جس کی سچائی پر تم لوگوں کو بھروسہ ہو اور ان کی بات پر فیصلہ کر دیا جائے'' تو مسلمانوں نے کہا: ''نہیں۔'' پھر اس نے ہندوؤں کو اکیلے میں بلا کر ان سے پوچھا: ''کیا مسلمانوں میں کوئی ایسا ہے جس کی سچائی پر تمہیں بھروسہ ہو۔'' ہندوؤں نے کہا: ''ہاں مسلمانوں میں ایک بزرگ ہیں جو کبھی جھوٹ نہیں بولتے ہیں، شاید وہ اس موقع پر بھی سچ بولیں۔''

انگریز نے ان کو بلایا وہ آئے جب ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: ''یہ زمین ہندوؤں کی ہے اور مسلمانوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔'' اس پر ہندوؤں کے حق میں فیصلہ سنا دیا گیا۔

پیارے بچو! دیکھا آپ نے ان بزرگ نے مسلمانوں کے فائدے کے باوجود سچ بولا جس سے مسلمان ہار گئے مگر ان کو اخلاقی فتح حاصل ہوئی اور سچائی اور اسلامی اخلاق کے اس مظاہرہ کا فائدہ دنیا میں یہ ہوا کہ اس وقت کئی ہندو ان بزرگ کے ہاتھ پر مسلمان ہو گئے۔ (۱)

پیارے بچو! آپ یہ بات ہر وقت اور ہر جگہ یاد رکھیں ذرا سے فائدے کے لیے کبھی جھوٹ نہ بولیں۔ کھیل میں اگر آپ جھوٹ بول کر جیت بھی گئے تو ہار گئے کیونکہ اس موقع پر آپ کا اور شیطان کا مقابلہ ہوا تو شیطان یہ چاہتا تھا کہ آپ جھوٹ بولیں تو آپ اگرچہ کھیل میں جیت گئے مگر شیطان سے ہار گئے اور اللہ کو ناراض کر بیٹھے۔

پیارے بچو! آپ ہی بتائیے کہ شیطان کو ہرا کر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا اچھا ہے یا کھیل میں جیتنا یقیناً اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہی اصل کامیابی اور جیت ہے۔ اس لیے اس

(۱) انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر: ۲۹۵، ۲۹۶

کا خوب خیال رکھنا چاہیے۔ پیارے بچو! جھوٹ بول کر جیتنے کا انعام بہت تھوڑی دیر میں ختم ہو جاتا ہے مگر سچ بول کر ہارنے سے جو جیت حاصل ہوتی ہے وہ ہمیشہ جیت رہتی ہے۔ اس لیے آپ کبھی جھوٹ نہیں بولئے گا۔ شاباش۔

دھوکہ نہیں دینا چاہیے

ادب:...... بعض بچے کھیل میں دوسرے ساتھیوں کو دھوکہ دیتے ہیں یہ بھی اچھی عادت نہیں ہے۔ یہ تو مسلمان کی شان کے خلاف ہے کہ وہ کسی کو دھوکہ دے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو آدمی دھوکہ دے وہ ہمارا آدمی نہیں ہے۔"[1] کتنی بری بات ہے کہ وہ اللہ و رسول کا ماننے والا نہیں ہے اس لیے اس سے بچنا چاہیے۔

سب کو کھیلنے کا موقع دینا چاہیے

ادب:...... بعض بچے ایسا کرتے ہیں کہ خود ہی کھیلتے ہیں اور دوسرے ساتھیوں کو کھیلنے کا موقع نہیں دیتے ہیں۔ یہ اچھی بات نہیں ہے بلکہ سب کو کھیلنے کا موقع دینا چاہیے۔ بھئی جب سب ساتھی کھیلنے کے لیے آئے ہیں تو سب کو کھیلنے کا موقع ملنا چاہیے۔ جس طرح آپ کو کھیلنا پسند ہے اسی طرح دوسرے ساتھیوں کو بھی کھیلنا پسند ہے اور مسلمان جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہ دوسروں کے لیے بھی پسند کرتا ہے۔ اس لیے سب کو کھیلنے کا موقع دینا چاہیے۔

بچو! کھیلنا کودنا کتنی اچھی بات ہے اور آپ نے کھیل کود سے آداب بھی پڑھ لیے۔ اب بتائیے کہ آپ ان آداب پر کس طرح عمل کریں گے اس کے لیے ذرا پہلے ان سوالات کے جواب دے دیں۔

☆☆......☆☆

(۱) مسلم: ۱/۷۰، ابوداؤد: ۲/۱۳۳

آزمائشی سوالات

❶ کھیل کود کی کیا اہمیت ہے؟

(جسم کی ورزش ہو جاتی ہے، جسم ترو تازہ ہو جاتا ہے، آدمی کی صحت ہو تو دین کا کام زیادہ کرسکتا ہے۔)

❷ کھیل کود کے کیا آداب ہیں؟

(ضروری کام چھوڑ کر نہیں کھیلنا چاہیے، زیادہ مشغول نہیں ہونا چاہیے، ایذاء اور تکلیف دہ کھیل نہیں کھیلنا چاہیے، شرط لگا کر نہیں کھیلنا چاہیے، لڑکوں اور لڑکیوں کو ایک دوسرے کے کھیل نہیں کھیلنا چاہیے جن کھیلوں سے منع کیا گیا ہو ان کو نہیں کھیلنا چاہیے، کھیل میں جھوٹ اور دھوکہ سے بچنا چاہیے اور سب کو کھیلنے کا موقع دینا چاہیے۔)

☆☆......☆☆

چھینک کے آداب

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ نے انسان کے جسم میں مختلف قسم کے عوامل رکھے ہیں۔ ہر ایک عمل میں انسان کا فائدہ ہے۔ ان ہی عوامل میں ایک عمل چھینک کا ہے۔ چھینک کے آنے سے آدمی کے سارے جسم میں ایک نشاط پیدا ہو جاتا ہے اور آدمی ایک قسم کی ترو تازگی محسوس کرتا ہے۔ اس موقع پر شریعت نے ہمیں کون سے آداب سکھائے ہیں تاکہ اس موقع کی شکر گزاری ہو سکے۔

چھینک پسندیدہ ہے

پیارے بچو! چھینک کیونکہ چستی اور ترو تازگی کا سبب ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور جمائی چونکہ سستی کا سبب ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔[1] اب ہم آپ کو چھینک اور جمائی کے آداب بتاتے ہیں۔

چھینک کے مختلف آداب

ادب:...... جب چھینک آئے تو چھینک کے بعد ''الحمد للہ'' کہنا چاہیے۔ بہتر ہے کہ ''الحمد للہ علي کل حال'' کہا جائے۔[2]

ادب:...... ''الحمد للہ'' بلند آواز سے کہنا چاہیے۔[3]

ادب:...... جب چھینک آئے تو چھینکتے وقت آواز کو پست کرنا چاہیے۔[4]

ادب:...... چھینک کے وقت رومال یا ہاتھ سے منہ ڈھانک لینا چاہیے تاکہ آواز بھی ہلکی اور پست ہو جائے اور منہ سے بلغم کے نکلنے والے ذرات کسی دوسرے پر نہ گریں

---

(۱)مرقاۃ: ۹/۹۰

(۲)فتح الباري: ۱۱/۶۰۰، ۶۰۱

(۳)فتح الباري: ۱۱/۶۰۸، کتاب الاذکار: ۲۵۲

(۴)ابوداؤد: ۲/۳۳۸، ترمذي: ۲/۱۰۳

اور چھینک کے وقت منہ برا لگتا ہے وہ بھی نظر نہ آئے۔[1]

ادب:...... جب کسی شخص کو چھینک کے بعد "الحمد للہ" کہتے ہوئے سنیں تو اس کو جواب میں "یَرحَمُكَ اللّٰهُ" کہنا چاہیے۔ یہ مسلمان کا حق ہے اگر نہیں کہیں گے تو گناہ گار ہوں گے۔[2]

ادب:...... بہتر یہ ہے کہ ان الفاظ سے جواب دیا جائے۔ "یرحم اللہ لنا ولکم"۔[3]

ادب:...... چھینک کا جواب اس وقت دینا چاہیے جب چھینکنے والے کو الحمد للہ کہتے ہوئے سنیں۔[4]

ادب:...... اگر کوئی بھائی چھینک کے بعد "الحمد للہ" کہنا بھول جائے تو اچھی بات یہ ہے کہ ان بھائی کو نرمی سے یاد دلائیں کہ بھائی "الحمد للہ" کہہ لیں۔[5] اس سمجھانے میں طنز یا کسی پر اعتراض کرنا یا مذاق اڑانا نہیں ہونا چاہیے بلکہ ہمدردی کے ساتھ سمجھانا چاہیے۔ ہم آپ کو ایک واقعہ سناتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ ایک بزرگ گذرے ہیں۔ یہ حدیث شریف کے بڑے امام ہیں۔ ایک مرتبہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک ساتھی کو چھینک آئی مگر اس نے "الحمد للہ" نہیں کہا۔ (اب اس کو کیسے یاد دلائیں تو) حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس ساتھی سے پوچھا "جب آدمی کو چھینک آئے تو اس کو کیا کہنا چاہیے۔ ساتھی نے جواب دیا (اس کو) "الحمد للہ" (کہنا چاہیے۔) آپ نے یہ سن کر فرمایا: "یرحمك اللّٰه"[6] دیکھا بچو! آپ نے ان بزرگ نے کس طرح اپنے

---

(۱) فتح الباري: ۶۰۲/۱۰، مرقاة: ۹۷/۹

(۲) کتاب الاذکار: ۲۵۳

(۳) کتاب الاذکار: ۲۵۳

(۴) کتاب الاذکار: ۲۵۳

(۵) کتاب الاذکار: ۲۵۳

(۶) سیر اعلام النبلاء: ۳۸۳/۸

ساتھی سے ”الحمد للہ“ کہلوایا۔ ایسے حکمت سے کوشش کرنا چاہیے۔“

ادب:...... اگر کوئی تین مرتبہ چھینکے تو تین مرتبہ جواب دینا چاہیے اس کے بعد جواب نہ دینے کی اجازت ہے۔ چاہے جواب دیں یا نہ دیں۔[1]

ادب:...... اگر کئی لوگ بیٹھے ہوں اور کوئی چھینک کر الحمد للہ کہے تو بہتر یہ ہے کہ سب ہی چھینک کا جواب دیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک نے جواب دے دیا تو بھی کافی ہے۔[2]

ادب:...... جب چھینکنے والے کو ”یرحمك الله“ کہہ کر جواب دیا جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ ان الفاظ میں جواب دے: ”یهدیکم الله و یصلح بالکم“ اور بہتر ہے کہ ان الفاظ سے جواب دے: ”یهدي الله لنا ولکم و یصلح بالنا و بالکم“۔[3]

اچھے بچو! اب ہم آپ کا تھوڑا سا امتحان لیتے ہیں اور چند سوالات پوچھتے کیا آپ ان کے صحیح جوابات دیں گے۔

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات

1. جب چھینک آئے تو کیا کہنا چاہیے، جب چھینک کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے تو اس کو کیا جواب دینا چاہیے اسی طرح اس جواب دینے والے کو کیا جواب دینا چاہیے؟
2. چھینک کے وقت کن آداب کا خیال کرنا چاہیے؟

(بلند آواز سے ”الحمد للہ“ کہنا چاہیے آواز کو پست رکھنا چاہیے، رومال یا ہاتھ سے منہ ڈھانک لینا چاہیے۔)

---

(۱) مرقاۃ: ۹/۹۷

(۲) فتح الباري: ۱۱/۶۰۳

(۳) فتح الباري: ۱۰/۶۰۹

جمائی کے آداب

جمائی پسندیدہ نہیں ہے

پیارے بچو! جمائی لینا شریعت میں پسندیدہ نہیں ہے کیونکہ یہ سستی کی علامت ہے۔ سستی آدمی کو کام سے روکتی ہے۔ اس لیے یہ بہت ہی بری چیز ہے، اسی لیے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سستی سے پناہ مانگی ہے۔ پیارے بچو! کیسی بری بات ہے کہ آدمی کسی کام کے کرنے کی قوت و طاقت کے باوجود وہ کام نہ کر سکے۔ اس لیے اس سے ضرور بچنا چاہیے۔ اب ہم آپ کو جمائی کے آداب بتاتے ہیں۔

جمائی کے مختلف آداب

ادب:...... جب جمائی آئے تو اس کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

ادب:...... اگر جمائی نہ رک سکے تو جمائی لیتے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”جس کو جمائی آئے اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھے (اگر ہاتھ نہیں رکھے گا تو) شیطان منہ کے اندر چلا جائے گا۔“(۱)

ادب:...... جب جمائی آئے تو ”ہاہا“ کی آواز منہ سے نہیں نکالنا چاہیے۔ اس سے شیطان خوش ہوتا ہے۔(۲)

جمائی روکنے کے مختلف طریقے ہیں

ادب:...... نماز میں جمائی لینا تو مکروہ تحریمی (گویا حرام ہی) ہے اس لیے اگر نماز میں جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکنا چاہیے یہ مستحب ہے۔ نماز میں جمائی روکنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر قیام میں ہے تو دائیں ہاتھ کی پشت یا اندرونی حصہ منہ پر رکھ کر منہ بند کرے یا اگر قیام میں نہ ہو تو ہونٹوں کو دانتوں سے لے کر منہ بند کرے اور اگر نہ

---

(۱)ابوداؤد: ۳۲۹/۲

(۲)ابوداؤد: ۳۳۹/۲، ۳۴۰، ترمذی: ۱۰۳/۲

روک سکے تو پھر بائیں ہاتھ منہ پر رکھ لے اور جب تک ہونٹ دبا کر روک سکے روکے۔

نماز کے علاوہ بھی جمائی کو روکنا چاہیے روکنے کا ایک طریقہ علماء نے یہ لکھا ہے کہ یہ سوچ لینا چاہیے کہ انبیاء علیہم السلام کو کبھی جمائی نہیں آتی ہے۔[۱] حدیث میں ہے کہ کبھی کسی نبی علیہ السلام نے جمائی نہیں لی ہے۔[۲]

اس لیے پیارے بچو! ہمیں بھی جمائی سے بچنا چاہیے اگر بہت زیادہ آئے روکی نہ جا سکے تو ان آداب کا خیال رکھنا چاہیے۔

چلیں بچو! شاباش اب ذرا چستی کے ساتھ ان سوالات کا جواب تو دیں۔

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات

❶ جمائی لینا کس چیز کی علامت ہے؟

(سستی کی۔)

❷ جمائی کے کیا آداب ہیں؟

(جہاں تک ہو سکے جمائی کو روکنا چاہیے، جمائی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا چاہیے، منہ سے ہا ہا کی آواز نہیں نکالنی چاہیے۔)

❸ جمائی روکنے کا کیا طریقہ ہے؟

(یہ سوچنا کہ نبیوں کو کبھی جمائی نہیں آتی۔)

☆☆......☆☆

---

(۱) عمدة الفقه: ۲۶۸، ۲۶۹

(۲) فتح الباري: ۱۰/۶۱۳

کھانسی ڈکار وغیرہ کے آداب

بچو! جب آپ بے اصولی کرتے ہیں اور خوب ٹھنڈا پانی سردی کے دنوں میں پیتے ہیں تو آپ کو کھانسی ہو جاتی ہے۔ ارے بھئی ناراض کیوں ہوتے ہیں چلیں موسمی بخار کا شکار ہو جاتے ہیں تو کھانسی آتی ہے۔ آپ خود تو کھانسنا نہیں چاہتے مگر کیا کریں کھانسی آ ہی جاتی ہے۔ بچو! کھانسنے کے بھی کچھ آداب ہیں اگر آپ ان پر عمل کریں اس کھانسی پر بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا ثواب ملتا ہے چلئے آپ کھانسی کے آداب سنیے۔

کھانسی کے چند آداب

ادب:...... جب آپ لوگوں میں بیٹھے ہوں اور آپ کو کھانسی آجائے تو کھانستے وقت ادب کی بات یہ ہے کہ آپ اپنے منہ پر رومال یا ہاتھ رکھ لیں اور منہ لوگوں کی طرف سے ہٹا کر دوسری طرف پھیر لیں تا کہ اگر کھانسی سے بلغم وغیرہ کے ذرات نکلیں تو دوسروں پر نہ گریں۔ لوگوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ کسی مسلمان کو تکلیف نہیں دینا چاہیے یہ بڑا گناہ ہے۔

بعض بچے کھانستے وقت منہ پر ہاتھ نہیں رکھتے اور اپنا منہ بھی دوسری طرف نہیں کرتے ہیں یہ اچھی بات نہیں ہے اس سے بچنا چاہیے۔

ڈکار لینا یا ہوا کا نکلنا

بچو! جب آپ خوب پیٹ بھر کر کھاتے ہیں تو بدہضمی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے پیٹ میں ہوا بھر جاتی ہے۔ اس ہوا کے نکلنے کے دو راستے ہوتے ہیں جب تک ہوا نہ نکلے آدمی کو چین نہیں آتا ہے۔

کبھی یہ ہوا منہ سے نکلتی ہے اس کو "ڈکار" کہتے ہیں اور کبھی یہ پاخانے کے راستے سے نکلتی ہے اس کو "ہوا نکلنا" کہتے ہیں۔ بچو! جب آپ کو ڈکار آئے تو آپ

ڈکار میں بھی ان سب باتوں اور آداب پر عمل کیجیے جو ہم نے آپ کو کھانسی کے آداب میں بتائے ہیں۔ مگر ہم آپ کو ڈکار کے بارے میں کچھ باتیں اور بتاتے ہیں پیارے بچو! ڈکار لینا کوئی اچھی چیز نہیں ہے کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بہت زیادہ کھانا کھایا ہے جس کی وجہ سے آپ لمبی لمبی ڈکاریں لے رہے ہیں۔ ہم آپ کو اس پر ایک کم عمر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قصہ سناتے ہیں جس کا عنوان ہے۔

لمبی لمبی ڈکاریں نہیں لینا چاہیے

پیارے بچو! ان کم عمر صحابی کا نام وہب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ ایک دن انہوں نے گوشت کی ثرید کھائی اور لمبی لمبی ڈکاریں لیتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی ڈکار کو روکو (یعنی اتنا زیادہ نہ کھایا کرو کہ لمبی لمبی ڈکاریں آنے لگیں) اس لیے کہ قیامت کے دن سب سے بڑا بھوکا وہ ہوگا جو دنیا میں سب سے بڑا پیٹ والا ہوگا'' (یعنی جو زیادہ کھائے گا وہ بہت بھوکا ہوگا)۔[1]

دیکھا بچو! آپ نے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی بات فرمائی۔ اس لیے ہمیں ڈکار لینے میں احتیاط کرنا چاہیے زور سے آواز نہیں نکالنی چاہیے۔

ہوا کا نکلنا

پیارے بچو! کبھی بد ہضمی اور پیٹ کی خرابی کی وجہ سے پیٹ میں جو ہوا بھر جاتی ہے وہ پاخانہ کے راستہ سے نکلتی ہے اس کو ریح خارج ہونا (یعنی ہوا نکلنا کہتے ہیں)۔ بچو! یہ بیماری ہے اور اگر ہوا نہ نکلے تو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لیے جس کو یہ بیماری ہو جائے وہ مجبور ہو کر ہوا خارج کرتا ہے اس بیچارے کو اس کے بغیر سکون نہیں آتا ہے۔ اس لیے اگر کسی سے ایسا ہو جائے تو اس پر ہنسنا نہیں چاہیے۔

چند آداب

اس کے آداب یہ ہیں کہ جس کو ہوا نکالنے کی ضرورت ہو تو چپ چاپ مجلس

---

(۱) ترمذی: ۲/ ۷۵،۸۰، استیعاب: ۱۶۲۰/۴

سے اٹھ کر جائے اور باہر جا کر آہستہ سے ہوا خارج کر لے یا بیت الخلاء چلا جائے اور وہاں یہ ضرورت پوری کرے۔ ساتھیوں میں مجلس میں ہوا خارج کرنا بہت بری بات ہے۔ یہ مسلمانوں کو تکلیف دینا ہے جو گناہ کبیرہ (بڑا گناہ) ہے۔ اگر کسی ساتھی کی غلطی اور ارادہ کے بغیر کبھی ہوا نکل جائے تو اس پر ہنسنا نہیں چاہیے۔ یہ بہت بری بات ہے اس بھائی کو شرمندہ کرنا ہے اس لیے اس سے بچنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے مسلمان بھائی کی تکلیف پر خوشی کا اظہار نہ کیا کرو (ایسا نہ ہو کہ) اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت کر دے اور تمہیں اس تکلیف میں مبتلا کر دے۔"(۱) ایک دوسری حدیث میں ہے کہ "آدمی اس بات پر کیوں ہنستا ہے جس کو وہ خود بھی کرتا ہے۔"(۲)

سنا بچو! آپ نے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی اچھی بات فرمائی بھئی جب ہم سے یہ بات ہو جاتی ہے تو دوسرے پر کیوں ہنسا جائے کہ اس کو شرمندگی ہو۔ ہم آپ کو ایک واقعہ سناتے ہیں۔ ایک بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں جن کا نام حاتم اصم تھا۔ (اصم بہرے کو کہتے ہیں یہ بہرے کیسے بنے سنیے) ایک مرتبہ ان کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے ان سے ایک مسئلہ پوچھا اسی دوران اس عورت کی ہوا نکل گئی اس عورت کو شرمندگی ہوئی۔ حاتم اصم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو شرمندگی سے بچانے کے لیے اس عورت سے کہا زور سے بولو اور یہ ظاہر کیا کہ وہ بہرے ہیں۔ اس سے وہ عورت بہت خوش ہوئی اور سمجھی کہ انہوں نے آواز سنی نہیں۔ جب تک یہ عورت زندہ رہی حاتم اصم رحمہ اللہ تعالیٰ بہرے بنے رہے تاکہ اس عورت کو شرمندگی نہ ہو۔(۳)

دیکھا بچو! آپ نے ان بزرگ نے کتنا بڑا کام کیا ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے

---

(۱) ترمذي: ۷۷/۲، شعب الايمان: ۳۱۵/۵

(۲) بخاري: ۷۳۷/۲، مسلم: ۳۸۳/۲

(۳) مظاهر حق: ۳۷۳/٤

ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے گویا ہم نے نہ کچھ سنا اور نہ کچھ محسوس کیا کسی بھائی کو شرمندگی سے بچانا بہت بڑی نیکی ہے، کیونکہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کے دل کو خوش کرنا بڑی عبادت ہے۔''[1] اور اس سے مسلمان کا دل خوش ہوتا ہے تو جب بھی ایسی بڑی نیکی کا موقع آئے اس کو شائع نہیں کرنا چاہیے بلکہ کمائی کرنی چاہیے۔ انشاء اللہ آپ بھی اس موقع کو ضائع نہیں کریں گے نا! شاباش!

اب اچھے بچوں کی طرح اپنی حاضر دماغی کا ثبوت دینے کے لیے ان سوالات کے جوابات دیجیے۔ شاباش!

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات

❶ کھانسی، ڈکار اور ہوا نکالنے کے کیا آداب ہیں؟

(لوگوں کی طرف سے منہ ہٹا کر یا ہاتھ یا رومال رکھ کر کھانسنا چاہیے، لمبی لمبی ڈکاریں نہیں لینا چاہیے، ساتھیوں کے ساتھ مجلس میں ہوا نہیں نکالنی چاہیے، اگر کسی سے ہو جائے تو ہنسنا نہیں چاہیے۔)

☆☆......☆☆

(۱) الزھد لابن المبارک: ۱/۲۳۹

صفائی ستھرائی کے آداب

پیارے بچو! ہمارا دین اسلام ایک پاکیزہ اور صاف ستھرا مذہب ہے۔ اس میں پاکی اور صفائی کی بہت اہمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ان لوگوں کی تعریف فرمائی ہے جو پاک صاف رہتے ہیں۔[1] ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "اسلام میں نظافت اور صفائی ہے اس لیے صفائی سے رہا کرو جنت میں صاف ستھرا آدمی ہی داخل ہو گا۔"[2] اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ "صفائی اور پاکیزگی آدھا ایمان ہے۔"[3] صفائی کی اسی اہمیت کی وجہ سے قیامت کے دن سب سے پہلے پاکی اور طہارت کے بارے میں حساب ہو گا۔[4]

پاک صاف رہنے کی فضیلت

پیارے بچو! پاک و صاف رہنے کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں اسی اہمیت کی وجہ سے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "جہاں تک ہو سکے پاک و صاف رہا کرو، اللہ تعالیٰ نے اسلام کی بنیاد پاکی پر رکھی ہے اور جنت میں پاک لوگ ہی داخل ہوں گے۔"[5]

اسی طرح پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ "اپنے جسم کو پاک صاف رکھو اللہ تعالیٰ تمہیں پاک و صاف رکھیں گے۔"[6] اسی طرح ارشاد مبارک ہے: "اللہ تعالیٰ پاک و صاف عبادت کرنے والے کو پسند فرماتے ہیں۔"[7]

---

(۱) توبہ: آیت ۱۰۸

(۲) طبراني في "المعجم الاوسط": ۱۳۹/۵

(۳) مسلم: ۱۱۸/۱، مسند ابو عوانہ: ۲۲۳/۱

(۴) شعب الایمان: ۲۸/۳

(۵) کنز العمال: ۱۲۳/۹، التدوین کی اخبار قزدین: ۱۷۶/۱

(۶) طبراني في "المعجم الكبير" ۴۴۶/۱۲، "والاوسط": ۲۰۴/۵

(۷) کنز العمال: ۱۲۳/۹، دار قطني كشف الخفا: ۳۴۲/۱

دیکھا بچو! آپ نے پاک و صاف رہنا کتنی اچھی بات ہے اور اللہ تعالیٰ پاک و صاف رہنے والوں کو کتنا پسند فرماتے ہیں۔ اس لیے آپ بھی اچھے بچے ہیں آپ بھی نیت کریں کہ آپ بھی ہمیشہ پاک و صاف رہیں گے۔ اب ہم آپ کو بتاتے ہیں پاک و صاف رہنے کا کیا مطلب ہے اور کس طرح آپ پاک و صاف رہ سکتے ہیں۔

پیارے بچو! آپ کی آسانی کے لیے ہم پاکی و صفائی کی دو قسمیں کر کے بتاتے تاکہ آپ آسانی سے سمجھ سکیں اور عمل کرنا آپ کے لیے آسان ہو۔ ① اپنی صفائی ② گھر کی صفائی۔

اپنی صفائی

سب سے پہلے اپنی صفائی ہے۔ اس میں سب سے پہلے بدن کی صفائی ہے۔

بدن کو پاک صاف رکھنا

ادب: ...... پیارے بچو! اپنے بدن کو پاک و صاف رکھنا ضروری ہے۔ پیارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اپنے جسم کو پاک و صاف رکھو اللہ تعالیٰ تمہیں پاک و صاف رکھیں گے۔"(۱)

بچو! کیسی اچھی بات ہے کہ اگر ہم صاف ستھرے رہیں گے تو اللہ ہمیں پاک رکھیں گے اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم خوب پاک صاف رہیں۔ بعض بچے پیشاب کرتے ہیں اور پیشاب کے چھینٹوں سے بچتے نہیں ہیں اور پیشاب کے بعد پانی بھی استعمال نہیں کرتے اور جلدی سے کپڑے پہن کر اٹھ جاتے ہیں۔ پیارے بچو! ایسا بالکل بھی نہیں کرنا چاہیے بلکہ پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا چاہیے۔ پیشاب اس طرح کرنا چاہیے کہ چھینٹیں نہ اڑیں پھر پیشاب کے بعد پانی سے عضو کو دھو کر اٹھنا چاہیے۔

اسی طرح بعض بچے اپنے کپڑوں اور جسم کو ناپاک پانی سے بھی نہیں بچاتے ہیں۔ راستے میں پڑے ہوئے پانی سے احتیاط نہیں کرتے ہیں اور چلتے ہوئے پانی

---

(۱) طبراني في "المعجم الكبير" ١٢/٤٤٦، "والاوسط": ٥/٢٠٤

اڑاتے ہیں اس سے بھی بچنا چاہیے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

نہانا

ادب:...... اپنے بدن کو صاف رکھنے کے لیے نہانا بھی ضروری ہے۔ اس لیے آپ روزانہ نہایا کریں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بڑے صحابی ہیں اور مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ بھی ہیں وہ روزانہ نہایا کرتے تھے۔[۱] اگر کسی وجہ سے روزانہ نہانا مشکل ہو آپ کی طبیعت خراب ہو یا سردی زیادہ ہو تو کم از کم ہفتہ میں ایک دن تو ضرور غسل کرنا چاہیے۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ ہر مسلمان ہفتہ میں ایک دن غسل کیا کرے۔[۲] اگر ہفتہ میں ایک دن غسل کیا جائے تو بہتر یہ ہے وہ جمعہ کا دن ہو۔[۳] کیونکہ جمعہ کے دن غسل کرنے کا بہت ثواب ہے (جس کو ہم جمعہ کے بیان میں بتائیں گے)۔

ناخن کاٹنا

ادب:...... بدن کی صفائی ستھرائی میں ناخن کاٹنا بھی شامل ہے۔ پیارے بچو! ناخن کاٹنے چاہئیں ناخن کاٹنا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔ بعض بچے ناخن بڑھاتے ہیں یہ اچھی بات نہیں ہے۔ اس لیے آپ ناخن کاٹا کریں۔ اب ہم آپ کو ناخن کاٹنے کا وقت اور طریقہ بتاتے ہیں۔

ناخن کاٹنے کا وقت

ادب:...... ہر جمعہ کو ناخن کاٹنا چاہیے۔ جمعہ کے دن ناخن کاٹنا مستحب ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ناخن کاٹنا پسند فرماتے تھے۔ جمعہ کے دن کیونکہ خصوصی طور پر پاکی حاصل کرنے کا حکم ہے۔[۴]

---

(۱) ابن ابي شيبه: ۱/۱۸۱

(۲) بخاري: ۱/۱۲۳

(۳) طحاوي: ص ۵۹

(۴) فتح الباري: ۱۰/۳٤٦

حدیث میں جمعہ کے دن ناخن کاٹنے کی فضیلت بھی آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ جمعہ کے دن ناخن کاٹنے والے کو اگلے جمعہ اور اس سے کہیں زیادہ بلاؤں سے محفوظ فرمائیں گے۔ (عائشہ مرفوعاً) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جمعہ کی نماز سے پہلے مونچھیں تراشتے تھے اور ناخن تراش لیا کرتے تھے۔ (۱)

اسی طرح پیارے بچو! جمعرات کے بارے میں ان کاموں کے کرنے کے بارے میں حدیث میں آیا ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”علی! ناخن کاٹنا اور غیر ضروری بالوں کو صاف کرنا جمعرات کے دن ہونا چاہیے اور غسل کرنا یا خوشبو لگانا لباس تبدیل کرنا جمعہ کے دن ہونا چاہیے۔“ ایک حدیث میں جمعرات کے دن ناخن کاٹنے کی فضیلت آئی ہے کہ ”جو یہ چاہے کہ اس پر تونگری زبردستی آئے تو وہ جمعرات کے دن ناخن کاٹا کرے۔“ (۲)

اگر جمعہ کے دن نہ کاٹ سکے اور ناخن بڑھ جائیں تو درمیان میں کسی بھی دن کاٹ لینا چاہیے جمعہ کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔ (۳)

اچھی بات تو یہی ہے کہ ہفتہ میں ایک مرتبہ ناخن کاٹے جائیں اگر نہ ہو سکے تو پندرہ دن میں کاٹ لینا چاہیے اور آخری حد چالیس دن ہے کہ چالیس دن میں تو ضرور کاٹ لینے چاہئیں ورنہ گناہ ہوگا۔ (۴) لیکن بچو! چالیس دن کا انتظار نہیں کرنا چاہیے بلکہ ہفتہ یا پندرہ دن میں ہی کاٹ لینا چاہیے۔

ناخن کاٹنے کا طریقہ

پیارے بچو! اب ہم آپ کو ناخن کاٹنے کا طریقہ بتاتے ہیں غور سے سنیں اور

---

(۱) مرقاۃ: ۲۱۲/۸

(۲) مرقاۃ: ۲۱۰/۸

(۳) فتح الباري: ۳٤٦/۱۰

(۴) مرقاۃ: ۲۱۲/۸

اسی طرح ناخن کاٹا کریں۔ یہ طریقہ سنت تو نہیں ہے لیکن اچھی بات ہے کہ اسی طرح ناخن کاٹے جائیں۔ علماء جو دین کو جاننے والے ہیں انہوں نے ناخن کاٹنے کا ایک طریقہ لکھا ہے وہ ہم آپ کو بتاتے ہیں، یہ ادب ہے۔

ہاتھ اور پاؤں میں اچھی بات یہ ہے کہ پہلے ہاتھ کے ناخن کاٹے جائیں پھر پاؤں کے ناخن کاٹے جائیں۔ ہاتھ کے ناخن کاٹنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے شہادت والی انگلی کا ناخن کاٹا جائے پھر بیچ والی پھر اس کے برابر والی پھر چھوٹی انگلی کا کاٹا جائے پھر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے انگوٹھے تک کاٹا جائے پھر دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔

پاؤں میں پہلے دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی کا ناخن کاٹا جائے پھر انگوٹھے تک کا کاٹا جائے پھر بائیں پاؤں کے انگوٹھے سے چھوٹی انگلی تک ترتیب وار کاٹا جائے۔[۱]

اسی طرح علماء نے لکھا ہے کہ سارے ناخن کاٹے جائیں ایسا نہ ہو کہ بعض کاٹے جائیں بعض چھوڑے جائیں یہ بات اچھی نہیں ہے۔[۲]

بعض بچے دانت سے ناخن کاٹتے رہتے ہیں۔ یہ اچھی عادت نہیں ہے اس عادت سے بچنا چاہیے۔ اس سے ناخن بھی خراب ہو جاتے ہیں دیکھنے میں اچھے نہیں لگتے ہیں دوسرے ناخنوں کی گندگی منہ میں جاتی ہے کیونکہ ہاتھ تو ادھر ادھر لگتا رہتا ہے اور آدمی ہر وقت تو ہاتھ دھوتا نہیں ہے اس سے بیماری وغیرہ ہو جاتی ہے اس کے اور بھی نقصانات ہیں اس لیے اس سے بچنا چاہیے۔

بچو! ایک اور اہم بات کہ علماء نے لکھا ہے کہ ناخن دانتوں سے کاٹنے سے تنگی آتی ہے۔[۳]

ناخن کہاں پھینکے جائیں

پیارے بچو! جب آپ ناخن کاٹ چکیں تو اب آپ نے ان کو پھینکنا ہے تو

---

(۱) فتح الباري: ۲۹۳/۱۱، مرقاة: ۲۰۹/۸، ۲۱۰

(۲) فتح الباري: ۲۹٤/۱۱

(۳) اتحاف سادات المفتين: ٤۱۲/۲

ناخنوں کو کہاں پھینکنا ہے؟ ہم آپ بتاتے ہیں پیارے بچو! اللہ تعالیٰ کے ہاں انسان بہت محترم ہے اس لیے جس طرح انسان قابل عزت ہے اسی طرح اس کے جسم کے اجزاء (ٹکڑے اور حصے) بھی قابل عزت و احترام ہیں۔ اس لیے آپ کے ناخن اور بال بھی عزت و احترام والے ہیں۔

اب ان کی عزت و احترام کیا ہے؟ علماء نے لکھا ہے کہ ناخن اور بال کاٹنے کے کوڑے کرکٹ کوڑے دان میں ڈالنا اچھی بات نہیں ہے بلکہ ان چیزوں کو زمین میں دفن کر دینا چاہیے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک بڑے صحابی ہیں وہ جب ناخن اور بال کاٹا کرتے تھے تو ان کو دفن فرماتے تھے۔ اس لیے ان کو دفن کرنا مستحب یعنی دین میں پسندیدہ بات ہے۔[1]

اس کے لیے آپ یہ کر سکتے ہیں کہ ایک چھوٹا ڈبہ اپنے گھر میں رکھ لیں جس میں ناخن کاٹ کر یا بال وغیرہ ڈالا کریں جب وہ زیادہ ہو جائیں تو کہیں دفن کر دیا جائے۔ اگر ایسا کیا جائے سالوں میں دفن کرنے کی باری آئے گی اور کئی سال بعد ایک دن یہ کام کر لینا کوئی مشکل نہیں ہے۔

بال کاٹنا

ادب:...... پیارے بچو! جب آپ بال رکھیں تو اس کے لیے ضروری ہے کہ ان کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”بالوں کا اکرام کیا کرو“ تو بالوں کا اکرام یہ ہے کہ ان کو صاف ستھرا رکھا جائے اور ان کو کنگھی کی جائے اور کبھی کبھی تیل بھی لگانا چاہیے۔ بالوں کو بکھیرے رکھنا کنگھی نہ کرنا یہ ان کے حقوق اور اکرام کے خلاف ہے اس لیے اس کا خیال رکھنا چاہیے۔

پیارے بچو! اسی طرح اپنے بال بھی کٹوانے چاہئیں۔ جو بچے اپنی تعلیمی مراحل میں ہیں ان کو بال نہیں بڑھانا چاہیے بلکہ ان کے لیے اچھی بات تو سر منڈانا ہی ہے

---

(۱) فتح الباري: ۱۱/۲۹٤

اگر سر نہ منڈائیں تو بال چھوٹے رکھنے چاہئیں۔

بال رکھنے کا طریقہ

ادب:...... چھوٹے بال رکھنے میں اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ بال چاروں طرف سے برابر ہوں ایسا نہ ہو کہ کہیں سے چھوٹے کہیں سے بڑے ہوں کیونکہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔[1] اس لیے اس سے ضرور بچنا چاہیے۔

پیارے بچو! اسی طرح لڑکوں کو ایسے بال نہیں رکھنا چاہیے جو لڑکیاں رکھتی ہیں اور نہ ہی لڑکیوں کو ایسے بال رکھنا چاہیے جو لڑکے رکھتے ہیں۔ یہ بہت بری بات ہے اس سے بچنا چاہیے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں حدیث میں وعید آئی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہوں۔[2] ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہیں فرمایا اس کو ہم کریں اس سے بہت بچنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے بچائیں۔

بالوں میں تیل لگانا

پیارے بچو! بال اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہیں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اچھے بال (بھی) حسن ہیں جو اللہ تعالیٰ مسلمان مرد کو عطا فرماتے ہیں۔[3] اسی طرح حدیث میں بالوں کا اکرام کرنے کے لیے فرمایا ہے۔[4]

اس لیے بچو! اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا اکرام اور شکریہ یہ ہے کہ ہم اس کو صاف ستھرا رکھیں، تیل لگائیں اور کنگھی کریں اب ہم آپ کو تیل لگانے اور کنگھی کرنے کے آداب بتاتے ہیں تاکہ آپ بھی اپنے بالوں کا شکریہ ان پر عمل کر کے ادا کر سکتے ہیں۔ ہاں ایک کام کی بات بھی آپ کو بتاتے ہیں جو بچے ابھی تعلیمی مراحل میں ہیں وہ بال نہیں رکھ سکتے تو وہ کم از کم تیل لگا کر ان کو صاف ستھرا تو رکھ سکتے ہیں اس

---

(۱) بخاري: ۲/ ۸۷۷، مسلم: ۲/ ۲۰۳

(۲) بخاري: ۲/ ۸۷٤، ابن ماجه: ص ۱۳۷

(۳) کنز: ٦/ ۲۷۳

(۴) ابوداؤد: ۲۱۸/ ۲

پر بھی ان کو ثواب ملے گا۔ ایسا نہ ہو کہ آپ اپنے امی ابو یا استادوں سے بال رکھنے پر جھگڑیں اس لیے ہم نے یہ آپ کو بتا دی تاکہ آپ اس پر عمل کریں اور ثواب کما سکیں۔

چلیں اب آپ تیل لگانے کے آداب سنیں۔

ادب:...... بالوں میں تیل لگانا سنت ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بالوں میں بہت زیادہ تیل لگایا کرتے تھے۔ (۱)

ادب:...... تیل لگانے سے پہلے "بسم اللہ" پڑھنا چاہیے ورنہ شیطان بھی تیل لگانے میں ساتھ ہو جاتا ہے۔ (۲)

ادب:...... پہلے ڈاڑھی میں تیل لگانا چاہیے پھر سر میں لگانا چاہیے۔

ادب:...... ڈاڑھی میں ڈاڑھی بچہ (ڈاڑھی کے وہ بال جو نچلے ہونٹ کے نیچے ہوتے ہیں) سے تیل لگانا شروع کرنا چاہیے۔ (۳) اور سر میں پیشانی یعنی سامنے کے حصہ سے لگانا چاہیے۔ (۴)

ادب:...... تیل لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے الٹے ہاتھ میں تیل ڈالیں پھر دونوں بھوؤں پر لگائیں پھر پلکوں پر پھر سر پر لگائیں۔ (۵)

کنگھی کرنے کے آداب

تیل لگانے کے بعد کنگھی کرنا بھی بالوں کے اکرام میں شامل ہے۔ اس لیے اب ہم آپ کو کنگھی کرنے کے آداب بتاتے ہیں۔

ادب:...... جب رکھے جائیں تو ان میں کنگھی کرنا سنت ہے۔ (۶) ہمارے پیارے

---

(۱) شمائل ترمذی ص: ٤

(۲) ابن سني رقم

(۳) طبرانی فی "المعجم الاوسط": ۳۲٤/۷

(۴) سيرة الشامي: ۳۵۱/۷

(۵) جامع صغير: ٦٧/١

(٦) فتح الباری: ۱۱/۳۰۷

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کو بکھیرے رکھنے کو پسند نہیں فرمایا ہے۔ [1]

ادب:......اگر ضرورت ہو تو ان میں کئی بار کنگھی کر سکتے ہیں۔ [2]

ادب:...... کنگھی رکھنا بھی سنت ہے۔ [3]

ادب:......مانگ درمیان سے نکالنا چاہیے۔ [4]

ادب:......ٹیڑھی مانگ نہیں نکالنا چاہیے۔

ادب:...... سوتے وقت بھی کنگھی کرنا چاہیے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت کنگھی کیا کرتے تھے۔ [5]

ادب:......سر میں کنگھی پہلے سیدھی طرف پھر الٹی طرف کرنا چاہیے۔ [6]

ادب:...... کنگھی بائیں ہاتھ سے کرنا چاہیے۔ [7]

دانتوں کی صفائی

ادب:...... پیارے بچو! اسی طرح اپنے دانت بھی صاف رکھنا چاہیے۔ ہمارے پیارے دین میں دانتوں کو صاف رکھنا بھی بہت اچھی بات ہے اسی طرح اخلاقی طور پر بھی گندے دانت بہت برے لگتے ہیں۔ ایسے بچوں کو لوگ بھی پسند نہیں کرتے۔ اس کے علاوہ جب آپ ہنستے ہیں تو دانت نظر آ ہی جاتے ہیں آپ خود سوچیں اگر کوئی گندے دانت لیے آپ کے سامنے ہنسے تو آپ کو کتنا برا لگتا ہے ایسے ہی دوسرے لوگوں کو بھی ان کے سامنے گندے دانت سے ہنسنا برا لگتا ہے اس سے تو دوسرے مسلمان کو تکلیف دینے کا گناہ بھی ہوتا ہے اس لیے اس سے بھی بچنا چاہیے اچھے

---

(۱)ابوداؤد:۲/۲۰۶

(۲)بذل:۶/۷۰، مرقاة

(۳)سیرة الشامی:۷/۳۴۶

(۴)مرقاة:۸/۲۹۳، مفتی:۲/۶۵

(۵)ابو الشیخ سیرة الشامیه:۷/۳۴۵

(۶)فتح الباری:۱۱/۳۱۲

(۷)فتح الباری:۱۱/۳۱۲

بچے ایسی باتوں سے بہت بچتے ہیں۔

بعض بچے اپنے دانت صاف نہیں کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان کے دانت پیلے ہو جاتے ہیں اور پیلی تہہ جم جاتی ہے جو بہت مشکل سے صاف ہوتی ہے۔ اس سے ایک نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ دانتوں میں گندگی رہ جانے کی وجہ سے دانتوں میں کیڑا لگ جاتا ہے جس کی وجہ سے کبھی تو دانت بھی نکالنا پڑ جاتا ہے۔ یہ کیسی نقصان کی بات ہے۔

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک شخص کو دیکھا جن کے دانت پیلے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہیں پیلے دانت والا دیکھتا ہوں تم مسواک کیا کرو۔''[1] پیارے بچو! اس سے معلوم ہوا کہ دانتوں کو صاف رکھنا کتنا ضروری ہے۔ اسی لیے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی بہت مسواک کیا کرتے تھے۔

پیارے بچو! رات کو سونے سے پہلے بھی مسواک کرنا چاہیے۔ رات کو سوتے وقت جو کچھ آپ نے کھانا کھایا ہوتا ہے وہ آپ کے دانتوں میں رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے دانتوں میں کیڑا لگ جاتا ہے اور وہ خراب ہو جاتے ہیں اس لیے رات کو سونے سے پہلے دانت ضرور صاف کرنے چاہئیں۔ اگر مسواک نہ کریں تو برش کر لینا چاہیے۔

اسی طرح صبح اٹھ کر بھی دانت صاف کرنے چاہیے۔ رات بھر منہ بند رہنے کی وجہ سے دانتوں میں بو پیدا ہو جاتی ہے۔ اٹھ کر دانت صاف کرنا چاہیے۔ دانت صاف کیے بغیر کچھ کھانا نہیں چاہیے۔ پیارے بچو! اس کی عادت بنائیں اور کبھی نہ چھوڑیں اس سے آپ کو بہت فائدہ ہو گا۔

---

(۱) احمد: ۱/۲۱٤، مسند بزار: ٤/۱۳۰

کپڑے صاف رکھنا

ادب:......پیارے بچو! اسی طرح کپڑے بھی پاک صاف رکھنے چاہیے۔ میلے کچیلے کپڑے پہننا کوئی اچھی بات نہیں ہے پہلے ہم نے آپ کو بتایا تھا کہ کپڑے کیسے پہننے چاہئیں اب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ کپڑوں کو صاف رکھنا چاہیے۔

پیارے بچو! جس طرح ہر چیز صاف ستھری ہونی چاہیے ایسے ہی کپڑے بھی پاک وصاف ہونے چاہئیں۔ ایک مرتبہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس کے بدن پر میلے کچیلے کپڑے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا اس شخص کو کوئی ایسی چیز نہیں ملتی (یعنی صابن وغیرہ) جس سے یہ اپنے کپڑوں کو دھولے۔'' [1] دیکھا بچو! اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گندے اور میلے کچیلے کپڑے نہیں پہننے چاہئیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پسند نہیں فرمایا ہے۔ اس لیے آپ بھی میلے کچیلے کپڑے نہیں پہنا کریں۔

کپڑے میلے نہیں کرنا چاہیے

ادب:......پیارے بچو! جس طرح میلے کپڑے نہیں پہننے چاہئیں اسی طرح کپڑے میلے بھی نہیں کرنے چاہئیں۔ بعض بچے اپنے کپڑے بہت جلدی میلے کرتے ہیں اور کھیل کود میں کپڑوں کو میلا ہونے سے بچانے کی احتیاط نہیں کرتے ہیں کپڑے بہت زیادہ گندے کرتے ہیں۔ یہ بہت ہی بری بات ہے۔ اس سے کئی خرابیاں ہوتی ہیں ایک تو میلے کپڑے بار بار دھلنے کی وجہ سے جلدی خراب ہو جاتے ہیں دوسرے آپ کی امی جان کو دھونے میں بہت محنت کرنی پڑتی ہے جس کی وجہ سے انہیں تکلیف ہوتی ہے۔ یہ کتنی بری بات ہے کہ آپ کی وجہ سے امی جان کو تکلیف اٹھانی پڑے۔ اچھے بچے امی ابو کو تکلیف نہیں پہنچاتے ہیں۔ اس لیے کپڑے پہننے میں احتیاط کرنی چاہیے کہ خراب نہ ہو جائیں۔ اسی طرح گندے

---

(۱) ابوداؤد: ۲/۲۰۶، مسند احمد: ۳/۳۵۷

کپڑوں کو لوگ بھی اچھا نہیں سمجھتے ہیں۔ اس سے اپنی غلطی کی وجہ سے ان کے برے گمان کرنے کا سبب بھی بنتے ہیں۔ یہ سب بری باتیں ہیں ان سے بچنا چاہیے۔

بعض بچے اسکول میں ایک دوسرے پر انک پھینکتے ہیں اور کپڑے خراب کرتے ہیں اس میں بھی کئی خرابیاں ہوتی ہیں ایک تو انک جو علم کا آلہ ہے اس کی بے ادبی ہوتی ہے، پیسہ ضائع ہوتا ہے، کپڑے خراب ہوتے ہیں ان کو دھونے میں امی کو تکلیف ہوتی ہے، مسلمانوں کی بے اکرامی ہوتی ہے اس کے علاوہ گندی عادت پڑتی ہے۔ یہ سب بہت ہی بری باتیں ہیں۔ ان سے خوب بچنا چاہیے۔ اچھے بچے بالکل ایسا نہیں کرتے ہیں۔

گھر کو صاف رکھنا

ادب:......پیارے بچو! جس طرح خود کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے اسی طرح اپنے گھر کو بھی صاف رکھنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں کو صاف ستھرا رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔[1] اس سے گھروں کی صفائی کی اور بھی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ ”جب گھر میں کچرا ہو (یعنی گھر گندا ہو) تو اس سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔“[2] اسی طرح گھر کے صحن کو صاف کرنے کا خصوصیت سے حکم فرمایا گیا ہے۔[3] ایک حدیث میں ہے کہ ”برتنوں کو دھلا رکھنا اور صحن کو صاف رکھنا مالداری کا سبب ہے۔“[4]

گھر کو صاف ستھرا رکھنے سے جو مہمان آتے ہیں ان کو بھی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ ورنہ اگر گھر گندہ ہو تو مہمان کو تکلیف ہوتی ہے اور وہ آرام سے بیٹھ نہیں سکتا

---

(۱) مسند فردوس: ۲/ ٤٦٠

(۲) مسند فردوس: ۲/ ۷۳

(۳) مسند فردوس: ۲/ ٤٦٠

(۴) مسند فردوس: ۳/ ۱۰۲

ہے جس سے اس کی بے اکرامی بھی ہوتی ہے۔

کوڑا ڈالنے کے آداب

ادب:...... پیارے بچو! گھر کو گندہ کرنا بہت بری عادت ہے۔ بعض بچے گھر میں کوڑا کرکٹ ڈالتے کچرا پھیلاتے ہیں اگر کوئی ٹافی یا بسکٹ وغیرہ کھاتے ہیں تو ریپر جہاں دل چاہے گھر میں پھینک دیتے ہیں۔ جس سے گھر گندہ ہوتا ہے۔ یہ بری بات ہے بلکہ جب بھی آپ ٹافی یا بسکٹ وغیرہ کھائیں تو ریپر کو کوڑے دان (Dustbin) میں ڈالا کریں۔ اس کی پکی عادت بنالیں کوڑے دان کے علاوہ گھر میں کہیں بھی کوڑا نہ ڈالیں۔ اگر کوئی دوسرے بہن بھائی یا کوئی مہمان وغیرہ ایسا کریں تو ان کو بھی بتائیں اور سمجھائیں کہ کچرا کوڑے دان میں ڈالنا چاہیے۔

ادب:...... اسی طرح بعض بچے گھر میں سلیقے قرینے سے رکھی ہوئی چیزوں کو چھیڑتے ہیں اور ان کو اٹھا کر بکھیر دیتے ہیں یہ بہت ہی بری بات ہے۔ آپ خود دیکھیں کہ کیا بکھرا ہوا گھر آپ کو اچھا لگتا ہے اگر نہیں لگتا تو آپ نے ایسا گندا کام کیا کہ جس سے آپ کا گھر گندا ہو گیا۔

پیارے بچو! گھر کی چیزوں کو اٹھانا ہی نہیں چاہیے آپ کی امی جان کتنے احتیاط اور سلیقہ کے ساتھ چیزوں کو قرینے سے رکھتی ہیں۔ اس لیے چیزوں کو اٹھانا نہیں چاہیے کہ اس سے ان کی محنت خراب ہو جاتی ہے۔ اگر کسی ضرورت کی وجہ سے کوئی چیز اٹھانی پڑے تو ہمیشہ اس بات کی عادت بنائیں کہ جو چیز جہاں سے اٹھائی جائے اس کو وہیں رکھا جائے۔ ادھر ادھر دوسری جگہ رکھ دینا بہت بری بات ہے جب کسی دوسرے کو اس چیز کی ضرورت ہوگی تو اس کو وہ چیز وہاں نہیں ملے گی جس سے اس کو پریشانی ہوگی۔ کسی کو پریشان کرنا بہت ہی بری بات ہے۔ اس سے بچنا چاہیے اور جو چیز جہاں سے اٹھائی ہے وہ وہیں رکھ دینی چاہیے۔

ادب:...... اسی طرح اگر گھر میں جہاں بھی کوڑا دیکھا جائے اس کو خود ہی فوراً اٹھا دینا

چاہیے۔ دوسرے کے اٹھانے کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔ اگر ہر ایک دوسرے کا انتظار کرے گا تو آپ کا گھر گندا ہوتا چلا جائے گا اور کوئی بھی صفائی نہیں کرے گا۔ یہ بہت بری بات ہے آپ کا گھر آپ کے علاوہ کون صاف کرے گا پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی گھر کی صفائی خود کر لیتے تھے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں جھاڑو بھی لگاتے تھے۔ اس لیے ہمیں بھی اپنے گھر کو صاف کر کے اس سنت کو پورا کرنا چاہیے۔ اس سے سنت کا ثواب بھی ملے گا اور امی جان کی خدمت کا ثواب بھی ملے گا، بلکہ اچھے بچے تو اپنے ہوم ورک اور اسکول کے کام سے فارغ ہو کر خود ہی امی جان سے پوچھتے ہیں کہ کوئی کام ہے تاکہ امی کا ہاتھ بٹایا جائے۔ امی اکیلی کتنا کام کریں گی اس لیے آپ بھی اچھے بچوں کی طرح گھر کو صاف کرنے میں امی جان کا ہاتھ بٹایا کریں شاباش۔

اسی طرح اگر چھوٹے بہن بھائی گھر خراب کر دیں تو خود صفائی کر دیا کریں۔ اور ان کو سکھائیں کہ گھر خراب نہیں کرتے ہیں۔ کوئی چیز کھائیں تو اس طرح کھائیں کہ اس سے کپڑے اور گھر وغیرہ گندا نہ ہو۔

اسی طرح اپنے گھر کے ساتھ اپنے گھر سے باہر کی بھی صفائی کا خیال رکھنا چاہیے۔ کوڑا بھی گھر سے باہر نہیں پھینکنا چاہیے۔ بعض بچے پانی، کوڑا، وغیرہ گھر سے باہر پھینک دیتے ہیں اس سے آنے جانے والوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ یہ بہت ہی بری بات ہے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے تو خراب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (۱)

اس سے لوگوں کا راستہ خراب ہو جاتا ہے کبھی تو اس کی وجہ سے گلی میں راستوں میں اتنا کوڑا جمع ہو جاتا ہے کہ راستہ تنگ ہو جاتا ہے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بہت ہی برا بتایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو

---

(۱) مسلم: ۱۳۲/۱، ابوداؤد: ۵/۱

شخص مسلمانوں کا راستہ تنگ کر دے اس کا جہاد قبول نہیں ہے۔"[۱] پیارے بچو! جہاد کتنی اہم اور بڑی عبادت ہے وہ ایسے آدمی کو قبول نہیں ہے جو راستہ تنگ کر دے کتنی بڑی وعید ہے اس سے ضرور بچنا چاہیے۔

اسی طرح کبھی تو یہ بھی ہوتا ہے کہ گھر سے کوئی چیز باہر پھینکی وہ کسی کے اوپر گر گئی اس کے کپڑے خراب ہو گئے یہ کسی مسلمان کو تکلیف دینا ہے جو بڑا گناہ ہے۔ کبھی تو بات لڑائی جھگڑے تک پہنچ جاتی ہے یہ اور بری بات ہے۔ اس لیے ہمیشہ کچرا گھر ہی میں کوڑے دان میں ڈالنے کی عادت ڈالیں۔

بچو! بالکل صفائی ستھرائی سے آپ ان سوالات کا جواب دیجیے شاباش!

☆☆.....☆☆

آزمائشی سوالات

❶ صاف ستھرا رہنے کی کیا اہمیت وفضیلت ہے؟

❷ بنیادی طور، پر پاکی وصفائی کی کتنی قسمیں ہیں؟

(دو ① اپنی صفائی ② گھر کی صفائی۔)

❸ اپنی صفائی کے لیے کن چیزوں کا اہتمام کرنا چاہیے؟

(پیشاب ناپاک پانی وغیرہ سے اپنے جسم کو بچانا، روزانہ یا کم از کم ہفتہ میں ایک مرتبہ نہانا، ناخن کاٹنا، بالوں کو صاف ستھرا رکھنا، تیل لگانا کنگھی کرنا، دانتوں کو روزانہ صاف کرنا، کپڑے صاف رکھنا۔)

❹ ناخن کب اور کس طرح کاٹنے چاہیے اور کاٹ کر کہاں پھینکنا چاہیے؟

(ہر جمعہ کو کاٹنا چاہیے، اگر بھول جائیں تو کسی دن بھی کاٹ لینا چاہیے، پہلے ہاتھ اور پھر پاؤں کے ناخن کاٹنے چاہیے ناخن کاٹنے کا جو طریقہ بتایا ہے اس طرح کاٹنا چاہیے۔ کاٹ کر دفن کر دینا چاہیے۔)

---

(۱) معارف القرآن: ۳۰/۵

❺ بالوں کو کس طرح رکھنا چاہیے اور کس طرح نہیں؟

(چاروں طرف سے برابر رکھنا چاہیے، لڑکوں کو لڑکیوں کی طرح اور لڑکیوں کو لڑکوں کی طرح نہیں رکھنا چاہیے۔)

❻ بالوں کی صفائی ستھرائی کا کیا طریقہ اور کیا آداب ہیں؟

❼ بالوں میں تیل لگانے کا کیا طریقہ اور کیا آداب ہیں؟

❽ بالوں میں کنگھی کرنے کے کیا آداب ہیں؟

☆☆......☆☆

دعوت کرنے کے آداب

پیارے بچو! دعوت کرنے کی بہت فضیلت ہے۔ جب آپ کے گھر میں دعوت ہو تو آپ امی ابو کا ہاتھ بٹا کر یہ ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ اب ہم آپ کو دعوت کرنے اور کھانا کھلانے کے چند فضائل بتاتے ہیں۔

دعوت کرنے کے فضائل

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دعوت نہ کرے اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ (۱) ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ "ایمان کیا ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کھانا کھلانا اور سلام پھیلانا۔" ایک جگہ ارشاد ہے "اللہ تعالیٰ کی رحمت واجب کرنے والے اعمال میں مسلمان مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔" (۲)

ایک حدیث میں ہے "جنت میں کچھ بالا خانے ہیں جن کے اندر کا حصہ باہر سے اور باہر کا حصہ اندر سے نظر آتا ہے۔" ایک صحابی نے پوچھا: "یارسول اللہ! یہ کس کے لیے ہیں؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "یہ بالا خانے اس کے لیے ہیں جو (لوگوں سے) اچھی بات کرے، (ان کو) کھانا کھلائے، سلام کو پھیلائے اور رات کو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں نماز پڑھے۔" (۳)

کھانا کھلانے کے بہت فضائل ہیں جو بڑی کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں ہم نے تھوڑے سے لکھے ہیں تاکہ آپ کو کھانا کھلانے کی فضیلت معلوم ہو سکے اب ہم آپ کو دعوت کی اہمیت کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ سناتے ہیں۔ غور سے

---

(۱) مسند احمد: ۱۵۵/٤، شعب الایمان: ۹۱/۷

(۲) حاکم عن جابر: ٦٤/۲

(۳) احمد: ۲۰۰/۱

سنیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب کھانا کھانے لگتے تو پہلے میل دو میل کسی آدمی کو تلاش فرماتے جو ان کے ساتھ کھانا کھائے اسی لیے ان کو ''ابا الضیفان'' ضیافت کرنے والے کہتے تھے۔(۱)

اب ہم آپ کو دعوت کے آداب بتاتے ہیں۔

ادب:...... نیک لوگوں کی دعوت کرنی چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا ہی حکم فرمایا ہے۔

ادب:...... جب مہمان آجائیں تو ان کو جلدی کھانا کھلا دینا چاہیے کیونکہ اس میں مہمان کا اکرام ہے اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہمان کے اکرام کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

ادب:...... کھانا دستر خوان بچھا کر کھلانا چاہیے۔

ادب:...... کھانے کی جو چیزیں موجود ہوں ساری ایک ہی مرتبہ رکھ دینا چاہیے۔ ایک ایک کر کے نہیں لانی چاہئیں۔

ادب:...... اکرام سے کھانا کھلانا چاہیے۔ اور اصرار کر کے کھلانا چاہیے۔

ادب:...... جب تک لوگ پوری پوری طرح کھانہ لیں کھانا نہیں اٹھانا چاہیے۔

ادب:...... جب مہمان جانے لگیں تو ان کو چھوڑنے دروازے تک جانا چاہیے۔ یہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

ادب:...... مہمان کو خوش کر کے بھیجنا چاہیے۔(۲)

پیارے بچو! جب آپ کے گھر میں مہمان آئیں تو آپ کیا کریں گے ان سوالات کے جواب دے کر بتائیں؟

☆☆......☆☆

---

(۱) احیاء العلوم: ۱۲/۲

(۲) کُلّه من احیاء العلوم: ۱۸،۱۷/۲

آزمائشی سوالات

❶ دعوت کرنے کے کیا فضائل ہیں؟

❷ مہمانوں کو کھانا کس طرح کھلانا چاہیے؟

(جلدی کھلانا چاہیے دسترخوان بچھا کر اکرام اور اصرار سے کھلانا چاہیے۔)

❸ مہمان جانے لگیں تو کیا کرنا چاہیے؟

(ان کو چھوڑنے دروازے تک جانا چاہیے اور ان کو خوش کر کے بھیجنا چاہیے۔)

☆☆......☆☆

دعوت میں جانے کے آداب

پیارے بچو! کھانے کے آداب تو آپ نے سن لیے اب ایک کھانا وہ ہے جو آپ مہمان بن کر کھاتے ہیں۔ اس کے بھی کچھ اور آداب ہیں۔ اب ہم آپ کو وہ آداب بتاتے ہیں۔

ادب:......پیارے بچو! جب کوئی آپ کو کھانے کے لیے دعوت دے اور بلائے تو اس کی دعوت قبول کرنی چاہیے۔ اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو انکار نہیں کرنا چاہیے۔ مجبوری کیا ہے اس کے بارے میں ہم آپ کو آگے بتائیں گے۔

ادب:...... جب آپ دعوت قبول کریں تو اس وقت کھانے اور پیٹ بھرنے کی نیت سے دعوت قبول نہیں کرنا چاہیے بلکہ مسلمان کے دل کو خوش کرنے اور مومن کی زیارت وملاقات کی نیت سے کرنا چاہیے۔

ادب:......بعض صورتوں میں دعوت نہ قبول کرنے کی اجازت ہے اس کی صورتیں ہم نیچے لکھتے ہیں۔

❶ اگر کوئی مجبوری ہو تو دعوت قبول نہ کرنے کی اجازت ہے۔

❷ جو کھانا کھلایا جارہا ہے وہ حرام ہو۔

❸ صرف مالدار لوگوں کو بلایا گیا ہو۔

❹ دعوت کی محفل میں حرام چیزیں ہوں جیسے ناچ گانا وغیرہ۔[۱]

ادب:......دعوت کے بغیر کہیں کھانے کے لیے نہیں جانا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بغیر بلائے کسی دعوت میں گیا تو وہ چور بن کر داخل ہوا اور لٹیرا بن کر نکلا۔[۲] اس سے بہت بچنا چاہیے۔

---

(۱) مرقات: ۲۵۳/۶

(۲) ابوداؤد: ۱۶۹/۲

ادب:...... جب مہمان کے ہاں جائیں تو جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھنا چاہیے۔ (اچھی جگہ کی تلاش میں نہیں رہنا چاہیے)۔

ادب:...... جب آپ کسی کے گھر میں جا کر بیٹھیں تو ادھر ادھر دیواروں کو یا گھر میں آنے جانے والے راستوں کو نہیں دیکھنا چاہیے۔ نہ جہاں سے کھانا آئے اس جگہ کو دیکھنا چاہیے۔ اسی طرح عورتوں کے راستے کے سامنے بھی نہیں بیٹھنا چاہیے۔

ادب:...... اگر کھانے میں دیر ہو تو جلدی نہیں کرنی چاہیے (اس سے کبھی کھانا تیار نہیں ہوا کرتا اور گھر والے کو تکلیف ہوتی ہے)۔ (۱)

ادب:...... کھانے کے بعد دعوت کے کھانے کی دعا پڑھنا چاہیے۔

دعا یہ ہے:

"أَطْعَمَ طَعَامَكُمَ ٱلْاَبْرَارُ أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةَ."

ایک دعا یہ ہے:

"اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْلَهُمْ وَارْحَمْهُمْ"

ایک دعا یہ ہے:

"اَللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنَا وَاسْقِ مَنْ سَقَانَا."

ادب:...... میزبان کی اجازت کے بغیر گھر سے واپس نہیں جانا چاہیے۔ (۲)

پیارے بچو! بھئی دعوت میں تو بعد میں جائیے گا پہلے ذرا ہمیں ان سوالات کے جوابات تو دے دیں شاباش!

☆☆......☆☆

---

(۱) احیاء العلوم: ۲/۱۳، ۱۵

(۲) احیاء: ۲/۱۸

آزمائشی سوالات

❶ جب کوئی دعوت کرے تو کیا کرنا چاہیے اور دعوت کس نیت سے قبول کرنا چاہیے؟

(دعوت قبول کرنا چاہیے، مسلمان کے دل کو خوش کرنے کے لیے قبول کرنا چاہیے۔)

❷ دعوت قبول نہ کرنے کی کیا مجبوری ہے؟

(کھانا حرام ہو، صرف مال داروں کو بلایا گیا ہو، گناہ کے کام ہو رہے ہوں۔)

❸ اگر دعوت کے بغیر کوئی جائے تو وہ کیسا ہے؟

(چور بن کر گیا اور لٹیرا بن کر نکلا۔)

❹ دعوت کے کھانے کے بعد کون سی دعائیں پڑھنی چاہیے؟

☆☆......☆☆

والدین کا ادب و احترام

پیارے بچو! ماں باپ، بہن بھائی، دادا دادی، نانا نانی، چچا پھوپھی، خالہ ماموں وغیرہ سب رشتہ دار ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس نعمت کو بطور احسان ذکر فرمایا ہے۔ اس نعمت کا شکریہ بھی اللہ تعالیٰ کے وہ احکام ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائے ہیں۔ اب ہم آپ کو ان سب کے حقوق اور ان کے احکام بتاتے ہیں۔ سب سے پہلے والدین کے حقوق و آداب اور بعد میں دوسرے رشتہ داروں کے حقوق و آداب بتاتے ہیں۔ غور سے سنیں اور عمل کریں۔ شاباش

والدین بڑی نعمت ہیں

والدین اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں والدین کا بڑا درجہ ہے۔ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے والدین کے حق کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''والدین تمہاری جنت اور دوزخ ہیں''[۱]، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم والدین کا ادب و احترام کرو اور ان کے حقوق ادا کرو تو یہ تمہارے لیے جنت میں جانے کا ذریعہ ہیں اور اگر تم ان کا ادب و احترام نہ کرو ان کے حقوق ادا نہ کرو تو یہ تمہارے لیے جہنم میں جانے کا ذریعہ ہیں۔

پیارے بچو! اس سے معلوم ہوا کہ ہمیں اپنے والدین کی قدر کرنی چاہیے اور ان کا ادب و احترام کرنا چاہیے اسی طرح ان کے جو حقوق ہیں ان کو ادا کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے والدین کو اتنا بڑا درجہ اس لیے عطا فرمایا ہے کہ والدین اپنی اولاد کو ایسے وقت میں شفقت و محبت سے پالتے ہیں جس وقت بچے والدین کے بہت ہی محتاج

---

(۱) ابن ماجہ: ص ۲۶۰

ہوتے ہیں۔ ان کی شفقت اور محبت کا یہ حال ہوتا ہے کہ خود اپنے آرام اور اپنی سہولت کو نہیں دیکھتے اور اولاد کے آرام اور سہولت کا خیال رکھتے ہیں، خود نہیں کھاتے اولاد کو کھلاتے ہیں، خود نہیں پیتے اولاد کو پلاتے ہیں، خود نہیں سوتے اولاد کو سلاتے ہیں، خود نہیں پہنتے اولاد کو پہناتے ہیں حتی کہ پیارے بچو! اپنا نوالہ تک اپنی اولاد کو کھلا دیتے ہیں۔

اس موقع پر ہم آپ کو ایک واقعہ سناتے ہیں غور سے سنیے اور والدین کی شفقت اور محبت کو دیکھیے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ ہیں ان کے پاس ایک عورت آئی اس کے ساتھ دو بچیاں تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس عورت کو ایک کھجور دی۔ اس عورت نے اس کھجور کے دو حصے کیے اور دونوں بچیوں کو ایک ایک ٹکڑا دے دیا اور خود کچھ نہ کھایا۔ (۱)

دیکھا بچو! آپ نے ان صحابی عورت نے خود کچھ نہ کھا کر اپنی بچیوں کو کھلا دیا۔ پیارے بچو! والدین اپنی اولاد کے لیے کتنا کام کرتے ہیں ان کے کھانے پینے، پہننے اور سب سے مشکل ان کی تعلیم و تربیت کرتے ہیں۔ اس کے لیے اپنی صحت و آرام، مال و دولت کسی چیز کی بھی پرواہ نہیں کرتے ہیں۔

پیارے بچو! ایسے پیارے والدین کی کتنی قدر کرنی چاہیے، ان کی کتنی بات ماننی چاہیے، ان کے کتنے حقوق ادا کرنے چاہئیں، ان کے آگے چوں چرا نہیں کرنا چاہیے یہ ان کا حق ہے۔ پیارے بچو! کیسی ناشکری کی بات ہے ایسے پیارے والدین کی قدر نہ کی جائے، ان کے حقوق ادا نہ کیے جائیں، ان کی بات نہ مانی جائے، ان کے آگے چوں و چرا کیا جائے۔ اس لیے اچھے بچے بالکل ایسا نہیں کرتے ہیں بلکہ ان کی قدر کرتے ہیں، ان کی شکر گزاری کرتے ہیں، ان کی بات مانتے ہیں اور اپنی خواہش پر ان کی خوشی کو مقدم کرتے ہیں۔

---

(۱) بخاري: ۱/ ۱۹۰، مسلم: ۲/ ۳۳۰

پیارے بچو! یہ تو تھا والدین کا حق اب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کر کے ان کے حق کو ادا کرنے سے پیارے اللہ تعالیٰ کتنے خوش ہوتے ہیں اور اس پر کیا کیا انعامات عطا فرماتے ہیں۔ اب ہم آپ کو والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے فضائل سناتے ہیں اس کے بعد ان کے حقوق بتائیں گے۔

والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے فضائل

- ......والدین کے راضی ہونے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں۔ (۱)
- ......وقت پر نماز پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ عمل ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے۔ (۲)
- ......ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ (۳)
- ......باپ جنت کا درمیانی (یعنی سب سے اچھا) دروازہ ہے۔ (۴)
- ......جو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اس کی اولاد اس کے ساتھ اچھا سلوک کرتی ہے۔ (۵)
- ...... والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے رزق اور عمر میں برکت ہوتی ہے۔ (۶)
- ......ماں باپ کی خدمت نفلی جہاد سے افضل ہے۔ (۷)
- ......ماں باپ کی نافرمانی بہت بڑے گناہوں میں سے ہے۔ (۸)

---

(۱)ترمذي:۲/۱۱، مسند بزار:۶/۳۷۶
(۲)بخاري:۲/۸۸۲
(۳)شعب الایمان:۶/۱۷۸
(۴)ترمذي:۲/۱۲، ابن ماجه: ص ۲۶۰
(۵)حاکم
(۶)بخاري:۲/۸۸۳، مسلم:۲/۳۱۳
(۷)شعب الایمان:۶/۱۷۸
(۸)ترمذي:۲/۱۲

● ...... جو فرمانبر دار بیٹا ماں باپ کی طرف شفقت سے دیکھتا ہے تو اس کو مقبول حج و عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔[۱]

● ...... انسان سے اچھے برتاؤ کی سب سے زیادہ مستحق اس کی ماں پھر اس کا باپ ہے۔[۲]

پیارے بچو! یہ تھے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے فضائل اب ہم آپ کو ماں باپ کے وہ حقوق بتاتے ہیں جن کو ادا کرنے سے آپ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے بن سکتے ہیں۔ اب چلیں آپ غور سے سنیں۔

ماں باپ کے حقوق

ادب:...... ماں باپ کی چاہت کا احترام کرنا چاہیے۔

ادب:...... ماں باپ سے نرمی سے بات کرنا چاہیے اور ان کے ساتھ تواضع سے پیش آنا چاہیے۔ اسی طرح والدین کو جھڑکنا بھی نہیں چاہیے۔[۳]

ادب:...... ماں باپ کو تکلیف نہیں پہنچانا چاہیے۔[۴]

ادب:...... ماں باپ کو نام سے نہیں پکارنا چاہیے۔ بڑی بے ادبی کی بات ہے۔

ادب:...... ماں باپ کے آگے نہیں چلنا چاہیے۔ ہاں اگر کسی ضرورت کی وجہ سے ہو جیسے راستہ، دکھانا وغیرہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔[۵]

ادب:...... اگر کہیں بیٹھنا ہو تو والدین سے پہلے نہیں بیٹھنا چاہیے۔[۶]

ادب:...... والدین کو برا کہے جانے کا سبب بھی نہیں بننا چاہیے۔[۷]

---

(۱) شعب الایمان: ۱۸۶/۶، معجم الشیوخ: ۳۲۰/۱

(۲) بخاري: ۸۸۳/۲، مسلم: ۳۱۲/۲

(۳) سورہ بني سرائیل: آیت ۲۳

(۴) سورہ بني اسرائیل: آیت ۲۳

(۵) حقوق والدین: ٤٤

(۶) ابني سني، رقم: ۳۹۰

(۷) ابن سني، رقم: ۳۹۰

اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی کے ماں باپ کو برا بھلا نہیں کہنا چاہیے کہ وہ بھی جواب میں آپ کے والدین کو برا بھلا کہے گا۔ ایک مطلب یہ بھی ہے کہ آدمی کوئی برا کام نہ کرے کہ لوگ اس کے والدین کو برا بھلا کہیں (کیونکہ وہی اس کی تعلیم و تربیت کرنے والے ہیں)۔ اس صورت میں بھی یہ اپنے والدین کو برا بھلا کہے جانے کا سبب ہو گا۔

موت کے بعد والدین کے حقوق

ادب:......ماں باپ کے ملنے جلنے والوں سے اچھا سلوک کرنا۔ [۱] یہ بہت اہم بات ہے اس پر ہم آپ کو ایک قصہ سناتے ہیں جس سے آپ کو معلوم ہو گا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس بات کا کتنا خیال کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صاحبزادے ہیں، ایک مرتبہ یہ مکہ جارہے تھے ان کے پاس ایک گدھا بھی سواری کے طور پر تھا جب وہ سواری سے تھک جاتے تو اس پر سوار ہو کر کچھ آرام حاصل کرتے تھے اور ایک عمامہ تھا جو سر پر باندھا کرتے تھے۔ ایک دن وہ اسی طرح اپنے گدھے پر آرام کر رہے تھے کہ راستے میں ایک دیہات کے رہنے والے صاحب ملے انہوں نے کہا: ''تم فلاں بن فلاں نہیں ہو انہوں نے جواب میں کہاں ہاں پھر اپنا گدھا ان دیہات میں رہنے والے صاحب کو دے دیا اور کہا کہ اس پر آرام سے جائیں اور عمامہ بھی دے دیا اور کہا کہ اس کو سر پر باندھ لیں۔''

لوگوں نے کہا: ''اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائیں آپ نے ان دیہات والے صاحب کو گدھا دے دیا جس پر آپ آرام کرتے تھے اور عمامہ دے دیا جو سر پر باندھتے تھے'' حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''بہترین صلہ رحمی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دنیا سے چلے جانے کے بعد ان کے دوست احباب سے صلہ رحمی کرے۔'' ان صاحب کے والد (میرے والد) عمر کے دوست تھے۔ [۲]

---

(۱)مسلم: ۳۱٤/۱، ابن حبان: ۱۷۳/۲

(۲)مسلم: ۳۱٤/۲

ادب:......ماں باپ نے جن لوگوں سے وعدہ کیا ہو ان کے بعد ان کے وعدہ کو پورا کرنا۔

ادب:......ماں باپ کے لیے توبہ، استغفار اور ایصال ثواب کرنا۔ [1]

ادب:......ماں باپ کے قرضہ کو ادا کرنا۔

ادب:......ماں باپ کی طرف سے صدقہ خیرات کرتے رہنا۔ [2]

ادب:......والدین کی قبر پر جانا۔ حدیث میں ہے کہ "جو جمعہ کے دن اپنے والدین کی قبر پر جائے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اس کو والدین کے ساتھ نیکی کرنے والا لکھا جاتا ہے۔" [3] ایک حدیث میں ہے کہ "جو شخص اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کے لیے جمعہ کو جاتا ہے تو اس کا یہ عمل حج کے برابر ہے۔" [4]

ایک حدیث میں ہے جو والدین کی قبر کی زیارت کرے اور سورۂ یٰسین پڑھے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ [5]

والدین کے حقوق کے بارے میں ایک اہم بات

پیارے بچو! اب ہم آپ کے سامنے والدین کے حقوق کے بارے میں کچھ ایسی موٹی موٹی باتیں بتاتے ہیں جن سے والدین کا حق ادا ہو گا ورنہ حقیقت میں والدین کا حق ادا ہو ہی نہیں سکتا ہے۔ ہم آپ کو ایک واقعہ سناتے ہیں جس سے آپ کو معلوم ہو گا کہ والدین کا حق ادا ہو ہی نہیں سکتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن طواف کر رہے تھے۔ ایک

(۱)ابوداؤد:۲/۳٤٤، ابن ماجه: ص ۲٦۰

(۲)ادب المفرد:۲۱

(۳)شعب الایمان:٦/۲۰۱

(۴)ابو نعیم فیض القدیر:٦/۱٤۱

(۵)المعني:۲/۲۲٤

عجمی آدمی اپنی والدہ کو اپنی پیٹھ پر اٹھائے طواف کر رہا تھا اور شعر پڑھ رہا تھا جن کا ترجمہ یہ ہے:

میں اپنی ماں کا ایک مطیع اونٹ ہوں
جب سواروں کو ڈرایا جائے تو اس وقت بھی ڈرتا نہیں ہوں

پھر اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اے عبداللہ! آپ کا کیا خیال ہے میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا ہے یا نہیں؟ اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "تو نے ایک سانس کا بھی حق ادا نہیں کیا۔"(۱)

دیکھا بچو! آپ نے کتنی مشقت اٹھانے کے بعد بھی گویا والدہ کی ایک سانس کا بھی حق ادا نہ ہو سکا۔ اس لیے ہم آپ کو والدین کے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں ایک اہم کام کی بات بتاتے ہیں جس کو سمجھنے سے آپ کے لیے والدین کے ساتھ حسن سلوک آسان ہو گا اور امید ہے کہ اس حق کی ادائیگی کا سامان بھی ہو جائے۔ غور سے سنیے۔

پیارے بچو! ماں باپ کا اصل حق ان کو راضی کرنا ہے خواہ کسی طرح بھی ہو بس یہ خیال رہے کہ ماں باپ کو راضی کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی کوئی نافرمانی نہ ہو۔ پیارے بچو! اگر والدین کی طرف سے کوئی زیادتی ہو تو بھی اس کو برداشت کرنا چاہیے اور کچھ نہیں کہنا چاہیے اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے میں بھی کمی نہیں کرنی چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص والدین کے بارے میں فرمانبردار ہوتا ہے تو اگر (والدین) دونوں ہوں تو اس کے لیے جنت کے دو دروازے اگر (والدین میں سے کوئی) ایک ہو تو جنت کا ایک دروازہ کھلتا ہے۔ اگر ان کی نافرمانی کرتا ہے تو اگر دو کی نافرمانی کرتا ہے تو دو اور اگر ایک کی نافرمانی کرتا ہے تو جہنم کا ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔" ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: "اگر ماں باپ

(۱) ادب المفرد: ۱۳

اس پر ظلم کرتے ہوں تو بھی؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ کے حق کو خوب سمجھانے کے لیے فرمایا: ”ہاں اگر وہ ظلم بھی کریں تو بھی اور یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمائی۔“(۱)

اس حدیث کی وجہ سے علماء نے لکھا ہے کہ والدین اگر ظلم و زیادتی کریں پھر بھی ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ضروری ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ والدین ظلم و زیادتی کرتے ہی نہیں ہیں اگر کبھی ایسی کوئی بات ہو بھی جائے تو اس کی وجہ غلط فہمی ہوتی ہے اس لیے ایسے وقت اور بھی فرمانبرداری کرنی چاہیے کیونکہ بڑوں کی غلطی غلطی نہیں ہوتی ہے۔

والدین اور بہن بھائیوں کے حقوق میں ایک اہم بات

پیارے بچو! اس سلسلے میں ایک اہم بات اور یاد رکھیں کہ آپ کے اچھے سلوک کے سب سے زیادہ مستحق آپ کے گھر والے ہیں اور گھر والوں میں سب سے زیادہ مستحق والدین ہیں۔ پیارے بچو! کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اسکول میں آپ کے استاد بھی کسی غلط فہمی کی وجہ سے آپ کو ڈانٹتے ہیں یا کوئی اور بڑا آدمی آپ کو ڈانٹتا ہے تو وہاں آپ مروت اور لحاظ کی وجہ سے کچھ نہیں کہتے ہیں اور کیسی افسوس کی بات ہے اپنے ماں باپ، بھائی بہن کے سلسلے میں آپ اس سے اچھے سلوک کو بھول جائیں حالانکہ ان کے ساتھ سب سے زیادہ اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرتا ہو اور میں تم سب سے زیادہ اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرتا ہوں۔(۲)

اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے والدین سے اچھا سلوک کریں اور اگر ان سے کوئی زیادتی ہو جائے تو برداشت کریں اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے میں اپنی

---

(۱) ادب المفرد: ص، شعب الایمان: ۶/۲۰۶

(۲) ترمذي: ۱/۲۲۸، ابن ماجه: ص ۱۴۲

جانب سے کوئی کمی نہ کریں تاکہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائیں۔

پیارے بچو! آپ کو معلوم ہوا کہ والدین کے کتنے حقوق ہیں اب آپ ان کو یاد کر لیں اور اپنے والدین کے حقوق ادا کر کے ان کو خوب راضی کریں تاکہ اللہ تعالیٰ آپ سے خوش ہو جائیں اور ذرا ان سوالات کے جوابات دیں تاکہ ہمیں بھی معلوم ہو کہ آپ نے ان حقوق کو کتنا یاد کیا ہے۔

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات
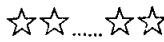
❶ والدین کے حقوق کے بارے میں ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوال پر پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟

❷ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے کچھ فضائل بتائیں؟

❸ والدین کی زندگی میں ان کے حقوق کیا ہیں؟

(ان کی چاہت کا احترام کرنا، نرمی و تواضع سے پیش آنا، ان کو جھڑکنا اور تکلیف نہیں دینا چاہیے، ان کو نام سے نہیں پکارنا چاہیے نہ ان کے آگے چلنا چاہیے، نہ ان سے پہلے بیٹھنا چاہیے نہ ان کو برا کہے جانے کا سبب بننا چاہیے۔)

❹ والدین کی موت کے بعد ان کے کیا حقوق ہیں؟

(ان کے ملنے جلنے والوں سے اچھا سلوک کرنا، ان کے لیے تو استغفار و ایصال ثواب کرنا، ان کا قرضہ ادا کرنا، ان کی طرف سے صدقہ خیرات کرنا اور ان کی قبر پر جاتے رہنا۔)

❺ والدین کے حقوق کی ادائیگی کے لیے کون سی اہم بات ہے جس پر سارے حقوق ادا ہو جاتے ہیں؟

(وہ جیسا بھی سلوک کریں ہر حال میں ان کو راضی کرنے کی کوشش۔)

بھائی بہن کے حقوق

پیارے بچو! ماں باپ کے بعد اب ان رشتہ داروں کے حقوق ہیں جو رشتہ داری میں زیادہ قریب ہیں۔ ماں باپ کے بعد رشتہ داروں میں سب سے قریب بھائی بہن ہیں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ اس لیے اب آپ کو اپنے بہن بھائیوں سے اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ بھائی بہنوں سے اچھا سلوک کرنے سے دو ثواب حاصل ہوتے ہیں ایک اچھا سلوک کرنے کا دوسرا رشتہ داری جوڑنے (یعنی صلہ رحمی کرنے) کا ثواب ملتا ہے۔ اسی طرح اپنے تمام رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر اسی طرح دو ثواب ملتے ہیں۔ اب ہم پیارے بچوں کو بہن بھائیوں کے حقوق بتاتے ہیں۔

بھائی بہن کے حقوق

پیارے بچو! بھائی بہنوں کے بھی وہی حقوق ہیں جو سب رشتہ داروں کے ہیں۔ لیکن کچھ حقوق بھائی بہن کے زیادہ ہیں۔ اب ہم آپ کو وہ حقوق بتاتے ہیں غور سے سنیں اور عمل کریں۔ شاباش۔

بڑے بھائی پر چھوٹے بھائی بہن کے حقوق

پیارے بچو! بڑے بھائی صاحب کا (ادب واحترام) والد صاحب کی طرح ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے۔[1] یعنی جس طرح والد صاحب کی ذمہ داری اپنی اولاد کو دیکھنے کی ہوتی ہے اسی طرح گویا بڑے بھائی کی بھی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اس لیے بڑے بھائی (بہنوں) کو چاہیے کہ چھوٹے بھائیوں بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں اور ان کی دیکھ بھال کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹے بھائی بہن کو بلاوجہ مارنا، انہیں تنگ کرنا، ستانا اپنا رعب جمانے کے لیے ڈانٹتے

(۱) شعب الایمان: ۶/ ۲۱۰، مراسیل ابی داؤد: ۱/ ۳۳۶

رہنا، امی ابو سے جھوٹی شکایت کرنا، بڑا ہونے کا حق جتانا یہ ساری باتیں اچھی نہیں ہیں۔

چھوٹے بھائی بہن سے لڑنا جھگڑنا ان سے ان کی چیزیں زبردستی لے لینا، ان کو ڈرانا دھمکانا یا ان کو دھوکہ دے کر کوئی کام کرنا وغیرہ یہ اچھی باتیں نہیں ہیں۔ ایسا کبھی بھی نہیں کرنا چاہیے۔

پیارے بچو! بلکہ اس کی جگہ چھوٹے بھائی بہن کا خیال کرنا، ان کو اچھی باتیں سکھانا اگر وہ کوئی غلط کام کریں تو ان کو صحیح طریقہ بتانا ان کے ساتھ پیار محبت سے پیش آنا چاہیے۔ ایسے ہی آپ ان کو بلائیں تو اچھی طرح بلائیں ان کا پورا نام لے کر بلائیں ان کا نام بگاڑیں نہیں تو تڑاک سے بات نہیں کرنا چاہیے بلکہ پیارے بھائی پیاری بہن کہہ کر بلائیں۔

بڑے بھائی کی طرح بڑی بہن بھی ماں ہی کی طرح ہوتی ہیں ان کو اپنے چھوٹے بھائی بہن سے بڑے بھائی ہی کی طرح سلوک کرنا چاہیے۔

چھوٹے بھائی بہن پر بڑے بھائی بہن کا حق

پیارے بچو! جس طرح بڑے بھائی بہن پر چھوٹے بھائیوں کے حقوق ہیں اسی طرح چھوٹے بھائی بہن پر بڑے بھائی بہن کے بھی حقوق ہیں۔ چھوٹے بھائی بہن کو چاہیے کہ بڑے بھائی بہن کا ادب واحترام کریں، ان کی بات مانیں آپ اگر کوئی غلط کام کریں اور وہ آپ کو صحیح طریقہ بتائیں تو ان کی بات ماننی چاہیے، وہ جو ادب کی باتیں بتائیں ان پر عمل کرنا چاہیے۔ ان کو تنگ نہیں کرنا چاہیے۔

اسی طرح جب آپ بڑے بھائی بہن سے بات کریں تو ان کو ”بھائی جان“ ”باجی جان“ اور ”آپی جان“ وغیرہ کہہ کر مخاطب کرنا چاہیے۔ بھائی بہن کو نام لے کر پکارنا بہت ہی بے ادبی کی بات ہے اس لیے اس سے بہت بچنا چاہیے۔

امید ہے کہ چھوٹے بڑے بھائی بہن سب ایک دوسرے کا خیال کریں گے،

ادب کریں گے اور ایک دوسرے کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے۔ اس طرح آپ کا گھر ایک اچھا اور پیارا گھر بن جائے گا جہاں آپ سکون سے رہیں گے ورنہ لڑائی جھگڑے اور نہ جانے کیا کیا ہوگا جس سے گھر کا چین وسکون خراب ہو جائے گا۔ اس سے اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔

بڑا کون؟

پیارے بچو! ابھی آپ نے بڑے بہن بھائیوں اور چھوٹے بہن بھائیوں کے حقوق سنے لیکن کیا آپ کو معلوم ہے کہ بڑا کسے کہتے ہیں۔ بچو! بڑا وہ ہے جو آپ سے رتبہ میں یا عمر میں بڑا ہو اس کو بڑا کہتے ہیں حتیٰ کہ اگر کوئی آپ سے ایک دن یا ایک رات کا ہی بڑا ہو وہ بڑا ہے۔ بعض بچے کہتے ہیں یہ تو مجھ سے چند مہینے بڑے ہیں اس لیے میں ان کو بڑا نہیں سمجھتا یا ان کا نام لے کر پکارا جاتا ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ خواہ کوئی ایک دن بھی بڑا ہو تو اس کو بڑا سمجھنا چاہیے۔ چلیں ہم اس مقدمے کا فیصلہ اپنے بزرگوں کے ایک قصہ سے کر لیتے ہیں۔

پیارے بچو! دو بزرگ تھے دونوں حدیثوں کا علم رکھنے والے بڑے اونچے عالم تھے۔ ایک کا نام مالک بن مغول تھا اور دوسرے کا نام طلحہ بن مصرف تھا۔ یہ دونوں ایک ساتھ جا رہے تھے کہ راستے میں ایک تنگ گلی آ گئی جس میں سے ایک ہی آدمی گزر سکتا تھا۔ مالک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں پیچھے ہو گیا اور طلحہ رحمہ اللہ تعالیٰ آگے ہو گئے پھر انہوں نے پیچھے مڑ کر فرمایا: "اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ مجھ سے ایک دن یا ایک رات بڑے ہیں تو میں کبھی آگے نہ ہوتا۔"[1]

دیکھا بچو! آپ نے ان بزرگ نے کیسی اچھی بات فرمائی اور اس سے ہمارے مقدمے کا فیصلہ بھی ہو گیا۔

چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ کے حقوق

پیارے بچو! بھائی بہنوں کے بعد چچا پھوپھی ماموں خالہ کے حقوق ہوتے ہیں۔

(۱) مکارم الاخلاق للخرائطي: ص ۷۹

احترام میں تو یہ لوگ ماں باپ کی طرح ہیں اور ان کا ادب و احترام بھائی بہن سے زیادہ ہے مگر دوسرے حقوق میں بھائی بہن کے بعد ہیں۔ جیسے اگر بھائی بہن اور چچا خالہ وغیرہ دونوں کو کسی چیز کی ضرورت ہے تو بہتر تو یہی ہے دونوں ہی کی ضرورت پوری کی جائے اور اگر دونوں کی ضرورت پوری نہیں ہو سکتی صرف ایک کی ہو سکتی ہے تو بھائی بہن کو دینا چاہیے۔ (اس کے اور بھی بہت سے مسائل ہیں اس لیے ان کی تفصیل ذکر نہیں کی بلکہ ایک اصولی بات بتادی اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائیں)۔

پیارے بچو! پہلے ہم آپ کو ان کے حقوق کی اہمیت بتاتے ہیں ویسے بھی آپ کو چچا تایا، ماموں کے حقوق تو خوب ہی یاد ہیں خصوصاً عید کے دنوں میں ان سے عیدی وصول کرنا اور جب آپ اچھے نمبروں سے پاس ہو جاتے ہیں تو ان سے تحفہ وصول کرنا آپ کو خوب یاد ہے اس حق کو آپ کبھی نہیں بھولتے ہیں۔ اس لیے اب ان کے حقوق بھی خوب اچھی طرح ادا کیجیے۔ جیسا کہ اپنا حق خوب اچھی طرح وصول کرتے ہیں۔

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حقوق کی بڑی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ ہم آپ کو تھوڑا سا بتاتے ہیں۔

چچا جان باپ کی طرح ہیں

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”چچا باپ کی طرح ہے۔“(۱)

دیکھا بچو! آپ نے چچا کا کتنا بڑا حق ہے۔ والد صاحب کی طرح ان کا ادب و احترام کرنا چاہیے۔

خالہ ماں کا درجہ رکھتی ہیں

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

(۱) مسلم: ۳۱۶/۱، ترمذي: ۲۱۷/۲

آئے۔ انہوں نے کہا: ”یارسول اللہ! میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تمہاری والدہ زندہ ہیں؟“ ان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ”نہیں“ (میری والدہ زندہ نہیں ہیں)۔ اس پر ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”کیا تمہاری خالہ زندہ ہیں؟“ ان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ”جی ہاں“ (میری خالہ زندہ ہیں) ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو تم اپنی خالہ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔“(۱)

پیارے بچو! اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خالہ ماں کا درجہ رکھتی ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔(۲)

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی رضاعی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رضاعی والدہ تھیں۔ جب وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے چادر بچھادی تو وہ اس پر بیٹھ گئیں (ان کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حسن سلوک حدیث کے راوی نے دیکھا تو لوگوں سے) پوچھا: ”یہ خاتون کون ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ ہیں۔“(۳)

دیکھا بچو! آپ نے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رضاعی والدہ کے ساتھ کیسا سلوک فرمایا کہ ان کے آنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے چادر بچھائی تاکہ وہ اس پر بیٹھیں اس سے معلوم ہوا کہ اپنے بڑوں کے ساتھ اس طرح اچھا سلوک کرنا چاہیے۔

---

(۱) ترمذي: ۱۲/۲، مسند احمد: ۱۳/۲

(۲) مظاهر حق: ٥٢٤/٤

(۳) ابوداؤد: ٣٤٤/٢

بڑوں کا ادب واحترام

پیارے بچو! بڑوں کا ادب و احترام کرنا ان کا حق ہے۔ اس لیے چھوٹوں کو چاہیے کہ وہ اپنے بڑوں کا آداب واحترام کریں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑوں کے بارے میں کیسی اچھی بات فرمائی ہے کہ ”برکت تمہارے بڑوں کے پاس ہے۔“[۱] اسی طرح یہ بھی فرمایا ”جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت (وادب) نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“[۲] پیارے بچو! کیسی بری بات ہے کہ اگر ہم چھوٹے بہن بھائیوں سے محبت کا سلوک نہ کریں اور اپنے بڑوں کا ادب نہ کریں تو ہم اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اور ان کے ماننے والوں میں سے نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

پیارے بچو! اسی طرح ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے: ”بوڑھے مسلمان کا ادب واحترام اور عزت کرنا ایسا ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ادب و احترام کرنا۔“[۳] پیارے بچو! کتنی اہم بات ہے بڑوں کا احترام اللہ تعالیٰ کا احترام ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان لوگوں کا ادب واحترام نہ کیا جائے تو یہ ایسا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ادب و احترام نہ کرنا ہے یہ کتنی بری بات ہے اچھے بچے ایسا نہیں کرتے۔[۴]

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: ”جو جوان کسی بوڑھے شخص کی اس کے بوڑھے ہونے کی وجہ سے عزت واحترام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس (جوان) کے بڑھاپے کے وقت اس کے لیے ایک شخص کو متعین کر دیتے

---

(۱) جامع بیان العلم: ۱/ ۱۹۱

(۲) ترمذي: ۲/ ۱٤، مسند ابو يعلي: ٦/ ۱۹۱

(۳) ابوداؤد: ۲/ ۳۰۹، شعب الايمان: ۲/ ۵۵۰

(۴) مظاهر حق بتصرف: ٤/ ٥٤٤

ہیں جو اس کی تعظیم و خدمت کرتا ہے۔"[۱] پیارے بچو! اس حدیث سے کتنی اچھی بات معلوم ہوئی کہ اگر آج ہم اپنے بڑے بوڑھے کی خدمت کریں گے تو کل (قیامت میں ثواب کے علاوہ) ہمارے بڑھاپے کے وقت اللہ تعالیٰ ہمارے لیے خدمت کرنے والے پیدا کر دیں گے۔ کیسی اچھی بات ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس خدمت کرنے والے کی عمر بھی لمبی ہوگی تاکہ اس کے بڑھاپے میں کوئی خدمت کرنے والا ہو۔[۲]

پیارے بچو! ان احادیث سے معلوم ہوا کہ: ① اپنے بڑوں کا ادب و احترام کرنا چاہیے ② ان کی بات ماننی چاہیے ③ وہ جو کام کرنے کو کہیں جی چاہے یا نہ چاہے کرنا چاہیے ④ ان سے بات کرتے وقت ادب سے بات کرنی چاہیے اپنے لہجے کو نرم رکھنا چاہیے ⑤ اگر وہ کسی غلطی پر ڈانٹیں تو برا نہیں ماننا چاہیے بلکہ اس کو اپنی تربیت کے لیے اچھا سمجھنا چاہیے۔

⑥ بڑوں کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ اگر وہ کچھ برا بھلا کہہ دیں تو ان کو جواب نہیں دینا چاہیے اسی طرح ان کو جواب میں وہی الفاظ بھی نہیں کہنے چاہئیں بلکہ ان کے لیے دعا کرنی چاہیے۔ پیارے بچو! یہ بہت مشکل کام ہے مگر جو ایسا کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سچی عزت عطا فرماتے ہیں بچو! کیا آپ یہ پسند کریں گے آپ کے چھوٹے بھائی بہن جن کو آپ کبھی ان کے فائدہ کے لیے کچھ غصہ وغیرہ میں کچھ کہیں تو وہ آپ کو بھی جواب دیں یا وہی باتیں کہیں جو آپ نے ان کو کہیں اس لیے بچو! آپ کو بھی اپنے بڑوں کو نہیں کہنا چاہیے۔ ہم آپ کو ایک واقعہ سناتے ہیں اس سے آپ کو یہ بات اچھی طرح سمجھ میں آجائے گی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ ہیں۔ ایک مرتبہ یہ ایک اور صحابی حضرت ربیعہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بات کر رہے تھے۔

---

(۱) ترمذي: ۲/ ۲۲، مسند شهاب: ۲/ ۲۰

(۲) مظاهر حق بتصرف: ٤/ ٥٢٤

باتوں میں کچھ بات بڑھ گئی جس پر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں کچھ سخت لفظ کہہ دیا جو ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا لگا۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیال ہوا کہ یہ بات ان کو بری لگی ہے تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: ''تم بھی مجھے وہی لفظ کہہ لو۔'' ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہی لفظ کہنے سے انکار کیا تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ''کہہ لو ورنہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کروں گا۔'' انہوں نے پھر بھی یہ لفظ نہ کہا۔

ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ٹھیک ہے تمہیں جواب اور بدلہ میں (کچھ) نہیں کہنا چاہیے تھا ان کو دعا دینی چاہیے کہ ابوبکر! اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائیں۔''[۱]

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ ہمیں بھی اگر بڑے کوئی سخت بات کہہ دیں تو ان کو جواب میں خاموش رہنا اور ان کے لیے معافی کی دعا کرنی چاہیے۔

ہمیں امید ہے کہ آپ ان باتوں پر پوری طرح عمل کریں گے اور اپنے بڑوں کا ادب واحترام کریں گے۔ کچھ باتیں ہم نے والدین کے ادب واحترام میں بھی بیان کر چکے ہیں۔ والدین کے ساتھ بھی ان باتوں کا خیال کرنا چاہیے۔

پیارے بچو! آپ نے بہن بھائیوں اور چچا، پھوپھی وغیرہ کے حقوق پڑھے ہیں اور امید ہے کہ آپ اس پر پوری طرح عمل کریں گے۔ اب ذرا ان سوالات کے جواب دیں۔

☆☆......☆☆

(۱) مستدرك حاكم: ۲/ ۱۸۲، طبراني في ''الكبير'': ۵/ ۵۸

آزمائشی سوالات

❶ چھوٹے بھائی بہنوں کے کیا حقوق ہیں؟

(ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، اچھی باتیں سکھانا غلطی کریں تو نرمی سے سمجھانا، پیار و محبت سے پورا نام لے کر بلانا، ان کے ساتھ بد سلوکی نہ کرنا، بلاوجہ نہ مارنا نہ تنگ کرنا، نہ ستانا، رعب جمانے کے لیے نہ ڈانٹنا، جھوٹی شکایتیں نہ لگانا، نہ لڑنا نہ جھگڑنا، تو تڑاک سے باتیں نہ کرنا، ان کی چیزیں نہ لینا ان کو ڈرانا دھمکانا نہیں چاہیے۔)

❷ بڑے بھائی بہنوں کے کیا حقوق ہیں؟

(ان کا ادب و احترام کرنا، بھائی جان، آپی جان کہہ کر مخاطب کرنا، جو ادب کی بات بتائیں اس پر عمل کرنا، ان کو تنگ نہ کرنا، غلطی پر ڈانٹیں تو برا نہ منانا اور جواب بھی نہیں دینا چاہیے۔)

❸ بڑا کون ہے؟

(جو رتبہ یا عمر میں ہم سے بڑا ہو چاہے ایک دن ہی کیوں نہ ہو۔)

❹ بڑے بھائی، چچا اور خالہ کے حق کے بارے میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟

(بڑے بھائی اور چچا کے حق کو باپ کی طرح اور خالہ کے حق کو ماں کی طرح فرمایا ہے۔)

❺ بڑوں کے ادب و احترام کے بارے میں کچھ احادیث بتائیں؟

☆☆......☆☆

پڑوسیوں کے حقوق

پیارے بچو! جو لوگ آپ کے گھر کے آس پاس گھروں میں رہتے ہیں ان کو پڑوس کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے حقوق بھی رکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں پڑوسیوں کے حقوق بیان فرمائے ہیں۔[۱]

پیارے بچو! اچھا پڑوسی اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "آدمی کی خوش نصیبی میں یہ بات بھی ہے کہ اس کا پڑوسی اچھا ہو"۔[۲] اسی طرح ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑوسیوں کے حقوق وہ ادا کر سکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے۔[۳]

اس سے معلوم ہوا کہ اچھا پڑوسی بڑی نعمت ہے اور اچھا پڑوسی ہونا لوگوں کے لیے خوش نصیبی ہے۔ پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگوں میں سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے"[۴] اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم لوگوں کے لیے نفع اور بھلائی پہنچانے کا ذریعہ بنیں۔ اب ہم آپ کو پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں بتاتے ہیں تاکہ آپ اپنے پڑوسیوں کے لیے اچھے پڑوسی بنیں اور اللہ تعالیٰ کے اچھے بندے بنیں۔ لیکن اس سے پہلے پڑوسیوں کے حقوق کی اہمیت و فضیلت بتاتے ہیں۔

پڑوسیوں کے حقوق کی اہمیت و فضیلت

❶ پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ملتی ہے۔[۵]

---

(۱) سورۃ نساء: آیت ۳۶

(۲) ادب المفرد: ص ٤٠

(۳) کنز العمال: ٢٦/٩، شعب الایمان: ٨٣/٧

(۴) کشف الجفاء وغراه الی الجامع الصغیر: ٢٧٢/١

(۵) شعب الایمان: ٢٠١/٢

❷ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (۱)

❸ جس کے پڑوسی اس کے شرارت سے محفوظ نہ ہوں وہ جنتی اور مومن نہیں ہے۔ (۲)

❹ اللہ تعالیٰ کے ہاں پڑوسیوں میں بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسیوں کی بہت بھلائی چاہتا ہو۔ (۳)

❺ اللہ تعالیٰ نیک مسلمان پڑوسی کی برکت سے سب گھروں کی مصیبت دور کرتے ہیں۔ (۴)

❻ جس نے پڑوسی کو تکلیف دی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی۔ (۵)

❼ جس پڑوسی سے مال اور گھر والوں کے بارے میں ڈرنے کی وجہ سے لوگ دروازہ بند رکھیں وہ مومن نہیں ہے۔ (۶)

❽ حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑوسیوں کے بارے میں بہت تاکید کرتے تھے۔ (۷)

❾ پڑوسیوں کو برا نہیں کہنا چاہیے۔ (۸)

❿ قیامت کے دن سب سے پہلے دو پڑوسیوں کا مقدمہ پیش ہو گا۔ (۹)

---

(۱) کنز العمال: ۲٤/۹

(۲) بخاري: ۸۸۹/۲، مسلم: ۵۰/۱

(۳) ادب المفرد: ص ٤۰

(۴) ترغیب: ۳٦۳/۳

(۵) ترغیب اصلاح معاشرہ: ۳۰۸

(۶) شعب الایمان: ۸۳/۷

(۷) بخاري: ۸۸۹/۲، مسلم: ۳۲۹/۲

(۸) مسند احمد: ۳۸۷/۱، شعب الایمان: ۳۹٦/٤

(۹) مسند احمد: ۱۵۱/٤، طبراني في "المعجم الكبير": ۳۰۳/۱۷

پیارے بچو! ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ پڑوسیوں کے حقوق کو ادا کرنا کتنا ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی کتنی اہمیت ہے۔ اب ہم آپ کو پڑوسیوں کے حقوق بتاتے ہیں تاکہ آپ ان حقوق کو ادا کر کے اچھے پڑوسی بن جائیں اور اللہ تعالیٰ کے اچھے بندے بن جائیں۔

پڑوسیوں کے حقوق

❶ پیارے بچو! پڑوسی کا ایک بڑا حق یہ ہے کہ اس کو کسی طرح بھی تکلیف نہ پہنچائی جائے۔

❷ اگر پڑوسی مریض ہو تو اس کی عیادت کی جائے۔

❸ اگر مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرنی چاہیے۔

❹ اگر قرض مانگے تو قرض دینا چاہیے۔

❺ اگر کوئی برا کام کر بیٹھے تو اس کو چھپانا چاہیے۔

❻ اگر اس کے ہاں کوئی خوشی ہو تو اس کو مبارک باد دینی چاہیے۔

❼ اگر کچھ پکائیں تو اس کے گھر بھیجنا چاہیے۔[۱]

❽ پڑوسی اگر تکلیف پہنچائے تو اس پر صبر کرنا چاہیے۔ اس سے لڑنا جھگڑنا نہیں چاہیے۔

❾ اگر پڑوسی کے ہاں کوئی غم کی بات ہوئی ہو تو (اسی وقت) اپنے گھر میں خوشی نہیں کرنی چاہیے۔[۲]

❿ پڑوسی کے گھر کے سامنے کچرا نہیں ڈالنا چاہیے۔

⓫ اسی طرح پانی بہانا، یا شور مچانا بھی نہیں چاہیے، یہ سب پڑوسی کو تکلیف پہنچانے میں داخل ہے۔

⓬ جس وقت میں لوگ آرام کرتے ہیں ان اوقات میں شور مچانا یا زور زور سے کھیلنا

---

(۱) طبراني في "الكبير": ۴۱۹/۱۹

(۲) اصلاح معاشرہ: ص ۳۰۶، ۳۰۸

کودنا یہ سب بری باتیں ہیں ان سے بچنا چاہیے۔

پڑوسی کو ہر طرح تکلیف سے بچانا اس کی ہر بھلائی میں تعاون کرنا، اس کو دین سکھانا یہ سب پڑوسی کے حقوق میں داخل ہے۔ پیارے بچو! ان تمام باتوں کا خوب خیال کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

پیارے بچو! ذرا آپ ہمیں پڑوسی کے حقوق کے بارے میں بتائیں اس کے لیے ہم آپ سے کچھ سوالات پوچھتے ہیں آپ ہمیں ان کے جواب دیجیے لیکن یہ دھیان رکھیے کہ جواب صحیح ہونے چاہیے۔

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات

1. پڑوسیوں کے حقوق کی اہمیت وفضیلت کیا ہے؟
2. پڑوسیوں کے کیا حقوق ہیں؟

(ان کی خوشی غمی میں شریک جیسے بیمار ہوں تو عیادت کرنا، مر جائیں تو جنازے میں شرکت کرنا، ان کے غم کو اپنا غم سمجھنا، کچھ پکائیں تو ان کے گھر بھیجنا، خوشی میں مبارکباد دینا، بھلائی میں تعاون کرنا، فرض اپنا دین سکھانا، ان کو تکلیف نہ دینا، برائی کریں تو چھپانا، ان کے گھر کے سامنے کچرا اور پانی وغیرہ نہ ڈالنا، شور وغل سے ان کو تنگ نہ کرنا، اگر تکلیف پہنچائیں تو صبر کرنا۔)

☆☆......☆☆

جانوروں کے حقوق

پیارے بچو! جس طرح ہم سب کے حقوق ادا کرتے ہیں اور کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتے اسی طرح جانوروں کے حقوق بھی ادا کرتے ہیں اور ان کو بھی تکلیف نہیں پہنچاتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ "ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ یعنی خاندان ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے اچھا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔"(۱)

پیارے بچو! جانور بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اس لیے اگر ہم اللہ تعالیٰ کے ہاں اچھا بننا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم جانوروں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کریں۔ اسی لیے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جانوروں کے حقوق بھی بتائے ہیں تاکہ ہم ان حقوق کو ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے ہاں اچھے بن جائیں۔ اب ہم آپ کو جانوروں کے کچھ حقوق بتاتے ہیں آپ غور سے سنیں اور اس پر عمل کریں۔ شاباش

ادب:...... جانوروں کو بھوکا پیاسا نہیں رکھنا چاہیے۔ بعض بچے جانوروں کو پالتے ہیں جیسے طوطے، چڑیوں اور دوسرے جانوروں کو مگر ان کی بھوک پیاس کا خیال نہیں رکھتے ہیں وہ بے چارے بھوکے پیاسے پڑے رہتے ہیں یہ بہت ہی بری بات ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

ہم آپ کو ایک واقعہ سناتے ہیں ایک گناہ گار عورت ایک کتے کے پاس سے گزری جو کنویں کے پاس اس حالت میں (چکر کاٹ رہا) تھا کہ اس کی زبان باہر نکلی ہوئی تھی اور وہ ہانپ رہا تھا اور قریب تھا کہ پیاس سے مر جائے۔ اس عورت نے (کنویں پر ڈول اور رسی نہ ہونے کی وجہ سے) اپنے پاؤں سے چمڑے کا موزہ اتارا پھر

---

(۱) شعب الایمان: ٦/٤٢

اپنے ڈوپٹے میں باندھ کر اس پیاسے کتے کے لیے پانی نکالا (اور پلایا) اس عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو معاف فرمادیا۔[1]

اسی طرح ایک واقعہ ہے کہ ایک عورت نے ایسا ظلم کیا کہ ایک بلی کو بند کر دیا اور نہ اس کو کھانے کو دیا اور نہ اس کو چھوڑا کہ وہ خود ہی کچھ کھالے حتی کہ وہ مر گئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کی وجہ سے عذاب دیا۔[2]

دیکھا بچو! آپ نے جانوروں کو بھوکا پیاس رکھنا اللہ تعالیٰ کے لیے کتنی اہم بات ہے اس لیے آپ بھی اس کا خوب خیال رکھیں۔

ادب: ...... جانوروں اور پرندوں کے بچوں کو بھی نہیں پکڑنا چاہیے۔ بعض بچے جانوروں کے بچوں کو جیسے کتے بلی کے بچوں کو پکڑ لیتے ہیں ایسے ہی پرندوں کے گھونسلوں سے ان کے بچوں کو نکال لیتے ہیں جس سے ان کو تکلیف ہوتی ہے یہ بہت ہی بری بات ہے اس سے بچنا چاہیے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں جارہے تھے تو چڑیا کی طرح کا ایک پرندہ آیا جس کے ساتھ اس کے دو بچے بھی تھے۔ ایک صحابی نے اس کے بچوں کو پکڑ لیا وہ پرندہ بے چین ہو گیا اور اپنے پروں کو کھولنے اور پیٹ کو زمین سے لگانے لگا گویا وہ احتجاج کرنے لگا۔ جب ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر اس پر پڑی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس کے بچے کو کس نے پکڑا ہے اور اس کو پریشان کیا ہوا ہے اس کے بچے اس کو واپس کر دو۔"[3]

دیکھا بچو! آپ نے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے اس پرندہ پر رحم کھا کر اس کے بچے واپس کرنے کو فرمایا۔ اس لیے ہمیں بھی ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

---

(۱) بخاري: ١/٤٦٧، مسلم: ٢/٢٣٧

(۲) بخاري: ١/٣١٨، مسلم: ٢/٢٣٦

(۳) ابوداؤد: ٢/٣٥٨

ادب: ...... کسی جانور کو جلانا بھی نہیں چاہیے۔ یہ بھی بہت ہی بری بات ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چیونٹیوں کے بلوں کو دیکھا جو جلایا گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔[1] اس حدیث کی وجہ سے علماء نے لکھا ہے کہ کسی جانور کو جلانا جائز نہیں ہے اور نہ ہی کسی جانور وغیرہ پر گرم پانی ڈالنا چاہیے۔

اب ہم آپ کو چند موٹی موٹی باتیں بتاتے ہیں جن سے آپ خوب بچیں تاکہ آپ جانوروں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ غور سے سنیں۔ بلاوجہ جانوروں کو مارنا نہیں چاہیے، ان کے منہ پر بھی نہیں مارنا چاہیے، ان کو پتھر مار کر بھی تنگ نہیں کرنا چاہیے، پرندوں کے گھونسلوں کو اور دوسرے جانوروں کے بلوں کو خراب نہیں کرنا چاہیے، کسی جانور کی دم باندھ کر بھی نہیں کھیلنا چاہیے، جانوروں کو لڑانا بھی نہیں چاہیے، بلاوجہ بھگانا بھی نہیں چاہیے، جن جانوروں پر سواری نہیں کی جاتی ہے ان پر بیٹھنا بھی نہیں چاہیے۔

یہ سب باتیں جانوروں کے حقوق ہیں ان کو پورا کرنا چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ خوش ہو کر ہم پر بھی رحم فرمائیں، ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا یعنی اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے گا۔[2]

پیارے بچو! جانور بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں آپ نے ان کے حقوق پڑھے اب ذرا ہمیں بھی بتائیے اور ان سوالات کے صحیح صحیح جوابات دیجیے۔ شاباش!

☆☆......☆☆

---

(۱)ابوداؤد:۳۵۸/۲

(۲)ابوداؤد:۳۱۹/۲، ترمذی:۱۴/۲

آزمائشی سوالات

❶ ہمارے دین میں جانوروں کے حقوق کی اہمیت میں کوئی حدیث بیان کریں؟

❷ جانوروں کے کیا حقوق ہیں؟

(ان کو تکلیف نہ دینا، جیسے ان کو بھوکا رکھنا پیاسا رکھنا، ان کے بچوں کو پکڑنا، ان کو چلانا، بلاوجہ مارنا، ان کے گھونسلوں اور بلوں کو خراب نہ کرنا، ان کو بھگانا، لڑانا اور جن جانوروں پر سواری نہیں کی جاتی ان پر سوار نہیں ہونا چاہیے۔)

☆☆......☆☆

اذان کا بیان

پیارے بچو! اذان اسلام کی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی ہے۔ یہ اسلام کی مکمل دعوت ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کی بہت اہمیت بیان فرمائی ہے۔ اذان سن کر ہمیں کیا کرنا چاہیے اور کن آداب کی رعایت کرنی چاہیے۔ اب ہم آپ کو وہ آداب بتاتے ہیں جو ہمیں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے ہیں لیکن اس سے پہلے اذان کے کچھ فضائل سن لیجیے۔

اذان کے فضائل

● ...... مؤذن (اذان دینے والے) قیامت کے دن سب سے اونچے درجے والے ہوں گے۔ (۱)

● ...... ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذنوں کے لیے مغفرت کی دعا فرمائی ہے۔ (۲)

● ......جو شخص سات سات تک اذان دے، وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔ (۳)

● ......مؤذن کو قبر کے کیڑے نہیں کھائیں گے۔ (۴)

اذان کے آداب

پیارے بچو! آپ نے اذان کے فضائل سنے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مؤذن کا کتنا درجہ ہے۔ آپ کے دل میں ان فضائل کو سن کر اذان دینے کی خواہش پیدا ہوتی ہوگی اور سچی بات یہ ہے کہ ہونی بھی چاہیے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بڑے صحابی ہیں، وہ فرماتے ہیں کاش میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے خاندان

---

(۱)مسلم: ۱/ ٦٧.

(۲)ترمذي: ۱/ ٥١

(۳)ابن ماجه: ص ٥٣

(۴)مرقاة: ۱/ ١٦٧

کے لیے اذان کی خدمت مانگ لیتا۔

پیارے بچو! ہر آدمی تو اذان نہیں دے سکتا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم جو دین پر سب سے زیادہ عمل کرنے والے تھے، انہوں نے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: "یارسول اللہ! اذان دینے والے اجر و ثواب میں ہم سے بڑھے جارہے ہیں" (اس لیے آپ ہمیں بھی کوئی ایسا ذریعہ بتائیے کہ جس سے ہم بھی یہ فضیلت حاصل کر لیں)۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس طرح مؤذن کہتے ہیں تم بھی اسی طرح کہو۔"(۱)

یعنی اذان کا جواب دینے سے مؤذن کو جو ثواب حاصل ہوتا ہے وہ ثواب اذان کا جواب دینے والے کو بھی حاصل ہو گا۔ امید ہے کہ آپ اذان کا جواب دینا نہیں بھولیں گے تاکہ آپ کو بھی یہ ثواب حاصل ہو جائے۔ شاباش۔

اب ہم آپ کو اذان کے آداب سناتے ہیں، غور سے سنیے۔

❶ اذان کا جواب زبان سے دینا مستحب ہے۔

❷ اذان کی آواز سن کر نماز کے لیے جانا واجب ہے۔ یہ اصل جواب ہے۔

❸ اذان کا جواب دینے کے لیے وہی کلمات دہرائے جائیں۔ صرف حی علی الصلوٰۃ و حی علی الفلاح کے جواب میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہنا چاہیے۔(۲)

❹ فجر کی اذان میں "الصلوۃ خیر من النوم" کے جواب میں "صدقت و بررت" کہنا چاہیے۔ اقامت کا جواب بھی اذان کی طرح ہے اس میں "قد قامت الصلوۃ" کے جواب میں "اقامھا اللہ و ادامھا" کہنا چاہیے۔(۳)

❺ اذان کا جواب دینے والا مؤذن کی طرح بلند آواز سے جواب نہ دے۔(۴)

---

(۱) شامي: ۱/۳۹۶

(۲) بخاري: ۱/۸۸، مسلم: ۱/۱۶۶

(۳) ابوداؤد: ۱/۷۸

(۴) فتح الباري: ۲/۹۲

❻ اگر قرآن شریف کی تلاوت کر رہا ہو یا کوئی دینی کتاب پڑھ رہا ہو تو ان کاموں کو روک کر، پہلے اذان کا جواب دینا چاہیے پھر بعد میں ان کاموں میں مشغول ہونا چاہیے۔[۱]

❼ اگر آپ مسجد میں تلاوت کر رہے ہوں تو تلاوت میں مشغول رہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[۲]

❽ اگر گھر میں ہوں لیکن دوسرے محلے کی مسجد کی اذان ہو تو بھی تلاوت میں مشغول رہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

❾ اذان کے بعد نماز کی تیاری میں مشغول ہو جانا چاہیے۔

❿ جب مغرب کی اذان سنیں تو یہ دعا پڑھنی چاہیے:
''اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِكَ وَاِدْبَارُ نَھَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِيْ''۔[۳]

⓫ جب فجر کی اذان سنیں تو یہ دعا پڑھنی چاہیے:
''اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا اِقْبَالُ نَھَارِكَ وَاِدْبَارُ لَیْلِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِيْ''۔[۴]

⓬ اگر اذان ہوئے تھوڑی دیر ہوئی ہے اور اذان کا جواب نہیں دیا تو فوراً جواب دینا چاہیے۔[۵]

⓭ اگر ایک اذان کا جواب دے چکیں اور دوسری اذان ہوئی تو اس کا جواب دینا افضل ہے۔[۶] (جواب نہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے)۔

---

(۱) عمدة الفقه: ٤١

(۲) طحطاوي: ص ١٠٩

(۳) مرقاة: ١٧٠/٢

(۴) مرقاة: ١٧٠/٢

(۵) فتح الباري: ٩١/٢

(۶) فتح الباري: ٩٢/٢

⓮ اذان کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے:

''اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃِ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ.''(۱)

چلیں بچو! اب جلدی جلدی ان سوالات کے جواب دیں۔ شاباش!

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات

❶ اذان کس کی نشانی ہے اور اس کے کیا فضائل ہیں؟

❷ اذان کا جواب کس طرح دینا چاہیے؟

❸ اذان کے بعد کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟

❹ فجر اور مغرب کی اذان سن کر کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟

❺ اذان کے کیا آداب ہیں؟

(زبان سے سب کام چھوڑ کر اذان کا جواب دینا، اذان کے بعد نماز کی تیاری میں مشغول ہونا، اذان کے بعد دعا پڑھنا۔)

☆☆......☆☆

(۱) حصن حصین: ۱۱٦

وضو کی اہمیت وفضیلت

پیارے بچو! وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے۔ اس لیے جتنا وضو اچھا ہو گا اتنی ہی نماز اچھی ہو گی۔ اس لیے وضو اچھی طرح کرنا چاہیے۔ پیارے بچو! وضو میں دو چیزیں ہوتی ہیں جن کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ ایک تو نماز کا صحیح ہونا، دوسرے احادیث میں وضو کے جو فضائل آئے ہیں وہ بھی حاصل ہو جائیں، اس لیے پیارے بچو! ایسا وضو کرنا چاہیے جس سے یہ دونوں باتیں حاصل ہو جائیں۔ آگے ہم آپ کو وضو کرنے کا ایسا ہی طریقہ بتائیں گے لیکن اس سے پہلے وضو کے کچھ فضائل سناتے ہیں۔

وضو کے فضائل

پیارے بچو! حدیثوں میں وضو کے بہت سے فضائل آتے ہیں۔ ہم آپ کو وہ فضائل مختصر طور سے بتاتے ہیں۔ وضو سے ہاتھوں، پیروں، چہرے، آنکھ، قدم کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔[۱] جی کے نہ چاہنے کے باوجود اچھی طرح وضو کرنے سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرماتے ہیں اور درجات بلند فرماتے ہیں۔[۲] وضو کرنے والوں کے اعضائے وضو (جسم کے وہ حصے جو وضو میں دھوئے جاتے ہیں) قیامت کے دن چمکیں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس چمک سے اپنے امتیوں کو پہچان لیں گے۔[۳] اچھی طرح تمام آداب کے ساتھ وضو کر کے خوب توجہ کے ساتھ نماز پڑھنے سے جنت واجب ہو جاتی ہے۔[۴]

پیارے بچو! وضو میں کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کا کرنا ضروری ہے ان کے چھوٹ جانے سے وضو نہیں ہوتا ہے ان کو فرض کہتے ہیں اور کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کے

---

(۱) مسلم: ۱/۱۲۵، صحیح ابن خزیمہ: ۱/۵

(۲) مسند ابی عوانہ: ۱/۲۳۱

(۳) بخاری: ۱/۲۵، مسلم: ۱/۱۲۶

(۴) مسلم: ۱/۱۲۲

کرنے سے وضو ہو جاتا ہے مگر ناقص رہتا ہے ان کو سنت کہتے ہیں اور بعض چیزیں ایسی ہیں جن کے کرنے سے بہت ثواب حاصل ہوتا ہے مگر چھوٹ جانے سے کچھ نہیں ہوتا ہے ان کو مستحب کہتے ہیں۔[1]

ہم آپ کو یہ ساری چیزیں الگ الگ بتاتے ہیں۔ آپ ان کو یاد کر لیں۔

وضو کے فرائض

وضو میں چار چیزیں فرض ہیں: ① سارا منہ ایک مرتبہ دھونا ② دونوں ہاتھ ایک مرتبہ کہنیوں سمیت دھونا ③ چوتھائی سر کا ایک مرتبہ مسح کرنا ④ دونوں پاؤں ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دھونا۔

یہ وضو کے فرائض ہیں ان میں سے اگر ایک چیز بھی چھوٹ جائے گی یا ان اعضاء میں بال کے برابر جگہ بھی خشک رہ جائے تو وضو نہیں ہو گا۔[2]

وضو کی سنتیں اور آداب

پیارے بچو! کچھ چیزیں وضو میں ایسی ہیں جن کے کرنے سے ثواب زیادہ ملتا ہے ان کو وضو کی سنتیں کہتے ہیں۔ وضو میں تیرہ سنتیں ہیں۔

① نیت کرنا ② بسم اللہ پڑھنا ③ پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا ④ مسواک کرنا ⑤ تین مرتبہ کلی کرنا ⑥ تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا ⑦ ڈاڑھی کا خلال کرنا ⑧ ہاتھ پاؤں کا خلال کرنا ⑨ ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا ⑩ ایک مرتبہ پورے سر کا مسح کرنا (یعنی بھیگا ہوا ہاتھ سر پر پھیرنا) ⑪ دونوں کانوں کا مسح کرنا ⑫ ترتیب سے وضو کرنا ⑬ پے درپے وضو کرنا (یعنی ایک عضو کے خشک ہونے سے پہلے دوسرے عضو کو دھو دینا)۔

وضو کے مستحبات

بچو! کچھ چیزیں وضو میں ایسی ہیں کہ ان کے کرنے سے بہت زیادہ ثواب ملتا ہے

---

(۱) تعلیم الاسلام: ص ۱۶

(۲) بہشتی زیور: ص ٦٦

ان کو وضو کے مستحبات کہتے ہیں۔

❶ وضو کے لیے قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھنا۔

❷ اعضاء کو مل کر دھونا۔

❸ دائیں طرف سے شروع کرنا۔

❹ وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔

وضو کے مکروہات

پیارے بچو! کچھ چیزیں وضو میں ایسی ہیں جن کو وضو میں کرنا اچھی بات نہیں ہے اس لیے ان سے بچنا چاہیے ان کو وضو کے مکروہات کہتے ہیں۔ چند چیزیں وضو میں مکروہ ہیں۔

❶ ناپاک جگہ پر وضو کرنا۔

❷ پانی ضرورت سے زیادہ استعمال کرنا۔

❸ وضو کرتے وقت دنیاوی باتیں کرنا۔

❹ سنت کے خلاف وضو کرنا، یعنی جو سنتیں بتائی ہیں ان کو چھوڑ کر وضو کرنا۔

❺ منہ پر یا اعضاء پر پانی کے زور سے چھپکے مارنا۔

نواقض وضو (یعنی وضو کو توڑنے والی چیزیں)

پیارے بچو! کچھ چیزیں ایسی ہیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان کو نواقض وضو یعنی وضو کو توڑنے والی چیزیں کہا جاتا ہے۔ اب ہم آپ کو وہ چیزیں بتاتے ہیں۔

❶ پاخانہ یا پیشاب کرنا۔

❷ ہوا کا نکلنا۔

❸ خون یا پیپ نکل کر بہہ جانا۔

❹ منہ بھر الٹی ہو جانا۔

❺ ٹیک لگا کر یا لیٹ کر سو جانا۔

❻ رکوع اور سجدہ والی نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

وضو کا طریقہ

پیارے بچو! جب آپ وضو کرنے کے لیے بیٹھیں تو اونچی اور پاک جگہ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھیں پھر یہ دعا پڑھ کر وضو کرنا شروع کر دیں۔

دعا پڑھنا نیت کرنا

"بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰي دِيْنِ الْاِسْلَامِ" دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئیں اور ساتھ ہی یہ نیت کریں کہ "ہر وہ عبادت جو وضو کے بغیر نہیں ہوتی، اس کے لیے وضو کرتا ہوں۔"

کلی کرنا، مسواک کرنا

پھر ایک مرتبہ کلی کریں اس کے بعد مسواک کریں۔ (پیارے بچو! مسواک ضرور کیا کریں حدیث میں اس کے بہت فضائل آتے ہیں۔ چلیں آپ کے لیے ہم وضو کے طریقے کے بعد تھوڑے سے فضائل بیان کریں گے تاکہ آپ خوشی خوشی مسواک کیا کریں) پیارے بچو! مسواک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مسواک دائیں ہاتھ میں اس طرح پکڑیں کہ آپ دائیں ہاتھ کی چھوٹی والی انگلی نیچے رکھیں اور مسواک پر چھوٹی انگلی کے برابر والی اور اس کے برابر والی اور شہادت والی انگلی رکھیں اور انگوٹھا نیچے رکھیں۔ (یہ طریقہ مسواک پکڑنے کا ہے) اس کے بعد مسواک دانتوں میں دائیں جانب اوپر کریں پھر اسی طرح بائیں جانب پھر سامنے کے دانتوں میں مسواک کریں یہ ایک دفعہ ہوا اسی طرح تین دفعہ کریں۔ دانتوں میں چوڑائی میں مسواک کریں اور زبان پر لمبائی میں کریں۔

اب مسواک کے بعد دو مرتبہ پھر کلی کریں اس طرح تین مرتبہ کلی ہو گئی۔ اچھی بات یہ ہے کہ کلی میں غرغرہ کریں۔ اس کے بعد دائیں ہاتھ سے تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالیں اور جھاڑیں۔

چہرہ دھونا

پھر چہرہ اس طرح دھوئیں کہ اوپر یعنی پیشانی سے پانی ڈالیں پھر ملیں اتنا ملیں کہ پانی سارے چہرے پر پہنچ جائے اور سارا چہرہ گیلا ہو جائے یہ ایک مرتبہ ہوا اسی طرح دو مرتبہ دھوئیں تاکہ تین مرتبہ ہو جائے۔ (پیارے بچو! جب آپ بڑے ہو جائیں اور آپ کے داڑھی ہو تو تین مرتبہ چہرہ دھونے کے بعد داڑھی میں دائیں ہاتھ میں پانی لے کر تھوڑی کے نیچے ڈالیں اور داڑھی کا خلال کریں، خلال دائیں ہاتھ سے اس طرح کریں کہ خلال کرتے وقت ہتھیلی کی پشت گلے کی طرف اور انگلیوں کو بالوں میں داخل کر کے خلال کریں)۔

ہاتھ دھونا

پھر دائیں ہاتھ کو دھوئیں دھونے کا طریقہ یہ ہے کہ پانی ہاتھ کی انگلیوں کی طرف سے ڈالیں اور اچھی طرح ملیں کہ سارا ہاتھ گیلا ہو جائے یہ ایک مرتبہ ہوا، پھر دو مرتبہ دھوئیں تاکہ تین دفعہ ہو جائے اس کے بعد اسی طرح بائیں ہاتھ کو بھی تین مرتبہ دھوئیں۔

انگلیوں کا خلال کرنا

اس کے بعد انگلیوں کا خلال کریں پہلے دائیں ہاتھ کا خلال کریں اس طرح کہ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی دائیں ہاتھ پر رکھیں پھر بائیں ہاتھ کی انگلیاں دائیں ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر اوپر کی طرف کھینچیں پھر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ پر رکھیں دائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر کے اوپر کی طرف کھینچیں۔

مسح کرنا

اس کے بعد سر کا مسح کریں اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پیشانی پر رکھیں اور ہتھیلیوں کو کنپٹیوں پر رکھیں اور ہاتھ کو پورے سر کا مسح کرتے ہوئے پیچھے لے جائیں پھر پیچھے سے آگے کی طرف لائیں اور شہادت کی انگلیوں سے کانوں کے

اندر کے حصے کا مسح کریں اور انگوٹھوں سے باہر کے حصے کا مسح کریں اور دونوں ہاتھوں کی چھوٹی انگلیوں کو کانوں کے سوراخ میں ڈال کر ہلائیں۔ اس کے بعد گردن کا مسح دونوں ہاتھوں کی پشت سے کریں۔

پاؤں دھونا

اس کے بعد دایاں پاؤں بائیں ہاتھ سے ٹخنوں سمیت اچھی طرح دھوئیں کہ سارا پاؤں گیلا ہو جائے تین مرتبہ پاؤں دھونے کے بعد انگلیوں کا خلال کریں اس کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے خلال کریں اور دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے شروع کریں اور انگلی کو اوپر سے نیچے ڈال کر اوپر کی طرف کھینچیں۔

پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا

اس کے بعد بایاں پاؤں اسی طرح دھوئیں اور خلال بھی چھوٹی انگلی سے اسی طرح کریں مگر بائیں پاؤں کا خلال انگوٹھے سے شروع کر کے بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی پر ختم کریں۔

یہ ہوا بچو! آپ کا وضو۔ وضو کے درمیان میں یہ دعا پڑھیں:

"أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ."

وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے یہ دعا پڑھیں:

"أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ."

اس کے بعد ہاتھوں کو جھاڑیں نہیں اور پونچھ لیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کپڑا تھا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے بعد ہاتھ پونچھا کرتے تھے۔[1]

---

(۱) ترمذي: ۱/ ۱۹

وضو میں اعضاء دھوتے وقت کی دعائیں

پیارے بچو! جب آپ وضو میں اپنے اعضاء (جسم کے حصے) دھوتے ہیں تو اچھی بات یہ ہے کہ ہر عضو کو دھوتے وقت دعا پڑھنی چاہیے اس لیے اب ہم آپ کو ہر عضو کے دھوتے وقت کون سی دعا پڑھنی چاہیے وہ دعائیں بتاتے ہیں۔

کلی کرتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

''اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰي تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.''

ناک میں پانی ڈالتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

''اَللّٰهُمَّ أَرِحْنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِيْ رَائِحَةَ النَّارِ.''

چہرہ دھوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

''اَللّٰهُمَّ ابْيَضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ.''

دایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

''اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ وَحَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا.''

بائیں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

''اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ.''

سر کا مسح کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

''اَللّٰهُمَّ أَظِلَّنِيْ تَحْتَ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ.''

کانوں کے مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

''اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ أَحْسَنَهٗ.''

دایاں پاؤں دھوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

''اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ عَلٰي صِرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ يَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ.''

بایاں پاؤں دھوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِي مَغْفُوْرًا وَسَعِيْ مَشْكُوْرًا وَتِجَارَةً لَنْ تَبُوْرَا."(۱)

پیارے بچو! آپ نے وضو کے تمام آداب پڑھے اور امید ہے یاد بھی کر لیے ہوں گے۔ پیارے بچو! یاد کرنا ہی عمل کے لیے سیڑھی ہے کہ اگر یاد نہ ہو تو عمل کہاں سے کریں گے، اس لیے ذرا آپ ہمیں ان سوالات کے جواب دیں تاکہ ہمیں بھی معلوم ہو کہ آپ عمل کس طرح کریں گے۔

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات

❶ وضو کی کوئی فضیلت بتائیے؟
❷ فرض کسے کہتے ہیں اور وضو میں کتنے فرض ہیں؟
❸ سنت اور مستحب کسے کہتے ہیں اور وضو میں کتنی سنتیں اور کتنے مستحب ہیں؟
❹ مکروہ کسے کہتے ہیں وضو کے کتنے مکروہات ہیں؟
❺ وضو کے درمیان کون سی دعا پڑھی جاتی ہے؟
❻ وضو میں اعضا دھوتے وقت کون سی دعائیں پڑھنی چاہیے اور کیا آپ نے وہ یاد کر لی ہیں؟
❼ وضو کے آخر میں کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟

☆☆......☆☆

---

(۱) شامي: ۱/۱۲۷

نماز کا بیان

پیارے بچو! ہمارے پیارے دین میں نماز کا بہت ہی اونچا درجہ ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "پانچ چیزیں دین اسلام کی بنیاد ہیں۔ ان میں دوسرا نمبر نماز کا ہے۔ اسی طرح ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جو شخص نماز نہیں پڑھے اس کا دین میں کوئی حصہ ہی نہیں ہے۔"[۱]

دیکھا بچو! آپ نے نماز کتنی اہم چیز ہے اس لیے نماز کبھی نہیں چھوڑنی چاہیے۔ آپ نماز تو پڑھتے ہی ہوں گے اب ہم آپ کو کچھ نماز کی اہمیت و فضیلت بتاتے ہیں تاکہ آپ ان کو سن کر خوب شوق سے اچھی اچھی نماز پڑھیں اور اللہ تعالیٰ کو راضی کریں۔ چلیں اب نماز کی کچھ فضیلت سنیے۔

نماز کی اہمیت و فضیلت

نماز دین کا ستون ہے۔[۲] نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔[۳] (یعنی وہ نمازی آدمی سے مایوس ہوتا ہے) نماز جنت کی کنجی ہے۔[۴] نماز دل کا نور ہے۔[۵] جو ایک فرض نماز پڑھتا ہے اس کے لیے ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔[۶] (یعنی وہ دعا قبول ہوتی ہے رد نہیں ہوتی ہے۔ جب آدمی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔[۷] سب سے اونچا عمل وقت پر نماز پڑھنا ہے۔[۸]

---

(۱) بزار مجمع الزوائد: ۲۹۲/۱

(۲) شعب الایمان: ۳۹/۳

(۳) مسند دیلمي: ۴۰۵/۲

(۴) مسند احمد: ۳۴۰/۳

(۵) مسند ابو یعلٰي: ۳۳۰/٦

(۶) طبراني في "الکبیر": ۲۵۹/۱۸

(۷) مسند بزار: ۲۹۵/۷

(۸) فضائل اعمال: ص ۳۱۱، ۳۱۲، بخاري

پیارے بچو! سنا آپ نے نماز کی کتنی فضیلت ہے۔ اس کے علاوہ نماز کے بہت سارے فضائل ہیں اللہ تعالیٰ نماز پڑھنے والے سے بہت خوش ہوتے ہیں۔ اس لیے آپ خوب اچھی طرح نماز پڑھا کریں۔ اب ہم آپ کو نماز کا طریقہ نماز کے فرائض وغیرہ بتاتے ہیں۔ غور سے سنیں ان کو یاد کریں اور عمل کریں۔

نماز کے فرائض

بچو! نماز میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جن کے چھوٹ جانے سے نماز نہیں ہوتی ہے۔ ان کو نماز کے فرائض کہتے ہیں۔ نماز میں تیرہ چیزیں فرض ہیں۔

❶ بدن کا پاک ہونا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وضو ہونا چاہیے یا اگر غسل کی ضرورت ہو تو غسل کر کے نماز پڑھنا چاہیے۔

❷ کپڑوں کا پاک ہونا۔ یعنی جن کپڑوں میں نماز پڑھیں وہ پاک ہوں۔

❸ جسم کا چھپا ہوا ہونا چاہیے۔ مردوں کا بدن ناف سے لے کر گھٹنوں تک چھپا ہونا چاہیے اور عورتوں کا صرف چہرے، ہتھیلیوں اور قدموں کے علاوہ سارا بدن چھپا ہوا ہونا چاہیے۔

❹ نماز کی جگہ کا پاک ہونا۔ یعنی جس جگہ نماز پڑھیں وہ پاک ہونی چاہیے۔

❺ نماز کا وقت ہونا۔ یعنی جو نماز پڑھ رہے ہوں اس نماز کا وقت بھی ہو جیسے اگر ظہر کی نماز پڑھ رہے ہوں تو ظہر کا وقت ہونا ضروری ہے۔ اگر عصر کے وقت میں ظہر پڑھی تو ظہر کی نماز نہیں ہوگی۔

❻ قبلہ کی طرف رخ کرنا۔

❼ نماز کی نیت کرنا۔

❽ تکبیر تحریمہ۔ یعنی اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرنا۔

❾ قیام یعنی نماز میں کھڑا ہونا۔

❿ نماز میں قرآن پاک پڑھنا (یعنی ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں یا ایک چھوٹی

سورت پڑھنا چاہیے)۔

⓫ رکوع کرنا۔

⓬ سجدہ کرنا۔

⓭ آخری قعدہ میں بیٹھنا۔

نماز کے واجبات

بچو! کچھ چیزیں نماز میں ایسی ہیں کہ اگر ان کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا جائے تو نماز نہیں ہوتی ہے ان کو نماز کے واجبات کہتے ہیں۔ نماز میں چودہ چیزیں واجب ہیں۔

❶ سورۃ فاتحہ پڑھنا۔

❷ سورۃ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت پڑھنا۔

❸ فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا۔

❹ سورۃ فاتحہ کو سورۃ سے پہلے پڑھنا۔

❺ قومہ کرنا یعنی رکوع کر کے اطمینان سے سیدھا کھڑا ہونا۔

❻ جلسہ کرنا یعنی دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا۔

❼ پہلا قعدہ کرنا، یعنی چار یا تین رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد قعدہ میں بیٹھنا۔

❽ التحیات پڑھنا۔ پہلے اور دوسرے دونوں قعدوں میں التحیات پڑھنا۔

❾ لفظ سلام سے نماز ختم کرنا۔ یعنی سلام کہہ کر نماز ختم کرنا۔

❿ ظہر اور عصر کی نمازوں میں آہستہ قرأت کرنا۔

⓫ امام کے لیے مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اور فجر، جمعہ دونوں عیدوں اور تراویح کی ساری رکعتوں میں اونچی آواز سے قرأت کرنا۔

⓬ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔

⓭ دعائے قنوت سے پہلے تکبیر (یعنی اللہ اکبر) کہنا۔

⑭ دونوں عید کی نمازوں میں چھ تکبیریں زیادہ کہنا۔

نماز کی سنتیں

پیارے بچو! نماز میں کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کو کرنے سے نماز کا ثواب زیادہ ملتا ہے اور ان کے چھوڑنے سے نماز کے ثواب میں کمی آتی ہے ان کو نماز کی سنتیں کہتے ہیں نماز میں (۱۴) سنتیں ہیں:

① تکبیر تحریمہ کہتے وقت مردوں کو دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا اور عورتوں کو سینے تک اٹھانا۔

② مردوں کو ناف کے نیچے اور عورتوں کو سینے پر ہاتھ باندھنا۔

③ ثناء یعنی "سبحانك اللهم" پڑھنا۔

④ "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" پڑھنا۔

⑤ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھنا۔

⑥ ایک رکن سے دوسرے رکن میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہنا۔ جیسے جب رکوع کے بعد کھڑے ہو کر سجدے میں جائیں تو "اللہ اکبر" کہتے ہوئے جائیں۔ اسی طرح سجدہ سے اٹھیں تو "اللہ اکبر" کہہ کر اٹھیں۔

⑦ رکوع سے اٹھتے وقت "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہنا اور "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہنا۔

⑧ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" رکوع میں کم سے کم تین مرتبہ کہنا۔

⑨ سجدہ میں کم سے کم تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰي" کہنا۔

⑩ مردوں کو دونوں سجدوں کے درمیان اور التحیات میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرنا اور عورتوں کو دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر سیدھی طرف بیٹھنا۔

⑪ درود شریف پڑھنا۔

۱۲ درود شریف کے بعد دعا پڑھنا۔

۱۳ دائیں سلام کے وقت دائیں اور بائیں سلام کے وقت بائیں طرف منہ پھیرنا۔

۱۴ اگر امام ہو تو سلام میں فرشتوں، مقتدیوں اور نیک جنات جو حاضر ہوں ان کی نیت کرنا اور اگر مقتدی ہو امام کے بالکل پیچھے ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرنا چاہیے۔ اگر امام کے دائیں یا بائیں ہو تو جس طرف ہو اس سلام میں امام کی نیت کرلے۔

نماز کے مستحبات

بچو! کچھ چیزیں نماز میں ایسی ہیں کہ ان کے کرنے سے اور زیادہ ثواب ملتا ہے ان کو مستحبات نماز کہتے ہیں۔ نماز میں چند چیزیں مستحب ہیں۔

۱ اگر چادر اوڑھے ہوئے نماز پڑھ رہے ہوں تو کاندھوں تک ہاتھ اٹھانے کے لیے مردوں کو ہاتھ چادر سے باہر نکالنا چاہیے۔

۲ جہاں تک ہوسکے کھانسی کو روکنا۔

۳ جمائی آئے تو منہ بند کرنا۔

۴ کھڑے ہونے کی حالت میں نگاہ سجدہ کی جگہ رکھنا، رکوع کی حالت میں قدموں پر رکھنا، سجدہ میں ناک پر اور قعدہ میں گود میں اور سلام کے وقت کندھوں پر نگاہ رکھنا چاہیے۔

مکروہات نماز

پیارے بچو! کچھ چیزیں نماز میں ایسی ہیں جن کے کرنے سے نماز خراب ہو جاتی ہے اور کبھی کبھی تو ٹوٹ جاتی ہے ان چیزوں کو نماز کے مکروہات کہتے ہیں۔ نماز میں ان سے بچنا ضروری ہے۔ نماز میں چند چیزیں مکروہ ہیں۔

۱ پیٹ کے دونوں طرف ہاتھ رکھنا۔

۲ ہاتھ آستین سے باہر نکال کر نماز پڑھنا یعنی ساری قمیض کو پہنے ہو صرف آستین

میں ہاتھ نہیں ڈالے ہوں۔

۳ جسم یا کپڑے سے کھیلنا۔
۴ کپڑے کو سمیٹنا۔
۵ انگلیاں چٹخانا۔
۶ دائیں بائیں گردن موڑنا۔
۷ انگڑائی لینا۔
۸ مرد کو جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا۔
۹ کتے کی طرح بیٹھنا۔ جس طرح کتا دونوں پیر آگے کھڑے کر کے بیٹھتا ہے اس طرح بیٹھنا۔
۱۰ مرد کو سجدے میں زمین پر ہاتھ بچھانا۔
۱۱ مرد کو سجدے میں پیٹ کو رانوں سے ملانا۔
۱۲ کسی مجبوری کے بغیر چار زانو یعنی آلتی پالتی مار کر بیٹھنا۔
۱۳ امام کا محراب کے اندر کھڑے ہونا۔
۱۴ صف سے الگ اکیلے کھڑے ہونا۔
۱۵ نماز پڑھتے ہوئے سامنے یا سر پر تصویر ہونا۔
۱۶ تصویر والے کپڑے میں نماز پڑھنا۔
۱۷ کندھوں پر چادر یا کوئی کپڑا لٹکانا۔
۱۸ پیشاب پاخانے یا زیادہ بھوک لگنے کے وقت نماز پڑھنا۔
۱۹ مرد کا سر کھول کر نماز پڑھنا۔
۲۰ آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا۔

نماز کا طریقہ

پیارے بچو! جب یہ تمام شرائط جو آپ نے پیچھے پڑھی ہیں وہ پوری ہو جائیں تو

اب آپ نماز پڑھنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ اس لیے اب ہم آپ کو نماز پڑھنے کا طریقہ بتاتے ہیں۔

قیام

اب آپ قبلہ کی طرف منہ کر کے سیدھے کھڑے ہو جائیں دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھیں۔

نیت کرنا

آپ جو نماز پڑھ رہے ہوں اس کی نیت کریں جیسے میں اللہ تعالیٰ کے لیے ظہر کی نماز پڑھتا ہوں منہ میرا کعبہ شریف کی طرف ہے۔

تکبیر کے لیے ہاتھ اٹھانا

پھر اس کے بعد آپ ہاتھ اس طرح اٹھائیں کہ ہاتھ آستین سے باہر ہوں ہتھیلیاں قبلہ کی طرف سے ہوں انگلیاں کھڑی ہوں اور کانوں کی لو کو چھوتے ہوئے تکبیر اللہ اکبر کہیں اور سر کو نہ جھکائیں نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھیں۔

ہاتھ باندھنا

پھر تکبیر کے بعد بغیر ہاتھ چھوڑے ہاتھ اس طرح باندھیں کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھیں اور دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی کلائی کو اس طرح پکڑیں کہ دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنائیں اور دائیں ہاتھ کی تین انگلیاں بائیں ہاتھ کی کلائی پر ملی ہوئی اپنی حالت پر رکھیں۔

اب قیام کی حالت میں نگاہ سجدہ کی جگہ رکھیں بعض بچے نماز میں ادھر ادھر دیکھتے ہیں، ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ تو شیطان کا نماز میں اچک لینا ہے۔

اب ثنا پڑھیے، ثنا یہ ہے:

"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰي جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ

غَیْرُكَ."

قرأت

پھر اس کے بعد تعوذ یعنی "اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم" پڑھئے۔ پھر اس کے بعد تسمیہ یعنی "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھئے۔ اس کے بعد سورۃ فاتحہ یعنی "الحمد للہ رب العالمین" آخر تک پڑھیں۔ سورۃ فاتحہ کے بعد آمین کہیں، حدیث میں اس کی بڑی فضیلت آتی ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ جس نے امام کے "ولا الضالین" کہنے کے بعد آمین کہی اگر اس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل گئی تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔(۱)

پھر اس کے بعد آپ قرآن شریف کی کوئی سورت پڑھیں یا چند آیتیں پڑھیں کم از کم تین آیتیں پڑھیں۔

رکوع

اب آپ اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں۔ رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو اس طرح پکڑیں کہ ہاتھوں کی انگلیاں کھلی رکھیں کمر بالکل سیدھی ہو (نہ زیادہ جھکی ہوئی ہو نہ اٹھی ہوئی ہو) سر اور سرین برابر ہوں دونوں بازو پہلو سے الگ رکھیں پاؤں اور پنڈلیاں بھی سیدھی ہوں (پنڈلیاں خم کھائی ہوئی نہ ہوں) پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور نظریں دونوں قدموں پر رکھیں، ہلیں جلیں نہیں اطمینان سے تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمُ" کہیں۔ (یہ کم سے کم ہے اسی طرح پانچ مرتبہ کہنا اچھا ہے اور سب سے اچھا سات مرتبہ کہنا ہے)۔

قومہ

پھر "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہتے ہوئے کھڑے ہوں۔ اس کھڑے ہونے

---

(۱) بخاري: ۱۰۸/۱، مسلم: ۱۷۶/۱

کو قومہ کہتے ہیں اس میں بھی اطمینان سے کھڑے ہوں کہ اعضاء ہلنا جلنا بند کر دیں۔ پھر قومہ میں ''رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ'' پڑھیں اور اطمینان سے کھڑے ہوں۔

پیارے بچو! نماز کے ہر رکن کو اطمینان سے کرنا کہ اعضا ہلنا جلنا بند کر دیں ضروری ہے ورنہ نماز خراب ہو جاتی ہے۔ بعض بچے جلدی جلدی نماز پڑھتے ہیں اور اعضا کے ہلنے جلنے کے بند ہو جانے کا خیال نہیں کرتے یہ بہت غلط بات ہے اس لیے ہم آپ کو ہر رکن میں اطمینان یاد دلاتے رہیں گے تاکہ آپ بھی ہر رکن میں اس کا خیال رکھیں۔

سجدہ

اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے (کہ تکبیر سجدہ میں ختم ہو) بغیر جھکے ہوئے سجدہ میں جائیں سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے رکھیں پھر ہاتھ پھر ناک پھر دونوں ہتھیلیوں کے درمیان پیشانی اس طرح رکھیں کہ دونوں کان انگوٹھوں کے درمیان میں رکھیں۔ انگلیوں کو ملا کر رکھیں اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھیں سہارا ہتھیلیوں پر ہو اور نگاہ ناک پر رکھیں پھر اطمینان کے بعد تین مرتبہ ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰي'' کہیں۔ (اس میں بھی کم سے کم تین اچھا ہے اور سب سے اچھا سات مرتبہ کہنا ہے)۔

جلسہ

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ سے سر اٹھائیں اور اطمینان سے بیٹھیں اس بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔ اب دونوں ہاتھوں کو رانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھیں اس طرح کہ انگلیاں قبلہ کی طرف رہیں ان کا رخ نیچے کی طرف نہ ہو پھر اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے (دوسرے) سجدے میں جائیں پھر پہلے سجدے کی طرح اطمینان کے بعد تین مرتبہ ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰي'' پڑھئے۔ پھر اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے ٹیک لگائے بغیر پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ (یہ ایک رکعت ہو گئی)۔

اب دوسری رکعت میں ثناء یعنی ''سبحانك اللهم'' اور تعوذ یعنی ''اعوذ باللّٰہ''

نہ پڑھیں۔ اس کے علاوہ بسم اللہ سورۃ الفاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر پھر پہلی رکعت کی طرح یہ دوسری رکعت پوری کریں۔

تشہد

اب دوسری رکعت کے بعد بیٹھیں اس کو تشہد کہتے ہیں اب بیٹھنے کے بعد تشہد پڑھیں:

''اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.''[1]

جب ''لا'' پر پہنچیں تو دائیں ہاتھ کی بیچ والی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنائیں اور شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ کریں پھر جب ''الا اللہ'' کہیں تو انگلی گرادیں مگر پوری نہیں گرائیں بلکہ تھوڑی سی اونچی رکھیں۔

اس کے بعد درود شریف پڑھیں:

''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ''

پھر دعا پڑھیں:

''رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ''

سلام

پھر ''اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ'' کہتے ہوئے دائیں جانب سلام پھیریں اور نظروں کو مونڈھوں پر رکھیں پھر اسی طرح ''اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ'' کہتے

---

(۱) بخاری: ۱/۱۱۵، مسلم: ۱/۱۷۳

ہوئے بائیں جانب سلام پھیریں اور نظریں مونڈھوں پر رکھیں۔

پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد "اللہ اکبر" کہیں تین مرتبہ "استغفر اللہ ربي من کل ذنب واتوب الیہ" کہیں اگر ایسی نماز ہو جس کے بعد سنتیں ہوں تو یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ"

نماز کے بعد معمولات

اس کے بعد سنتیں پڑھئے۔ اگر ایسی نماز ہے جس کے بعد سنتیں نہیں ہیں جیسے فجر اور ظہر کی نماز ہو تو اس کے بعد چند اعمال کیجیے۔

❶ جو اوپر پہلے بتائے ہیں اللہ اکبر تین مرتبہ استغفار پڑھنا ان کے بعد یہ پڑھئے۔

❷ آیۃ الکرسی پڑھئے، حدیث میں اس کی بڑی فضیلت آتی ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا اس کے اور جنت کے درمیان موت حائل ہے۔(۱)

❸ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہر نماز کے بعد ان سورتوں کو پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔(۲)

❹ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھئے۔ جو شخص نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، ۳۴ مرتب اللہ اکبر پڑھے پھر لا الہ آخر تک اس کے گناہ اگرچہ سمندر کر جھاگ کے برابر ہوں، معاف کر دیئے جائیں گے۔(۳)

❺ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ

---

(۱) عمل الیوم واللیلۃ ابن سني، رقم

(۲) بخاري: ۱/۹۰

(۳) ابوداؤد: ۱/۲۱۳

شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔" پڑھئے۔

❻ "اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰي ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ" تک پڑھئے۔
ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہر نماز کے بعد اس دعا کو پڑھنے کی وصیت فرمائی تھی۔[1]

پھر دعا مانگئے۔

پیارے بچو! ہمیشہ کی طرح ان سوالات کے جواب بھی بالکل صحیح صحیح دیجیے۔
شاباش!

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات

❶ نماز کی کچھ اہمیت بتائیے؟
❷ نماز میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟
❸ نماز میں کتنی چیزیں واجب ہیں؟
❹ نماز کی سنتیں کتنی ہیں؟
❺ نماز کے مستحبات کتنے ہیں؟
❻ نماز میں کتنی باتیں مکروہ ہیں جن کو نماز میں نہیں کرنا چاہیے؟
❼ نماز کے بعد کے کون سے معمولات ہیں؟

☆☆......☆☆

(۱) ابوداؤد: ۱/ ۲۲۰

جماعت کا بیان

پیارے بچو! جماعت سے نماز پڑھنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ بہت سارے لوگ مل کر نماز پڑھیں تو اس سے نماز کے قبول ہونے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سے رحمت اور قبولیت حاصل ہونے کی زیادہ امید ہے۔ اسی لیے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت سے نماز پڑھنے کے بہت فضائل بیان فرمائے ہیں اور جماعت سے نماز نہ پڑھنے پر بہت ہی ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔

پیارے بچو! نماز جماعت سے پڑھنی چاہیے۔ اگر آپ کی عمر ابھی مسجد جا کر نماز پڑھنے کی نہیں تو خیر کوئی بات نہیں گھر میں ہی امی کے ساتھ نماز پڑھیں۔ مگر جب آپ بڑے ہونے لگیں یعنی آپ کی عمر ۸ یا ۹ سال ہو تو آپ ابو جان کے ساتھ مسجد جانے کی ابھی سے عادت بنائیں تاکہ آئندہ جماعت سے نماز پڑھنا آپ کے لیے آسان ہو جائے۔ اب ہم آپ کو جماعت سے نماز پڑھنے کے کچھ فضائل بتاتے ہیں تاکہ آپ خوب شوق سے جماعت سے نماز پڑھنے کی عادت بنائیں اور ہمیشہ جماعت سے نماز پڑھیں۔ اب آپ غور سے جماعت سے نماز پڑھنے کے فضائل سنیے۔

جماعت کے فضائل

● ...... جماعت کی نماز کا ثواب اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیں درجہ زیادہ ہے۔

● ...... اکیلے نماز پڑھنے سے ایک آدمی کے ساتھ (کہ ایک امام ہو اور دوسرا مقتدی) نماز پڑھنا بہتر ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ اور بھی بہتر ہے جماعت جتنی زیادہ ہو گی وہ اللہ تعالیٰ کو اتنی ہی پسند ہے۔[1]

● ...... جو لوگ اندھیرے میں نماز کے لیے (مسجد) جاتے ہیں ان کے لیے قیامت کے دن پورے نور کی خوشخبری ہے (کہ ان کو قیامت کے دن پورا نور ملے گا)۔[2]

---

(۱) ابو داؤد: ۱/۸۲

(۲) ابن ماجہ: ص ۵۶

ایک حدیث میں ہے کہ وہ لوگ قیامت کے دن نور کے منبروں پر ہوں گے اور بے فکر ہوں گے اور (دوسرے) لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے۔ (۱)

● ...... جو شخص عشاء کی نماز جماعت سے پڑھے اور فجر کی نماز جماعت سے پڑھے تو اس کو ساری رات عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ (۲)

● ...... جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے نماز کے لیے جائے تو وہ ایسا ہے جیسے گھر سے احرام باندھ کر حج کے لیے جائے۔ (۳)

● ...... جو گھر سے وضو کر کے نماز کے لیے جائے تو اس کو ہر قدم پر ایک نیکی ملتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔ اور جب تک وہ باوضو بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ (۴)

● ...... مشقت کے وقت وضو کرنا، مسجد کی طرف قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا گناہوں کو دھو دیتا ہے۔ (۵)

● ...... ایک حدیث میں ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر ان کا ثواب لوگوں کو معلوم ہو جائے تو وہ ان کو لڑ کر حاصل کریں گے (یعنی ان کا ثواب اتنا زیادہ ہے کہ ان کو حاصل کرنے کے لیے لڑنا بھی پڑے تو لڑیں) ① اذان کہنا ② جماعت کی نماز کے لیے دوپہر کو جانا ③ پہلی صف میں نماز پڑھنا۔ (۶)

● ...... جو شخص چالیس دن تک تکبیر اولی (یعنی امام کی پہلی تکبیر جس سے نماز شروع ہوتی ہے اس) کے ساتھ نماز پڑھے گا تو اس کو دو پروانے (تحفے) ملتے ہیں۔ ① جہنم سے آزادی ② نفاق سے بری ہونا۔ (۷)

---

(۱) طبراني في "الكبير": ۳/ ۲۹۰، وفي "الاوسط": ۲/ ۸۵، مسند شاميين: ۲/ ۱۲۳

(۲) مسلم: ۱/ ۲۳۲

(۳) ابوداؤد: ۱/ ۸۲

(۴) مسلم: ۱/ ۲۳٤

(۵) مسند بزار: ۲/ ۱٦۱

(٦) مسلم

(۷) ترمذي، فضائل اعمال: ص ۳٤۰

جمعہ کا بیان

پیارے بچو! آپ اپنے ابو جان، بھائی جان کے ساتھ نہا دھو کر اچھے کپڑے پہن کر اور خوب تیار ہو کر جمعہ پڑھنے جاتے ہیں۔ لیکن کیا آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ یہ دن مسلمانوں کے لیے کتنا قیمتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ کتنی فضیلت والا ہے۔ چلیں ہم آپ کو جمعہ کے بارے میں کچھ اچھی باتیں بتاتے ہیں، غور سے سنیں۔

پیارے بچو! جمعہ کا دن اسلام کی بڑی نشانیوں میں سے ہے۔ ہم سے پہلے جو امتیں گزری ہیں ان میں بھی جمعہ کا دن ہی محترم اور عبادت کے لیے خاص تھا۔ مگر بعض قوموں نے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی ناشکری کی اور اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دوسرا دن عبادت کے لیے مخصوص کر دیا۔ اس لیے بعض قوموں کے لیے ہفتہ اور بعض قوموں کے لیے اتوار کا دن مقرر کیا۔ لیکن ہمیں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے دوبارہ اپنا پسندیدہ دن عطا فرمایا۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکریہ ادا کریں اور جمعہ کے دن خوب عبادت کا اہتمام کریں۔

پیارے بچو! اب آپ یقیناً یہ بات سوچ رہے ہوں گے کہ آخر جمعہ کے شکریہ کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے تاکہ آپ اس نعمت کا شکریہ ادا کر سکیں اور وہ کون سے اعمال اور آداب ہیں جن کے کرنے سے اس نعمت کا شکریہ ادا ہو۔ ہم آپ کی یہ مشکل آسان کر دیتے ہیں اور آپ کو بتاتے ہیں کہ ہمیں اس موقع پر ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سے اعمال اور کیا آداب بتائے ہیں لیکن ذرا ٹھہریئے جمعہ کے آداب سے پہلے کچھ جمعہ کے فضائل سن لیجیے تاکہ آپ کو اس دن کی اہمیت بھی معلوم ہو اور ان فضائل کے معلوم ہونے سے آپ آداب پر بھی خوب شوق سے

عمل کریں۔

جمعہ کے فضائل

● ...... جمعہ کا دن سارے دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں عید الفطر و عید الاضحیٰ سے بھی زیادہ اس کی عظمت ہے۔ (۱)

● ...... جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن ہے۔ (۲)

● ...... جمعہ کا دن مسلمانوں کے لیے عید کا دن ہے۔ (۳)

● ...... جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے جو بھی اس میں دعا کرتا ہے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ (۴)

● ...... امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ جو ایک بڑے امام ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کی رات شب قدر سے بھی بعض وجوہ سے افضل ہے۔ (۵)

● ...... جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو عذاب قبر سے محفوظ رکھتے ہیں۔ (۶)

● ...... جمعہ کے دن ہر نیکی کا ثواب ستر درجہ زیادہ ملتا ہے۔ (۷)

● ...... جو شخص جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے وہ موت سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھے گا۔ (۸)

● ...... سعید بن المسیب ایک بزرگ ہیں وہ فرماتے ہیں جمعہ کا دن اللہ تعالیٰ کے ہاں

---

(۱) ابن ماجہ: ص ۷٦

(۲) مشکوۃ: ۱۲۱

(۳) حاکم: ۱/۶۰۳، صحیح ابن خزیمہ: ۳/۳۱۸

(۴) بخاری: ۱/۱۲۸، مسلم: ۱/۲۸۱

(۵) اشعة اللمعات: ۱/۵۷۷

(٦) ترمذي: ۱/۲۰۵، مسند احمد: ۲/۱٦۹

(۷) مرقاة: ۲/۲۳۷

(۸) ترغیب: ۲/۵۰۱

نفلی حج سے بہتر ہے۔ ایک حدیث میں جمعہ کو فقراء علماء صلحا کے لیے عید کا دن ہے۔

جمعہ کے آداب

ہر مسلمان کو جمعہ کی تیاری جمعرات سے ہی کرنا چاہیے۔ جمعرات کی عصر کے بعد استغفار زیادہ کر لینا چاہیے۔ جمعہ کے دن پہننے کے لیے کپڑے علیحدہ کر کے رکھ لے۔ خوشبو وغیرہ کا اہتمام بھی جمعرات ہی کو کرنا چاہیے تاکہ جمعہ کے دن ان کاموں میں مشغول نہ ہونا پڑے۔ بزرگوں سے منقول ہے کہ جمعہ کا دن سب سے زیادہ ثواب اس کو ملے گا جو اس کا منتظر رہتا ہے اور اس کا اہتمام جمعرات سے کرتا ہے۔

ادب:...... جمعہ کے دن غسل کرنا چاہیے۔ جمعہ کے دن غسل سنت مؤکدہ ہے۔ بہترین غسل وہ ہے کہ اسی سے جمعہ پڑھا جائے۔ (یعنی غسل کے بعد دوبارہ وضو نہ کرنا پڑے)[1]

ادب:...... صاف ستھرا لباس پہن کر جانا چاہیے اچھی بات یہ ہے کہ لباس سفید ہو۔[2]

ادب:...... جمعہ کے دن نیا لباس پہننا بھی سنت ہے۔[3]

ادب:...... عمامہ پہن کر جانا چاہیے۔

ادب:...... مسواک کرنا چاہیے۔[4]

ادب:...... جمعہ کے لیے مسجد جلدی جانا چاہیے۔ حدیث میں جلدی جانے کا بڑا ثواب ہے کہ جو سب سے پہلے جائے اس کو اونٹ کی قربانی کا ثواب ملتا ہے پھر جو اس کے بعد آئے گا اس کو گائے کی قربانی کا ثواب ملتا ہے اور پھر جو اس کے بعد

---

(۱)عمدة الفقه: ۲/ ۴۵۷

(۲)عمدة الفقه ایضاً

(۳)عمدة الفقه ایضاً

(۴)عمدة ایضاً

جائے اس کو مرغی اور پھر جو اس کے بعد آئے اس کو انڈا کا صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔[1]

ادب:...... پیدل چل کر جانا چاہیے ہر قدم پر ایک سال روزے رکھنے کا ثواب اور رات بھر نفلیں پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔[2]

ادب:...... جمعہ کے دن ناخن کاٹنا چاہیے۔[3]

ادب:...... جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھنا چاہیے حدیث میں جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھنے کا بڑا ثواب آیا ہے کہ سورۂ کہف پڑھنے والے کے لیے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر ایک نور ظاہر ہو گا جو قیامت کے اندھیرے میں اس کے کام آئے گا، اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔[4]

شب جمعہ میں سورہ یٰسین یا سورہ دخان پڑھنا چاہیے حدیث میں آیا ہے کہ جو سورۃ یٰسین یا سورہ دخان شب جمعہ میں پڑھے گا اس کی صبح اس حال میں ہوگی کہ اس کی مغفرت کر دی گئی ہوگی۔[5]

ادب:...... جمعہ کے دن استغفار زیادہ کرنا چاہیے۔[6]

ادب:...... جمعہ کے دن کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیے حدیث میں جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے کو بہت فضائل آتے ہیں۔[7]

ادب:...... جمعہ کے دن قبرستان جانا، جمعہ کے دن دوسرے دنوں کے مقابلے میں

---

(۱)بخاري:۱/۱۲۷، مسلم:۱/۲۸۲
(۲)ابوداؤد:۱/۵۰، ترمذي:۱/۱۱۱
(۳)فتح الباري:۱/۳٤٦
(۴)مظاهر حق:۲/٤۳۳
(۵)مظاهر حق:۲/٤۳۵
(۶)بخاري:۱/۱۲۸، مسلم:۱/۱۸۱
(۷)ابوداؤد:۱/۲۱٤

قبرستان جانا افضل ہے۔[1]

ادب:...... جمعہ کے لیے بہتر ہے کہ جامع مسجد (بڑی مسجد جہاں جمع ہوتا ہو) جانا چاہیے کہ اس میں جو نماز پڑھنے کا زیادہ ثواب ہے لیکن اگر اپنی مقامی مسجد میں لوگ کم ہو جائیں تو پھر مقامی مسجد میں جانا چاہیے۔[2]

پیارے بچو! جمعہ کے آداب آپ نے سنے اب نیچے دیے گئے سوالات کے جوابات بھی دے دیجیے۔

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات

۱ تمام دنوں کا سردار کونسا دن ہے؟

۲ جمعہ کے فضائل بتائیے؟

۳ جمعہ کے آداب بتائیے؟

(غسل کرنا، صاف ستھرا یا نیا لباس پہننا، عمامہ پہننا، مسواک کرنا، جلدی اور پیدل مسجد جانا، ناخن کاٹنا، سورہ کہف پڑھنا، استغفار اور درود شریف کی کثرت کرنا۔)

۴ جمعہ کے دن درود شریف اور استغفار کی کیا فضیلت ہے؟

☆☆......☆☆

---

(۱) مرقاة: ۱۱۵/٤

(۲) موسوعة الآداب: ص ۲۳۱

مختلف اوقات کی دعائیں

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ نے ہمیں بڑی نعمتیں عطافرمائیں ہیں۔ ہمیں کھانے کے لیے کھانا عطافرمایا، پہننے کے لیے کپڑے دیئے، چلنے کے لیے پاؤں دیئے کام کرنے کے لیے ہاتھ دیئے، دیکھنے کے لیے آنکھیں دیں اسی طرح ہمیں پیار کرنے والے ماں باپ، بہن بھائی اور دوسرے بہت سے رشتہ دار دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی طرح ہمیں مختلف اوقات میں مختلف نعمتیں عطافرماتے رہتے ہیں۔

پیارے بچو! جس اللہ نے ہمیں ایسی پیاری پیاری نعمتیں عطا فرمائی ہیں ہمیں چاہیے کہ ہم ان پر اللہ کا شکریہ ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس شکریہ سے اتنا خوش ہوتے ہیں کہ جن نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے ان نعمتوں کو بڑھا دیتے ہیں۔
پیارے بچو! اسی طرح ہمارے پیارے اللہ تعالیٰ ناشکری سے بہت ناراض ہوتے ہیں یہاں تک کہ کبھی جس چیز پر ناشکری کی جاتی ہے چھین لیتے ہیں۔ بھئی اللہ تعالیٰ ایسے پیارے جنہوں نے بغیر مانگے ہمیں بہت ساری نعمتیں عطافرمائی ہیں اب اگر ہم ان کی ناشکری کریں یہ تو ناراضگی کی بات ہے نا۔

پیارے بچو! بالکل ناشکری نہیں کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سب سے بری چیز ہے بلکہ آپ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کر کے اللہ تعالیٰ کو خوش کیجیے گا سب سے بڑی چیز اللہ تعالیٰ کی خوشی کا حاصل ہونا ہے۔

پیارے بچو! ان نعمتوں کے شکریہ کے آداب اور طریقہ ہم آپ کو بتا چکے ہیں۔ اب مختلف اوقات میں جو نعمتیں حاصل ہوتی ہیں یا کوئی بات پیش آتی ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کے پیارے نام کو کیسے لیا جائے تا کہ شکریہ ادا ہو اور اللہ تعالیٰ سے اس موقع کی بھلائی کیسے طلب کی جائے اور اس موقع کی برائی سے کیسے پناہ مانگی جائے؟ اس موقع پر ہمیں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سی دعائیں بتائیں

ہیں۔ جن کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کا شکریہ بھی ادا ہو اور اس وقت کی بھلائی حاصل ہو اور برائی سے پناہ ملے۔ اس کے لیے اب ہم کو آپ کو مختلف اوقات کی دعائیں بتاتے ہیں۔ آپ ان دعاؤں کو سنیے ان کو یاد کیجیے اور ہر موقع کی دعا اس موقع پر پڑھیے تاکہ آپ کو بھی اس موقع کی بھلائی ملے اور برائی سے حفاظت رہے۔ اب غور سے سنیے۔

سورج نکلنے کے وقت کون سی دعا پڑھنی چاہیے

پیارے بچو! سورج کا نکلنا ایک نئے دن کے شروع ہونے کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نیکیاں سمیٹنے کے لیے ایک اور دن عطا فرمایا ہے اس کے شکریہ کے لیے ہمیں کون سی دعا پڑھنی چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج نکلتا تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا."

ترجمہ: "تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جنہوں نے ہمیں آج کا دن دکھایا اور ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہمیں ہلاک نہیں کیا۔"

آپ بھی اس دعا کو یاد کریں اور سورج نکلتے وقت روزانہ پڑھا کریں۔

جب بازار جائیں تو کونسی دعا پڑھنی چاہیے

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بازار اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بری جگہ ہے۔"(۱) علماء فرماتے ہیں: "بازار شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔"(۲)

پیارے بچو! اس لیے بازار میں ضرورت کے بغیر نہیں جانا چاہیے۔ ضرورت کے بغیر بازار جانا وہاں گھومنا پھرنا اچھی بات نہیں ہے اچھے بچے ایسا نہیں کرتے۔ اگر ضرورت کے لیے جانا ہو تو ضرورت کے پورا ہونے کے بعد فوراً واپس آجانا چاہیے۔

---

(۱) مسلم: ۱/۲۳۶، ابن حبان: ٤/٤٧٧

(۲) فتوحات ربانیہ: ٦/١٩١

پیارے بچو! بازار کا ماحول اچھا نہیں ہوتا ہے۔ اس موقع پر بازار کی برائی اور بازار میں جو کچھ ہے اس کی برائی سے بچنے کے لیے اور وہاں کی بھلائی اور وہاں جو کچھ بھلائی ہے اس کو حاصل کرنے کے لیے کون سی دعا پڑھنی چاہیے۔ اس موقع پر ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے۔

"بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ السُّوْقِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا، وَأَعُوْذُبِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً."

ترجمہ: "میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر بازار میں داخل ہوتا ہوں، اے اللہ! میں آپ سے اس بازار کی خیر و برکت اور اس بازار میں جو کچھ ہے اس کی خیر و برکت کو طلب کرتا ہوں، اور اس بازار کی برائی اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں کوئی جھوٹی قسم کھاؤں یا کوئی نقصان کا معاملہ کروں۔"

پیارے بچو! کتنی اچھی دعا ہے آپ بازار میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیا کریں۔ اس دعا کو بازار میں داخل ہونے سے پہلے پڑھنا چاہیے[1] (لیکن اگر بھول جائیں تو پھر بھی پڑھ لینا چاہیے تاکہ عادت رہے)۔

بازار میں کون سی دعا پڑھنی چاہیے

پیارے بچو! جب آپ بازار میں چلے جائیں تو بازار کی تاریک فضاؤں میں بھی اللہ تعالیٰ کو یاد کریں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کو بازار میں بھی یاد کرے اللہ تعالیٰ اس سے بہت خوش ہوتے ہیں اور اس کو بہت نیکیاں اور انعام عطا فرماتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بازار میں پڑھنے کی ایک دعا سکھائی ہے جس کی بڑی فضیلت ہے۔

---

(۱) فتوحات ربانیہ: ۶/ ۱۹۰، ۱۹۱

"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ كُلُّهٗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ."

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ اپنی ذات و صفات میں اکیلے ہیں۔ ان ہی کے لیے (سارے عالم کی) بادشاہی ہے۔ تمام تعریفیں بھی ان ہی کے لیے ہیں وہی (جس کو چاہتے) زندہ کرتے ہیں اور وہی (جس کو چاہتے ہیں) مارتے ہیں اور وہ خود ایسے زندہ ہیں کہ ان کے لیے موت نہیں ہے۔ ساری بھلائیاں ان کے قبضہ قدرت میں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہیں۔"

پیارے بچو! جو شخص بھی بازار میں یہ دعا پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دس لاکھ نیکیاں عطا فرماتے ہیں، دس لاکھ گناہ معاف کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک محل بنا دیتے ہیں۔[1]

پیارے بچو! ہمیں امید ہے کہ آپ بازار میں ان دعاؤں کو پڑھنا نہیں بھولیں گے شاباش۔ پیارے بچو! چلیں اس موقع پر ہم آپ کو بازار جانے کے کچھ آداب بتاتے ہیں۔

ادب:...... بازار میں داخل ہونے سے پہلے نمبر (۱) دعا پڑھنی چاہیے۔

ادب:...... دعا بلند آواز سے پڑھنا چاہیے تاکہ دوسروں کو بھی یاد آجائے۔[2]

ادب:...... بازار میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔

ادب:...... بازار سے کچھ نہ کچھ گھر والوں کے لیے خرید کر لانا چاہیے۔ اس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔[3]

---

(۱) ابن ماجہ: ص ۱۶۱، ترمذی: ۱/ ۱۸۱

(۲) فتوحات ربانیہ: ۶/ ۱۹۰، ۱۹۲

(۳) مسند فردوس: ۱/ ۱۶۸

آئینہ دیکھ کر کون سی دعا کرنی چاہیے:

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو چیزوں سے ملا کر بنایا ہے۔ ایک تو انسان کی ظاہری شکل و صورت ہے دوسرے انسان کی سیرت و کردار ہے (یعنی اس کے اخلاق، لوگوں سے اچھا سلوک وغیرہ) انسان کے اچھا ہونے کے لیے ان دونوں چیزوں کا اچھا ہونا ضروری ہے۔

پیارے بچو! انسان کی ظاہری شکل تو ساری مخلوق سے اچھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ ''ہم نے انسان کو (شکل و صورت کے) بہترین سانچے میں بنایا ہے۔''[1] لیکن انسان کی سیرت، کردار کے اچھا ہونے کے لیے محنت اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے کی ضرورت ہے۔ آئینہ دیکھتے وقت آدمی جب اپنی ظاہری شکل و صورت درست کرتا ہے تو اس وقت ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے سیرت و کردار کے اچھا ہونے کے لیے بھی دعا سکھائی ہے۔ اس لیے آپ اس کو یاد کر کے آئینے دیکھتے وقت ضرور پڑھا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح ہماری شکل و صورت کو اچھا بنایا ہے اسی طرح ہمارے کردار اور اخلاق کو بھی اچھا بنادیں۔

''اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ.''

ترجمہ: ''اے اللہ جس طرح آپ نے میری صورت اچھی بنائی اس طرح میری سیرت بھی اچھی بنا دیجیے۔''

احسان کرنے والے کو کیا دعا دینی چاہیے

پیارے بچو! ''بزرگوں کا مقولہ ہے کہ ''انسان احسان کا غلام ہوتا ہے۔'' اس کا مطلب یہ ہے کہ جس پر احسان کیا جاتا ہے وہ احسان کرنے والے کا ایسا شکر گزار ہوتا ہے جیسا کہ غلام اپنے آقا کا شکر گزار ہوتا ہے۔ بچو! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بڑے صحابی ہیں اور مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ ہیں وہ فرماتے ہیں:

---

(۱) سورة والتين: آیت ٤

"جو مجھے ایک حرف بھی سکھائے تو میں اس کا غلام ہوں وہ (اس کے بدلے) چاہے مجھے بیچ دے چاہے آزاد کرلے۔"(۱)

جب کوئی ہم پر احسان کرے تو ہمیں اس موقع پر کیا کرنا چاہیے تاکہ اس کی شکر گزاری ہو۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس موقع پر یہ دعا پڑھنی سکھائی ہے۔

"جَزَاكَ اللّٰهُ"

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ تمہیں اس احسان کے بدلے میں بہترین بدلہ عطا فرمائیں۔"

پیارے بچو! حدیث میں آتا ہے کہ جس نے احسان کرنے والے کو یہ دعا دی تو اس نے تعریف کرنے (اور شکریہ ادا کرنے) کا حق ادا کردیا۔(۲)

اس لیے جب بھی کوئی کسی قسم کا بھی احسان آپ پر کرے تو اس کو یہ دعا دینا نہ بھولئے شاباش۔

جب خود کسی پر احسان کریں تو کیا کرنا چاہیے

پیارے بچو! ہم نے آپ کو اوپر جو دعا بتائی ہے وہ تو اس وقت پڑھنے کی ہے جب آپ پر کوئی احسان کرے اب ہم آپ کو جب آپ کسی پر احسان کریں اس وقت کے آداب بتاتے ہیں۔ غور سے سنیں۔

ادب:...... جب آپ کسی پر احسان کریں تو جس پر احسان کریں خود بھی اس کے شکر گزار اور احسان مند ہوں کہ اس بھائی نے آپ کو نیکی کمانے کا موقع دیا اگر وہ کسی دوسرے کے پاس جاتا تو آپ کو احسان کرنے کی نیکی کا ثواب نہیں ملتا۔

ادب:......اس احسان کا تذکرہ دوسرے کے سامنے نہیں کرنا چاہیے۔ اس سے اس کو تکلیف ہو سکتی ہے۔ اور خود آپ کے دل میں ریا (دکھاوا) پیدا ہو کر آپ کا عمل

---

(۱) تعليم المتعلم: ص ۲۱

(۲) عمل اليوم والليلة لابن سني رقم: ص ۲۷۰

ضائع ہو سکتا ہے۔

ادب:......اسی طرح اس بھائی کے سامنے بھی احسان کا تذکرہ نہیں کرنا چاہیے اسی طرح اس پر احسان بھی نہ جتانا چاہیے اس سے عمل ضائع ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے۔(۱)

ادب:...... جس پر احسان کیا ہے اس سے احسان کے بدلے میں شکریہ اور کسی احسان کی امید نہیں رکھنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ایسے لوگوں کی تعریف فرمائی ہے جو احسان کے بدلے میں کسی قسم کا بدلہ اور شکریہ طلب نہیں کرتے ہیں۔(۲) ہم آپ کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قصہ سناتے ہیں جو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے لوگوں میں گوشت تقسیم کیا۔ جب خادمہ گوشت دے کر واپس آتیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان سے پوچھتیں: ''لوگوں نے کیا کہا؟'' تو خادمہ کہتیں لوگوں نے ''بَارَكَ اللّٰهُ'' ''اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دیں'' کہا۔ اس کے جواب میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتیں ''فيهم بارك الله'' ''کہ اللہ تعالیٰ انہیں برکت عطا فرمائیں'' پھر فرماتیں جو دعا انہوں نے ہمیں دی ہے ہم نے بھی ان کو دی اب گوشت کی تقسیم کا ثواب ہمارے لیے رہ گیا۔(۳)

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو دعا انہوں نے دی اور ہم نے بھی اس کے بدلے میں ان کو دعا دے دی اب جو گوشت کا ثواب تھا وہ خالص ہمارے لیے باقی رہ گیا کیونکہ ہمیں بدلہ مخلوق سے نہیں چاہیے بلکہ صرف اللہ تعالیٰ سے چاہیے ہیں۔ پیارے بچو! اس لیے صرف اللہ تعالیٰ ہی سے بدلے کی امید رکھنی چاہیے۔

---

(۱) سورہ بقرہ: آیت ٢٦٤

(۲) سورہ دھر: آیت ۹

(۳) نسائي سنن كبري: ٨٣/٦ ابن سني رقم: ص ٢٧٨

جب کوئی تکلیف دہ چیز دور کرے تو اس کو کیا دعا دینی چاہیے

پیارے بچو! کسی مسلمان سے کوئی تکلیف دہ چیز دور کرنا بڑے ثواب کی بات ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ "مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ایمان کا آخری درجہ ہے۔"(۱) اسی طرح مسلمانوں سے ہر قسم کی تکلیف کو دور کرنا اخلاق اور شریعت کی چاہت ہے۔

اگر کوئی مسلمان کسی سے کوئی تکلیف دہ چیز کو دور کرے تو اس موقع پر تکلیف دور کرنے والے کو کون سی دعا دینی چاہیے ہمیں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر یہ دعا سکھائی ہے۔

"مَسَحَ اللّٰهُ عَنكَ مَا تَكرَهُ."(۲)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ تم سے تمہاری تکلیف دہ اور ناپسندیدہ چیز کو دور کر دیں۔"

جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھیں تو کون سی دعا پڑھنی چاہیے

پیارے بچو! انسان کا صحیح وسالم اور صحت مند ہونا اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اس پر خوب شکر ادا کرنا چاہیے۔ اپنی ضروریات اور کام کاج میں کسی کا محتاج نہ ہونا ایک بڑی قیمتی نعمت ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار رہنا اللہ تعالیٰ کے اچھے بندوں کی عادت ہے۔ اسی طرح ان نعمتوں کا ہمیشہ رہنا بھی ایک بڑی نعمت ہے اس لیے انسان کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے صحت وعافیت کی دعا کرنی چاہیے۔

پیارے بچو! اگر آپ کسی معذور آدمی کو دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے اس معذوری سے آپ کو بچایا اور اس موقع اللہ تعالیٰ سے صحت وعافیت کے مانگنے اور ہمیشہ رہنے کے لیے یہ دعا پڑھیں۔

---

(۱) مسلم: ۱/ ٤٧، ترمذي: ۲/ ۸۹

(۲) ابن سني رقم: ۲۸۱

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ، وَفَضَّلَنِيْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا." (۱)

ترجمہ: "تمام تعریفیں اور شکر اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جنہوں نے مجھے اس پریشانی سے بچایا۔ جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی بہت ساری مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی۔"

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص کسی معذور کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے تو وہ جب تک زندہ رہے گا اس مصیبت و پریشانی میں مبتلا نہیں ہو گا۔"

پیارے بچو! کتنی اچھی دعا ہے۔ بچو! ہم آپ کو ایک اور اچھی بات بتاتے ہیں کہ اگر آپ نے کسی معذور کو دیکھا نہیں بلکہ کسی کے بارے میں سنا تو بھی یہ دعا پڑھ سکتے ہیں۔ (۲) اس کا بھی فائدہ وہی ہو گا۔

یہ دعا آہستہ پڑھنی چاہیے تا کہ وہ معذور بھائی نہ سن سکے کیونکہ سننے سے اس کو تکلیف ہو گی۔ (۳)

جب کوئی پسندیدہ یا ناپسندیدہ چیز پیش آئے تو کون سی دعا پڑھنا چاہیے

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ کی ہزاروں نعمتیں ہم پر دن رات برستی رہتی ہیں۔ ہم روزانہ ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ روزانہ ہم اپنے ہاتھ پاؤں، آنکھ، کان، دل، دماغ اور تمام اعضا سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ایسے ہی ان سے کھانا، پینا، سونا، چلنا پھرنا، سونا سوچنا سمجھنا اور بہت سے کام کرتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ ہم سے ایک دن بھی کوئی نعمت چھین لیں کہ آج بولنا بند، کل کھانا بند، پرسوں چلنا بند، اسی طرح ایک دن دیکھنا بند ہو جائے تو کتنا مشکل ہو جائے۔

پیارے بچو! ایسے پیارے اللہ تعالیٰ جو ہمیں روزانہ نعمتیں دیتے ہیں کبھی کبھی

(۱) ابن ماجه: ص ۳۷۷، ترمذي: ۱۸۶/۲، ۱۸۷

(۲) مرقاة: ۲۰/۱

(۳) فتوحات ربانيه: ۱۸۲/٦، ۱۸۷

اپنے بندوں کو آزمانے کے لیے کہ یہ صرف نعمتوں پر شکر ادا کرتے ہیں یا تکلیف آئے تو بھی اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے ہیں اور اس تکلیف پر صبر کرتے ہیں۔ تکلیف بھیجتے ہیں تاکہ دیکھیں کہ یہ بندے اس تکلیف پر کیا کرتے ہیں اگر بندے اس پر صبر کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر خوش ہو کر اپنے بندوں کو انعام عطا فرماتے ہیں اور ان کے گناہوں کو بھی معاف کر دیتے ہیں۔ اسی لیے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کی بھی عجیب شان ہے اس کے ہر معاملے میں خیر ہوتی ہے اگر کوئی اچھی بات پیش آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے یہ اس کے لیے خیر ہے اگر کوئی بری بات پیش آتی ہے تو اس پر صبر کرتا ہے یہ بھی اس کے لیے خیر ہے۔''(۱)

دیکھا بچو! آپ نے ہمارے اللہ تعالیٰ کتنے پیارے ہیں کہ نعمتیں تو دیتے ہی ہیں اگر تکلیف پیش آئے تو اس پر بھی اتنے سارے انعامات دیتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ سے انعامات لینے کے لیے ہمیں اچھی بات کے پیش آنے اور بری بات کے پیش آنے پر کیا کرنا چاہیے؟ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کیا طریقہ بتایا ہے ہم آپ کو بتاتے ہیں۔

جب کوئی پسندیدہ بات پیش آئے تو ہمیں یہ دعا پڑھنی چاہیے

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَات.''(۲)

ترجمہ: ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جن کے فضل و انعام ہی سے نیک کام پورے ہوتے ہیں۔''

پیارے بچو! اچھی بات کا مطلب یہ ہے کہ وہ بات ہو جس کے پیش آنے سے آپ کو خوشی ہو جیسے آپ نے امتحان میں خوب محنت کی اور اب اول آنے کے منتظر ہیں تو آپ اول آ گئے یا آپ بھوک کی حالت میں گھر میں داخل ہوئے دیکھا کہ دستر

(۱) مسلم: ۲/۲۱۳

(۲) حصن حصین: ص ۲۲۲

خوان لگا ہوا ہے یا آپ کو کسی چیز کی ضرورت تھی تو ابو وہ چیز آپ کے لیے لے آئے۔ اسی طرح اور بھی وہ باتیں جس سے آپ کو خوشی ہو تو آپ فوراً یہ دعا پڑھیں۔ شاباش۔

جب کوئی ناپسندیدہ بات پیش آئے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ"

ترجمہ: "ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی کا شکر ہے۔"(۱)

پیارے بچو! ناپسندیدہ بات کا مطلب یہ ہے کہ جس بات سے آپ کو تکلیف ہو خوشی نہ ہو جیسے آپ نے امتحانوں میں خوب محنت کی اور آپ اول آنے کے منتظر تھے لیکن آپ دوم یا سوم آگئے تو اس سے آپ کو تکلیف ہوئی یا آپ کو بہت بھوک لگ رہی تھی اور امی نے کہا: کھانے میں دیر لگے گی اب آپ کو پریشانی ہوگئی ایسے ہی آپ نے ابو سے کوئی چیز منگوائی تھی لیکن ابو بھول کر آگئے۔ اس سے بھی آپ کو تکلیف ہوگی اب ایسے موقع پر یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

پیارے بچو! اس دعا کے ساتھ ساتھ صبر بھی کرنا چاہیے غصہ کرنا، منہ بنانا، زبان سے کچھ کہنا اس سے بچنا چاہیے اچھے بچے ایسا نہیں کرتے اور اس سے ثواب بھی کم ہو جاتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ "جو کسی تکلیف کے پہنچتے ہی برداشت کرے کچھ برا بھلا نہ کہے اور خاموش ہو کر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس کو جنت عطا فرماتے ہیں"(۲) اس لیے صبر کرنا اور اس دعا کو پڑھنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے بہتری کی امید کرنی چاہیے۔

جب کوئی مصیبت پہنچے تو کیا دعا کرنی چاہیے

پیارے بچو! جب بھی کوئی تکلیف پہنچے تو "شٹ" "اوچ" یا ایسا کوئی دوسرا لفظ جیسے "اوئی اوئی" "ہائے ہائے" وغیرہ نہیں کہنا چاہیے بلکہ اس موقع پر اس کی جگہ "اِنَّا

---

(۱) حصن حصین: ص ۲۲۲

(۲) ابن ماجہ: ص ۱۱٤

لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" کہنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کو کوئی مصیبت پہنچے تو "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" پڑھنا چاہیے۔(۱) ایک حدیث میں آتا ہے کہ جو کسی مصیبت پر "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو رحمت اور ہدایت عطا فرماتے ہیں جو اس کے لیے دنیا سے بہتر ہے۔(۲)

اس لیے ہمیں جب بھی کوئی تکلیف پہنچے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے اس کے علاوہ زبان سے کوئی دوسرے الفاظ نہیں نکالنے چاہیے۔ ہم آپ کو ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قصہ سناتے ہیں۔ ان صحابی کا نام حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ ہوا یوں کہ جنگ احد کے دن جب کافر لوگ مسلمانوں پر چڑھ آئے اور مسلمانوں کو شکست ہونے لگی تو انہوں نے بڑی بہادری سے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت فرمائی اور جو کافر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے کے لیے آئے ان سے مقابلہ کر کے ان کے رخ پھیر دیئے۔ آپ کی اس بہادری پر ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ "طلحہ پر جنت واجب ہو گئی" اسی لڑائی میں ان کی ایک انگلی زخمی ہو گئی تو ان کی زبان سے نکلا "حس" ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر تم "بسم اللّٰہ" کہتے تو فرشتے تم کو اٹھا لیتے اور لوگ تمہیں (اس حالت میں) دیکھتے۔"(۳)

سنا بچو! آپ نے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا کہ تکلیف پہنچے تو "بسم اللّٰہ" کہنا چاہیے اس لیے ہمیں بھی کوئی دوسری بات زبان سے نہیں نکالنی چاہیے صرف "بسم اللّٰہ" یا "إِنَّا لِلّٰہِ وَ إِنَّا إِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" پڑھنا چاہیے۔

---

(۱) ابن سني عمل اليوم والليلة، رقم: ۳۵۲

(۲) مسند فردوس بحوالہ در منثور: ۱/ ۳۸۰

(۳) ابن سني عمل اليوم والليلة، رقم: ۶۹۹

جب مسلمان کسی بھائی کو ہنستا ہوا دیکھیں تو اس کو کون سی دعا دینی چاہیے

پیارے بچو! ہنسنا خوشی کی علامت ہے۔ کسی مسلمان بھائی کو ہنستا ہوا دیکھیں تو اس کو کیا دعا دینی چاہیے تاکہ وہ ہمیشہ خوش و خرم رہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس موقع پر کون سی دعا سکھائی ہے۔ ہر وقت ہنسنا بھی کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ پہلے ہم آپ کو کسی کو ہنستا ہوا دیکھ کر پڑھنے کی دعا بتاتے تھے۔ پھر ہنسی کے کچھ آداب بتاتے ہیں تاکہ آپ کو معلوم ہو کتنا ہنسنا اچھا ہے اور ہنسی کا کیا طریقہ ہے پہلے دعا سنیں۔

جب کسی مسلمان بھائی کو ہنستا ہوا دیکھیں تو یہ دعا پڑھیں

"اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ" (۱)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ تمہیں ہمیشہ ہنستا ہوا خوش و خرم رکھے۔"

اب ہم آپ کو ہنسنے کے کچھ آداب بتاتے ہیں۔

ہنسنے کے آداب

پیارے بچو! ایک بات تو یہ ذہن میں رکھیں کہ زیادہ ہنسنا ہر وقت ہنستے رہنا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ اس سے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور یہ فرمایا کہ "اس سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔"(۲) اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے غفلت پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے آدمی اپنے ضروری کام بھی نہیں کر سکتا ہے۔ ہاں کبھی کبھی ہنسنے میں کوئی حرج نہیں ہے نہ ہی کبھی کبھی ہنسنا کوئی بری بات ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات فکر مند رہتے تھے مگر کبھی کبھی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہنسنا مسکرانا بھی ثابت

---

(۱) ادب المفرد، رقم: ٦٣١

(۲) مشکوۃ: ٤١٥

ہے۔اب آپ کس طرح ہنستے تھے اور ہنسی کے کیا آداب ہیں تاکہ ہمارا ہنسنا بھی غفلت اور بھول کا سبب نہ بنے اس کے لیے ہمیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے طریقے اور آداب کو جاننا ضروری ہے تاکہ ہم اس پر عمل کر سکیں۔ چنانچہ ہنسنے کے چند آداب یہ ہیں۔

ادب:...... پہلی بات تو یہ ہے کہ زیادہ ہنسنے سے بچنا چاہیے۔

ادب:...... اگر ہنسنا ہو تو اتنی زور سے ہنسنا کہ ہنسنے سے زور دار آواز نکلے جیسے قہقہہ ہوتا ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح نہیں ہنستے تھے[۱] یہ تو بری بات ہے۔

ادب:...... ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے تو منہ پر ہاتھ رکھتے تھے۔[۲]

ادب:...... اسی طرح ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھکھلا کر نہیں ہنستے تھے۔[۳]

ادب:...... ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت ہنسنے کی کم اور مسکرانے کی زیادہ تھی۔[۴] اس سے معلوم ہوا کہ ہنسنے کے موقع پر اگر مسکرانے پر ہی اکتفاء کریں تو زیادہ اچھا ہے۔

ادب:...... لوگوں سے مسکرا کر ملنا چاہیے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس سے بھی ثواب ملتا ہے۔"[۵]

جب مرغ کی آواز سنیں تو کونسی دعا پڑھنی چاہیے

پیارے بچو! آپ نے مختلف جانوروں کو بولتے ہوئے سنا ہوگا۔ یہ جانور یونہی

---

(۱) طبراني في "الكبير": ۲/۲۴۴

(۲) جامع صغير: ۱/۱۱۸

(۳) طبراني في "الكبير": ۲/۲۴۴

(۴) بخاري: ۲/۹۰۰، وحاشية ايضاً

(۵) مسلم: ۲/۳۲۹

بے کار نہیں بولتے ہیں بلکہ بعض اوقات ان کی آواز بھلائی اور برائی کے اوقات ہوتے ہیں۔ اس لیے کس جانور کے آواز نکالنے کا وقت بھلائی اور کس کا وقت برائی کا ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کس جانور کے بولنے کے وقت کونسی دعا کرنی سکھائی ہے اور کونسا وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ہے اور کونسا وقت شیطانی اثرات کا ہے بتایا۔ اب ہم آپ کو وہ دعائیں بتاتے ہیں۔

پیارے بچو! جب آپ مرغ کی آواز سنیں تو یہ دعا پڑھیں۔

"اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ." [1]

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ سے آپ کے فضل کو مانگتا ہوں۔"

اسی طرح ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے۔" [2] حدیث میں آتا ہے کہ "مرغ فرشتوں کو دیکھ کر آواز نکالتا ہے۔" [3] اس سے معلوم ہوا کہ مرغ کے آواز نکالنے کا وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کا وقت ہے۔ اس وقت دعا کرنے سے قبول ہونے کی زیادہ امید ہے۔ [4] اس لیے اس وقت دعا پڑھنی چاہیے اور خوب دعا کرنی چاہیے۔

جب گدھے کی آواز سنیں تو کون سی دعا پڑھنی چاہیے

پیارے بچو! جب آپ گدھے کی آواز سنیں تو یہ دعا پڑھیں:

"اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" [5]

ترجمہ: "میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔"

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "گدھا شیطان کو

---

(۱) حصن حصين: ص ۲۱۵

(۲) ابوداؤد: ۲/ ۲٤٠، ترمذي: ۲/ ۱۸٤

(۳) ابوداؤد: ۲/ ۲٤٠، ترمذي: ۲/ ۱۸٤

(۴) بذل: ٦/ ۳٠۱

(۵) حصن حصين: ص ۲۱۵

دیکھ کر ہی آواز نکالتا ہے جب گدھے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو اور مجھ پر درود پڑھو۔‘‘(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ گدھے کے آواز نکالنے کا وقت برائی کا وقت ہے اس لیے اس وقت ’’اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ‘‘ پڑھنا چاہیے اور درود شریف پڑھنا چاہیے۔

جب کبوتر کی آواز سنیں تو کونسی دعا پڑھنا چاہیے

پیارے بچو! جب آپ کبوتر کی آواز سنیں تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کریں (جیسے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ)۔(۲)

پیارے بچو! حدیث میں اس کو وحشت کا علاج فرمایا ہے۔(۳)

جب ہوا چلے یا آندھی اور بادل آئے تو کون سی دعا پڑھنا چاہیے

پیارے بچو! ہوا بھی اللہ تعالیٰ کی ایک طاقت ور مخلوق ہے۔ بہت سی قوموں کو اللہ تعالیٰ نے اسی ہوا کے ذریعے ہلاک کیا ہے۔ آپ نے ہوا چلتے ہوئے دیکھی ہوگی۔ جب ہوا بہت تیز چلے تو کس طرح تیزی سے چیزیں اڑتی ہیں۔ اس ہوا میں بھلائی اور برائی دونوں چیزیں چھپی ہوئی ہوتی ہیں۔ کبھی یہ اپنے ساتھ بھلائی لے کر آتی ہے اور کبھی برائی اور آفت لیے ہوئے آتی ہے۔ اسی لیے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’ہوا اللہ تعالیٰ کی چلائی ہوئی ہے (کبھی) رحمت لاتی ہے (کبھی) عذاب لاتی ہے جب تم اس کو دیکھو تو اس کو برا نہ کہو (بلکہ) اللہ تعالیٰ سے اس کی خیر کا سوال کرو اور برائی سے پناہ مانگو۔‘‘(۴)

اب اس موقع پر ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ آندھی ہوا بادل کے وقت ہمیں ہمارے

---

(۱) عمل اليوم والليلة ابن سني رقم: ص ٣١٤

(۲) ابن اسني وارقم: ص ٣١٠

(۳) ایضًا

(۴) ابوداؤد: ٣٣٩/٢

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کون سا عمل اور کون سی دعا بتائی ہے؟ اب ہم آپ کو ایسے موقع کی دعائیں اور عمل سکھاتے ہیں۔

پیارے بچو! جب آندھی چلے، بادل آتے ہوئے دیکھیں تو یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ." (۱)

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ سے اس آندھی (ہوا) کی خیر و برکت اور جو کچھ اس میں ہے اس کی خیر و برکت اور جو یہ آندھی (ہوا) اپنے ساتھ لائی ہے اس کی خیر و برکت مانگتا ہوں۔ اور (اے اللہ!) میں آپ سے اس آندھی (ہوا) کے شر، اور جو اس میں ہے اس کے شر اور جو یہ آندھی (ہوا) اپنے ساتھ لائی ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔"

پیارے بچو! آندھی آئے تو اس کی طرف منہ کر کے دو زانوں بیٹھ کر گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔ (۲)

پیارے بچو! آپ بھی آندھی اور ہوا بادل کے آنے کے وقت یہ دعا اس طریقے سے پڑھا کریں تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے شر سے محفوظ رکھیں اور خیر عطا فرمائیں۔

جب بارش ہوتی دیکھیں تو کون سی دعا پڑھنی چاہیے

پیارے بچو! آپ نے بارش ہوتے دیکھی ہو گی بلکہ گرمی کے موسم میں بارش دیکھ کر آپ نہانے کے لیے اچھلے بھی ہوں گے پھر نہائے بھی ہوں گے۔ پیارے بچو! یہ بارش بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ مگر کبھی یہ بارش جس طرح زندگی کے لیے زندگی کا سامان لے کر آتی ہے اسی طرح یہ زندگی کی تباہی بربادی بھی لاتی ہے۔ آپ سمجھ گئے ہوں گے چلیں ہم آپ کو بتاتے ہیں۔

---

(۱) حصن حصین: ص ۲۱۳

(۲) کتاب الاذکار: ص ۱۷۱، حصن حصین: ص ۲۱۳

پیارے بچو! کبھی تو بارش سے کھیتی ہوتی ہے اور اس سے لوگوں کو رزق ملتا ہے۔ پھل پھول پیدا ہوتے ہیں اس سے انسان کے لیے اناج اور جانوروں کے لیے چارہ پیدا ہوتا ہے جس سے انسانوں کی زندگی کا سامان ہوتا ہے مگر کبھی یہی بارش اتنی تیز ہوتی ہے کہ لگی ہوئی فصل خراب ہو جاتی ہے۔ ندی نالوں میں اتنا پانی بھر جاتا ہے جس سے دریاؤں میں طوفان آتا ہے جس سے بستیوں کی بستیاں اجڑ جاتی ہیں یوں یہ بارش انسانوں کی ہلاکت اور بربادی کا سبب بن جاتی ہے۔

اس لیے پیارے بچو! بارش جب ہو تو اللہ تعالیٰ سے عافیت و خیر و برکت کی دعا کرنی چاہیے۔ اس موقع پر ہمیں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سی دعا سکھائی ہے وہ ہم آپ کو بتاتے ہیں۔

پیارے بچو! جب بارش ہوتی ہوئی دیکھیں تو یہ دعا پڑھیں۔

"اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا." (۱)

ترجمہ: "اے اللہ! خوب برسنے والی اور نفع دینے والی بارش برسائیے۔"

پیارے بچو! جس وقت بارش ہو رہی ہو اس وقت خوب دعا کرنی چاہیے کیونکہ یہ دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔ (۲)

پیارے بچو! کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بادل آتے ہیں اور بارش نہیں ہوتی ہے تو اس وقت "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے (اس کے نہ برسنے میں ہی خیر تھی)۔ (۳)

جب بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سنیں تو کونسی دعا پڑھنی چاہیے

پیارے بچو! آپ نے بارش سے پہلے اور بارش کے وقت بادلوں کے گرجنے اور بجلی کی کڑک کی آواز سنی ہوگی اور کبھی کبھی تو آپ اس سے ڈر بھی گئے ہوں گے۔ پہلے

---

(۱) حصن حصین: ص ۲۱۲

(۲) فتوحات ربانیه: ٤/٣٦٧

(۳) حصن حصین: ص ۲۱۲

ہم آپ کو اس گرج اور کڑک کے بارے میں بتاتے ہیں کہ یہ کیا ہے پھر اس وقت جو دعائیں پڑھنی چاہیے وہ بتاتے ہیں۔

بادلوں کی گرج کیا ہے؟

پیارے بچو! بادل کی گرج کیا ہے؟ رعد ایک فرشتہ ہے جس کے ذمہ بادلوں کا انتظام ہے۔ اب رعد (گرج) اور بجلی کیا ہے۔ اس میں مختلف باتیں ہیں۔

❶ گرج ایک فرشتہ ہے بجلی اس کے پر ہیں۔

❷ گرج کی جو آواز سنی جاتی ہے وہ یا تو اس فرشتے کی آواز ہے یا اس کے بادلوں کو ہانکنے کی آواز ہے۔

❸ اکثر مفسرین کے ہاں رعد فرشتہ ہے اور بجلی کی آواز اس کی تسبیح ہے۔[1]

پیارے بچو! آپ کو معلوم ہو گیا کہ یہ گرج اور بجلی کی کڑک کیا ہے؟ اب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ بجلی کیسی خطرناک چیز ہے۔ پیارے بچو! بجلی جہاں بھی گرتی ہے وہاں نقصان پہنچاتی ہے کھیتیاں جل جاتی ہیں جس جگہ گر جائے وہاں سب کچھ جل جاتا ہے، کبھی انسانوں پر گر جائے تو وہ بھی مر جاتے ہیں۔ اس لیے اس کے شر اور برائی سے پناہ مانگنی چاہیے۔ اس وقت ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کون سی دعا سکھائی ہے تاکہ ہم اس کے شر سے محفوظ رہیں۔ اب وہ دعا سنیے یاد کیجیے اور موقع پر پڑھیے۔

”اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ، وَلَا تُھْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ.“[2]

ترجمہ: ”اے اللہ! آپ ہم کو اپنے غضب سے نہ ماریں اور نہ اپنے عذاب سے ہلاک اور برباد کریں اور اس سے پہلے ہی ہمیں امن و عافیت عطا فرمائیں۔“

---

(۱) فتوحات ربانیہ: ۲۸۴/۴

(۲) ترمذی: ۱۸۳/۲

اسی طرح ایک اور دعا ہے:

"یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلَائِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ."[۱]

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کی وہ ذات پاک ہے جس کی تسبیح اور تعریف رعد فرشتہ کرتا ہے اور تمام فرشتے بھی اس کے خوف سے حمد و ثناء اور تسبیح کرتے ہیں۔"

پیارے بچو! جو شخص بجلی کی کڑک کے وقت یہ دعا پڑھ لے اس کو کوئی نقصان نہیں ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: "اگر اس کے پڑھنے والے کو کوئی نقصان ہو تو میں اس کے نقصان کو پورا کروں گا۔"[۲]

جب نیا چاند دیکھیں تو کون سی دعا پڑھنی چاہیے

پیارے بچو! آپ نے چاند تو دیکھا ہی ہوگا بلکہ آپ تو اس کو چندا ماما کہتے تھے۔ بچو! یہ چاند بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح دھواں ہونا آگ کی نشانی ہے کہ یہاں آگ ہے اس طرح چاند بھی اللہ تعالیٰ کی نشانی ہے جس سے ہم یہ پہچان سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے کیونکہ جب چاند کو انسان جن کوئی مخلوق نہیں بنا سکتی تو پھر کس نے بنایا بس اسی اللہ تعالیٰ نے اس کو بنایا جس نے سب کو بنایا ہے۔

پیارے بچو! نئے چاند نئے مہینے کی ابتداء ہوتی ہے۔ اب سارا مہینہ ہمیں خیر و برکت حاصل رہے اور شر اور آفت سے حفاظت رہے اس کے لیے ہمیں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سی دعائیں سکھائی ہیں۔ اب ہم آپ کو وہ دعائیں بتاتے ہیں۔ آپ بھی ان دعاؤں کو پڑھیں تاکہ آپ کو بھی مہینہ کی ساری خیر و برکتیں حاصل ہوں۔

پیارے بچو! جب آپ نئے چاند کو دیکھیں تو پہلے "اللہ اکبر" کہیں پھر یہ دعا

---

(۱) فتوحات ربانیہ: ۲۸۴/۴

(۲) فتوحات ربانیہ: ۲۸۴/۴

پڑھیں۔

"اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ."(۱)

ترجمہ: "اے اللہ! آپ اس چاند کو (ہمارے لیے) امن و ایمان اور سلامتی اور اسلام پر اس عمل کی توفیق کے ساتھ نکالئے جس سے آپ راضی ہو جائیں۔ اے چاند! میرے اور تیرے رب اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔"

جب چاند کو دیکھیں تو کون سی دعا پڑھنی چاہیے

پیارے بچو! اوپر آپ کو وہ دعا بتائی تھی جو نئے چاند کو دیکھنے کی تھی۔ اب آپ کو وہ دعا بتاتے ہیں جو چاند کو دیکھنے کی ہے۔

پیارے بچو! جب آپ چاند کو دیکھیں تو یہ دعا پڑھیں:

"أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْغَاسِقِ"(۲)

ترجمہ: "میں اس ڈوبنے والے (چاند) کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔"

آب زمزم پینے کی دعا

پیارے بچو! سعودی عرب میں ایک شہر ہے جس کا نام مکہ ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہیں پیدا ہوئے۔ اس شہر میں اللہ تعالیٰ کا گھر ہے جس کو بیت اللہ خانہ کعبہ کہتے ہیں۔ لاکھوں مسلمان ہر سال یہاں حج کرنے آتے ہیں۔ یہ حج اسلام کے ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔

پیارے بچو! اسی بیت اللہ کے قریب ایک کنواں ہے جس کا نام زمزم ہے۔ اس کنویں کا پانی بڑی برکت والا ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی کی فضیلت میں فرمایا: "زمزم جس مقصد کے لیے پیا جائے اس مقصد کے لیے مفید ہوتا

---

(۱) ترمذي: ۲/۱۸۳

(۲) ترمذي: ۲/۱۷٤

ہے۔"[۱] اس کا مطلب یہ ہے کہ زمزم پیتے وقت جس کام کا ارادہ کیا جائے وہ کام ہو جاتا ہے۔ پیارے بچو! آپ بھی جب زمزم پیا کریں تو خوب اچھی اچھی نیت کر لیا کریں شاباش۔

پیارے بچو! آپ نے زمزم کی فضیلت بھی سن لی اب اس کے پینے کے آداب بھی سن لیں۔

ادب:...... زمزم قبلہ کی طرف منہ کر کے پینا چاہیے۔

ادب:...... "بسم اللہ" پڑھ کر پینا چاہیے۔

ادب:...... تین سانسوں میں پینا چاہیے۔

ادب:...... خوب پیٹ بھر کر پینا چاہیے۔ (یہ زمزم کے کنویں پر پیتے وقت ہے)

ادب:...... پینے کے بعد "الحمد للہ" کہنا چاہیے۔[۲]

ادب:...... کھڑے ہو کر پینے کی اجازت مگر بیٹھ کر پینا زیادہ بہتر ہے۔[۳]

ادب:...... پیتے وقت یہ دعا کرنی چاہیے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ أَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ"[۴]

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ سے نفع پہنچانے والے علم اور کشادہ رزق اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔"

دودھ پینے کی دعا

پیارے بچو! دودھ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں خاص طور سے دودھ کی نعمت کا ذکر فرمایا ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں دودھ شہد سے بھی اچھی چیز ہے کیونکہ دودھ سے بچے کی پرورش ہوتی ہے اور وہ بچے کی پہلی

---

(۱) حصن حصین: ۱۸۹

(۲) حصن حصین: ص ۱۸۸

(۳) شامي: ۱/ ۱۳۰

(۴) حصين حصين: ص ۱۸۹

غذا ہوتا ہے۔[1]

علماء نے دودھ کے بہت سے فائدے لکھے ہیں کہ دودھ اچھا خون پیدا کرتا ہے، خشک بدن کو شاداب تر و تازہ بناتا ہے بہترین غذائیت دیتا ہے۔ اگر اس میں شکر ملا کر پیئے تو رنگ بھی صاف ہوتا ہے۔ مریضوں کے لیے بڑی عمدہ غذا ہے۔ اسی طرح بہت سی بیماریوں میں فائدہ مند ہے۔[2]

بہرحال دودھ بہت مفید اور فضیلت والی چیز ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دودھ کے علاوہ کوئی چیز کھانے اور پینے کا بدل نہیں ہے۔"[3] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دودھ سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔ دودھ کھانے پینے کا بدل اس طرح ہے کہ کھانا جس طرح بھوک ختم کرتا ہے اور پانی جیسے پیاس بجھاتا ہے دودھ کے علاوہ کوئی اور چیز ایسی نہیں ہے جو یہ کام کر سکے۔[4]

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دودھ ایسی چیز ہے جس کے پینے والے کو کبھی پھندا نہیں لگا۔"[5]

پیارے بچو! آپ کو معلوم ہوا جو دودھ آپ پیتے ہیں وہ کتنی بڑی نعمت ہے اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ نعمت کا شکریہ ادا کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ اس شکریہ کی ادائیگی کے لیے ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ اس لیے اب ہم آپ کو وہ آداب بتاتے ہیں جو دودھ پیتے وقت ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائے ہیں۔ چلیں غور سے سنیں اور عمل کریں۔

جب آپ "بسم اللہ" پڑھ کر دودھ پی لیں تو دودھ پینے کے بعد پہلے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" پڑھیں پھر اس کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

---

(۱) فتوحات ربانیه: ۲۴۰

(۲) طب نبوي لابن القيم: ص ٦٩٦

(۳) ترمذي: ۲/ ۱۸۳

(۴) فتوحات ربانیه: ٥/ ۲٤٠

(٥) فتوحات ربانیه: ٥/ ۲٤٠

''اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ.''[۱]

ترجمہ: ''اے اللہ! ہمارے لیے (اس دودھ) میں برکت عطا فرمائیے اور ہمیں اور زیادہ عطا فرمائیے۔''

جب کوئی دودھ پلائے تو اس کو کیا دعا دینی چاہیے

اسی طرح اگر کوئی آپ کو دودھ پلائے تو اس کو یہ دعا دینی چاہیے۔

''اَللّٰھُمَّ أَمْتِعْهُ بِشَبَابِهِ.''[۲]

ترجمہ: ''اے اللہ! اس کو جوانی سے فائدہ پہنچائیے۔''

پیارے بچو! دودھ پینے کے بعد کلی کر لینی چاہیے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دودھ پی کر کلی فرمائی اور فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے۔[۳]

پیارے بچو! آپ نے مختلف اوقات کی دعائیں پڑھیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ نے ان دعاؤں کو یاد بھی کر لیا ہو گا۔ بچو! ایک بات اور ہے جس کے لیے پڑھنا اور یاد کرنا ہے وہ ہے عمل کہ اب آپ ان دعاؤں کو ان کے اوقات کے مطابق پڑھیں اس کی عادت بنائیں۔ بس یہ ہی کامیابی کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

☆☆......☆☆

(۱) ترمذي: ۲/۱۸۳

(۲) ابن سني عمل اليوم والليلة رقم: ٤٧٥

(۳) بخاري شريف: ۱/۳٤

صبح شام کی دعائیں

پیارے بچو! دن رات بھی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں جیسا کہ ہم نے آپ سے پہلے کہا تھا۔ بھئی آپ خود ہی بتائیں کہ اگر اللہ تعالیٰ دن کو لمبا کر دیں اور ہمیشہ دن ہی رہے رات آئے ہی نہیں تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ رات کو کون لا سکتا ہے۔ اور اگر ہمیشہ رات رہے تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کون دن کو لا سکتا ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوا جس طرح دنیا کی ہر چیز کے بنانے والے اللہ تعالیٰ ہی ہیں اسی طرح دن رات بھی اللہ تعالیٰ ہی نے بنائے ہیں۔ کام کرنے کے لیے دن بنایا اور آرام کرنے کے لیے رات بنائی ہے۔ اسی طرح دن رات کے گزرنے سے دن، ہفتہ، مہینہ اور سال بنتے رہتے ہیں اور سال سے صدی بنتی ہے اس طرح دنوں مہینوں اور سالوں کی گنتی معلوم ہوتی ہے۔

پیارے بچو! صبح دن کی ابتداء ہوتی ہے اور شام رات کی ابتداء ہوتی ہے۔ دن اپنے ساتھ بہت سی بھلائیاں اور خیر لیے آتا ہے اسی طرح نہ جانے کتنی برائیاں اور شر بھی اس کے ساتھ چلے آتے ہیں۔ یہی حال رات کا ہے کہ کتنی بھلائیوں اور برائیوں کے آنے کا سبب ہوتی ہے۔ ہمیں صبح و شام کون سے اعمال کرنے چاہییں اور کون سی دعائیں پڑھنی چاہییں تاکہ ہمیں دن بھر اور رات بھر خیر و بھلائی حاصل رہیں اور ہم شر اور برائی سے حفاظت میں رہیں۔

پیارے بچو! اس موقع (یعنی صبح و شام کے موقع) پر ہمیں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی دعائیں بتائی ہیں کہ اس کے پڑھنے سے ہمیں دن رات کی خیر و بھلائی حاصل ہو اور دن رات کے شر اور برائی سے ہماری حفاظت رہے۔ اب ہم آپ کو صبح شام پڑھنے کی چند دعائیں بتاتے ہیں۔ جس کے پڑھنے سے ہمارا یہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔ اب آپ ان دعاؤں کو سینے یاد کیجیے اور صبح شام پڑھیے۔ شاباش۔

❶ "اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰ وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْر."(۱)

ترجمہ: "اے اللہ! ہم نے آپ کی مدد سے صبح کی اور آپ ہی کی مدد سے شام کی آپ ہی کے حکم سے زندہ ہیں، آپ ہی کے حکم سے مریں گے اور ہم آپ ہی کی طرف لوٹ کر جائیں گے۔"

پیارے بچو! کتنی اچھی دعا ہے اور کتنا ہی اچھا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ہم پر صبح نہ لاتے اور ہم زندہ نہ رہتے تو یہ نیکیاں کمانے والی پیاری زندگی کہاں سے ملتی۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا کہ ہمیں نیکیاں کمانے اور اپنی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کا موقع عطا فرمایا تاکہ جب ہم اپنے پیارے اللہ تعالیٰ کے پاس واپس جائیں تو ہمارا دامن نیکیوں سے خوب بھرا ہوا ہو۔

پیارے بچو! ایسے پیارے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے آپ یہ دعا روزانہ صبح شام پڑھا کریں۔

❷ "اَللّٰھُمَّ مَا أَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ."(۲)

ترجمہ: "اے اللہ! آج صبح جو نعمت مجھے یا آپ کی کسی مخلوق کو ملی ہے وہ آپ ہی کی طرف سے ملی ہے آپ (اپنی ذات وصفات میں) اکیلے ہیں اور آپ کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اس لیے ساری تعریف آپ ہی کے لیے ہے اور شکر بھی آپ ہی کا ہے۔"

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص صبح اس دعا کو پڑھتا ہے تو اس نے دن کی نعمتوں کا شکریہ ادا کر دیا شام کو پڑھے تو رات کی نعمتوں کا شکر ادا کر دیا۔"

---

(۱) ابوداؤد: ۲/۳۳۵

(۲) ابوداؤد: ۲/۳٤٤

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شکریہ کا کتنا آسان طریقہ بتایا ہے۔ اس کو یاد کیجیے اور روزانہ صبح شام پڑھئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکریہ ادا ہو۔ جو نعمتوں کے بڑھنے کا اور اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کا سبب ہے۔ پیارے بچو! جب آپ اس دعا کو شام کو پڑھیں تو "اَصْبَحَ" کی جگہ "اَمْسٰي" پڑھا کریں۔

۳ "اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا شَرِیْکَ لَکَ، اَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ لَاشَرِیْکَ لَہٗ"[1]

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اس دعا کو تین مرتبہ صبح پڑھے پھر شام کو پڑھے تو اس کے درمیانی حصہ کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔"

پیارے بچو! کتنی اچھی دعا ہے کہ اگر اس دعا کو صبح پڑھیں پھر شام کو پڑھیں تو دن کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور شام کو پڑھنے کے بعد صبح پڑھیں تو رات کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ مگر بھئی اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ اس دعا کو صبح شام پڑھیں اور دن رات گناہ کرتے رہیں بلکہ وہ گناہ جو غلطی سے ہو جاتے ہیں اور جو چھوٹے گناہ ہیں وہ معاف ہوں گے۔ بڑے گناہ اور جان بوجھ کر کیے ہوئے گناہ تو توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔ آپ اچھے بچوں کی طرح خوب گناہوں سے بچا کریں پھر بھی جو غلطی ہو جائے وہ امید ہے اس دعا سے معاف ہو جائے گی۔ بھئی سچ بات تو یہ ہے کہ اچھے بچے گناہوں سے دور رہتے ہیں۔

۴ "رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا."[2]

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص صبح شام تین مرتبہ اس دعا کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ قیامت کے دن اس شخص کو خوش کر دیں گے۔"

---

(۱) عمل الیوم واللیلة لابن سني رقم: ٦٦

(۲) [illegible] داؤد: ٢/٣٤٤، ابن ماجه: ص ٢٠

بچو! کیسی اچھی دعا ہے کہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ہمیں قیامت کے دن خوش کر دیں گے۔ آپ اس دعا کو فوراً یاد کر کے صبح و شام پڑھنا شروع کر دیں۔

۵ "بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ."(۱)

ترجمہ: "اس اللہ کے نام کے ساتھ (ہم نے صبح یا شام کی) جس کے نام (کی برکت) سے زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا ہے۔"

پیارے بچو! اس دعا کے بارے میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اس دعا کو صبح کو تین مرتبہ یا شام کو تین مرتبہ پڑھتا ہے تو اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر صبح کو پڑھے تو شام تک اور شام کو پڑھے تو صبح تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ یہ بھی کیسی اچھی دعا ہے کہ جس کے پڑھنے سے دن رات میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ آپ بھی اس دعا کو یاد کریں شاباش۔

۶ "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰي عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْٓءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ."(۲)

ترجمہ: "اے اللہ! آپ ہی میرے رب ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، آپ ہی نے مجھے پیدا فرمایا ہے، میں آپ ہی کا بندہ ہوں۔ میں اپنے کیے ہوئے برے عمل سے آپ کی پناہ لیتا ہوں اور مجھ پر جو آپ کی

(۱) ابوداؤد: ۲/۳۳۸، ترمذي: ۲/۱۷۶
(۲) ابوداؤد: ۲/۳۴۳

نعمتیں ہیں میں ان کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں۔ اس لیے آپ مجھے معاف کر دیجیے کیونکہ گناہوں کو آپ کے علاوہ کوئی معاف نہیں کر سکتا ہے۔"

پیارے بچو! اس دعا کا نام سید الاستغفار ہے۔ حدیث میں اس دعا کی بڑی فضیلت آتی ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے صبح کے وقت یہ دعا پڑھی اگر اسی کو اسی دن موت آگئی تو شہید ہوا اور اگر یہ دعا رات کو پڑھی اور رات ہی کو موت آگئی تو شہید ہوا۔"(۱)

دیکھا بچو! کتنی اچھی دعا ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر یہ دعا سکھائی ہے اور اس کو سیکھنے کا حکم فرمایا ہے (۲) آپ اس دعا کو یاد کریں اور روزانہ صبح شام پڑھا کریں۔

❼ سورۃ الاخلاص یعنی "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ".
سورۃ الفلق یعنی "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ".
سورۃ الناس یعنی "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ"
یہ تینوں سورتیں صبح شام تین مرتبہ پڑھنی چاہئیں۔

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص ان سورتوں کو تین تین مرتبہ صبح اور تین مرتبہ شام پڑھتا ہے تو یہ اس کے لیے ہر بری چیز سے حفاظت کا ذریعہ ہوں گی۔"(۳)

❽ "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَلَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

---

(۱) ابوداؤد: ۳۴۳/۲
(۲) بخاري: ۹۳۳/۲
(۳) ابوداؤد: ۳۳۷/۲، ترمذي: ۱۹۸/۲

وَأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا، اَنَّ رَبِّيْ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْم."[1]

ترجمہ: "اے اللہ! آپ ہی میرے رب ہیں آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، آپ ہی پر میرا بھروسہ ہے، آپ ہی عرش عظیم کے رب ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ ہوا اور جو اللہ تعالیٰ نے نہیں چاہا وہ نہیں ہوا، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بڑی قدرت رکھنے والے ہیں اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز پر محیط ہے، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے نفس کے شر اور ہر زمین پر چلنے والے کے شر سے کہ آپ ہی اس پر قبضہ رکھتے ہیں پناہ چاہتا ہوں بلاشبہ میرے رب سیدھے راستے پر ہیں۔"

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص صبح کو یہ دعا پڑھے تو اس کے گھر والوں اور مال کو کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی۔"

❾ "فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ. يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰالِكَ تُخْرَجُوْنَ."[2]

ترجمہ: "تم لوگ جب شام کرو اور صبح کرو تو اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کیا کرو اور تمام آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ ہی کی تعریف ہوتی ہے۔ تم سہہ پہر اور ظہر کے وقت (بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرو) وہ اللہ تعالیٰ زندہ کو مردہ سے نکالتے ہیں اور مردہ کو زندہ سے نکالتے ہیں اور (وہی)

---

(۱) طبراني في الدعا، رقم: ۳۴۳

(۲) ابوداؤد: ۲/۳۴۰

زمین کو مردہ یعنی خشک ہونے کے بعد زندہ یعنی سرسبز و شاداب کرتے ہیں اسی طرح تم لوگ (بھی قیامت کے دن قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔"

پیارے بچو! یہ بھی بڑی اچھی عادت ہے آپ اس کو یاد کر کے صبح شام پڑھا کریں، ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کو یہ دعا پڑھے تو اس سے اس دن کے جو معمولات چھوٹ جائیں گے اس کا ثواب اس کو مل جائے گا۔

⓾ روزانہ صبح شام دس مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہیے۔ اس کی حدیث میں بہت فضیلت آئی ہے کہ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اس شخص کی شفاعت فرمائیں گے۔"[1]

پیارے بچو! جب بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سنا جائے تو درود شریف پڑھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا احسان کہ ہمیں دنیا اور آخرت کی ساری خیریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ملی ہیں اس لیے اس احسان کے بدلے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوب درود شریف پڑھنا چاہیے۔

دوسری بات یہ ہے کہ درود شریف کے بہت فضائل آئے ہیں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ثواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور پڑھنے والے کے اعمال بڑے پیمانے میں تلیں گے[2] مجلس میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا جائے تو درود شریف پڑھنا واجب ہے اور اگر کئی مرتبہ لیا جائے تو ایک مرتبہ پڑھنا واجب اور ہر مرتبہ پڑھنا مستحب ہے۔[3]

پیارے بچو! صبح و شام کی یہ ۱۰ دعائیں آپ نے پڑھی ہیں ان کو یاد کر لیجیے اور روزانہ ان کو صبح و شام پڑھنے کی عادت ڈالیے۔ شاباش!

---

(۱) طبراني حصن حصين: ص
(۲) تفصیل کے لیے دیکھیں: حاشیه عمل اليوم والليلة، لابن سني، مرقاة: ۱/۳٤۷
(۳) مرقاة: ۱/۳٤۷

سونے کے آداب

پیارے بچو! آپ سارے دن کے جاگے ہوئے ہیں۔ اب آپ کے سونے کا وقت ہو گیا ہے۔ اس لیے اب ہم آپ کو سونے کے آداب بتاتے ہیں تاکہ یہ سونا بھی آپ کا دین بن جائے اور اس سونے سے بھی آپ اللہ تعالیٰ کو راضی کریں۔

پیارے بچو! یہ نیند بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں نیند کی نعمت کو احسان کے طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ "اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے تمہارا رات کو سونا (بھی ایک نشانی) ہے"[۱] اسی طرح ایک جگہ فرمایا "ہم نے تمہارے لیے نیند کو آرام کی چیز بنایا ہے۔"[۲] کتنے لوگ ہیں جن کو نیند نہیں آتی ہے اور ساری رات بے چینی میں جاگ کر گزارتے ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نیند عطا فرمائی ہے۔

اس شکر گزاری کے لیے ہمیں سونے میں یہ دیکھنا ہو گا کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کیا ہیں؟ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوتے وقت کن اعمال کو کرنے اور کن دعاؤں کو پڑھنے کا حکم فرمایا ہے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سونے میں کیا معمول تھا۔ آئیے اب ہم آپ کو سونے کے مسنون آداب بتاتے ہیں جس سے آپ کا یہ سونا بھی دین بنے گا اور آخرت میں بڑی کامیابی کا ذریعہ ہو گا۔ غور سے سنیے اور عمل کیجیے۔

ادب:...... پیارے بچو! نیند صحت کے لیے بہت اچھی چیز ہے لیکن بہت زیادہ سونا بھی اچھی بات نہیں ہے۔ اطباء نے زیادہ سے زیادہ آٹھ اور کم سے کم چھ گھنٹے سونا بتایا ہے اس لیے آٹھ سے زیادہ یا چھ سے کم نہیں سونا چاہیے۔

---

(۱) سورۃ روم: آیت ۲۳

(۲) سورۃ سبا: آیت ۹

ادب:..... سونے کے بارے میں پیارے بچو! ایک بات ضرور یاد رکھیں عشاء کے بعد جلدی سو جانا چاہیے۔ اگر کوئی کام نہ ہو تو فوراً عشاء کے بعد سو جانا چاہیے اگر کوئی مجبوری ہو کوئی کام ہو تو کام سے فارغ ہو کر پھر سو جانا چاہیے۔[۱] ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے "بلا ضرورت عشاء کے بعد بات چیت میں مشغول ہونے کو منع فرمایا ہے۔"[۲] اس سے معلوم ہوا کہ رات کو زیادہ دیر کھیلنا، گھر سے باہر رہنا یا ایسی دعوتوں میں جانا جہاں بہت دیر ہو جائے اچھی بات نہیں ہے۔ اس سے بچنا چاہیے۔

❶ سونے سے پہلے گھر کا دروازہ بند کر دینا چاہیے۔ برتن کو ڈھانک دینا چاہیے اور بتی بجھا کر سونا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی فرمایا کرتے تھے۔[۳]

ادب:..... کپڑے تبدیل کر کے سونا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی رات کو سونے سے پہلے کپڑے تبدیل فرماتے تھے۔[۴]

❷ سونے سے پہلے پیشاب بھی کر لینا چاہیے۔

سونے سے پہلے کیا کام کرنے چاہئیں

❶ بچو! سونے سے پہلے وضو کرنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص باوضو سوئے اور اس رات اس کا انتقال ہو جائے تو وہ شہادت کی موت مرتا ہے۔" بچو یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ اسلام میں شہید کا کتنا اونچا درجہ ہے۔ اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ جو باوضو سوتا ہے ایک فرشتہ رات بھر اس کے اٹھنے تک اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔ اسی طرح احادیث میں وضو کے ساتھ سونے

---

(۱) حاشیہ ابوداؤد: ۳۰۱/۲

(۲) ابوداؤد: ۳۲/۲

(۳) سنن الکبری نسائی: ۱۸۷/۶

(۴) سبل الهدي: ۵۷۰/۷

کے بہت سے فضائل آئے ہیں۔ اس لیے سب سے پہلے سونے سے وضو کرنا چاہیے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آپ بھی وضو کر کے سوئیں گے ناں۔

ادب:......"قل یایہا الکافرون، قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق، اور قل اعوذ برب الناس" تین تین مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرنا چاہیے۔ (۱)

❷ سونے سے پہلے مسواک کر کے سونا چاہیے۔ کیونکہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔ (۲)

❸ سونے سے پہلے اگر بال بکھرے ہوئے ہوں تو کنگھی کر لینا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کے لیے تشریف لاتے تو "مسواک کرتے، وضو فرماتے اور کنگھی فرماتے تھے۔" (۳)

❹ سونے سے پہلے سرمہ لگانا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم "رات کو سونے سے پہلے سرمہ لگاتے تھے۔" (۴) سرمہ لگانے کے مختلف طریقے ہیں۔ دائیں اور بائیں آنکھ دونوں میں تین تین سلائی لگائی جائیں یا دائیں اور بائیں آنکھ میں دو دو سلائی لگائی جائے اور تیسری سلائی دونوں آنکھوں میں ایک مرتبہ لگائی جائے یا دائیں آنکھ میں تین بائیں آنکھ میں دو سلائی لگائی جائے۔ (۵)

❺ سونے سے پہلے بستر کو جھاڑ لینا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے بستر کو جھاڑ لیا کرتے تھے۔ اسی طرح اگر رات کو بستر سے اٹھ کر جائیں تو واپس آکر دوبارہ جھاڑ لینا چاہیے۔

❻ سونے سے پہلے اپنے سرہانے پینے کا پانی بھی رکھنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی

---

(۱) ابن سني عمل اليوم والليلة، رقم: ٧٦٥

(۲) بخاري: ٩٣٥/٢، ابوداؤد: ٣٣٣/٢، ترمذي: ١٧٧/٢، ابن سني عمل اليوم والليلة، رقم: ٦٨٩

(۳) كنز العمال: ٢٠٢/٩

(۴) شمائل ترمذي: ص ٤

(۵) فيض القدير: ١٠٨/٥

صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو سوتے تو "سرہانے پینے کا پانی رکھا ہوتا تھا۔"(۱) اس لیے ہمیں بھی چاہیے کہ رات کو اپنے سرہانے پینے کا پانی رکھنا چاہیے۔

۷ مسواک کو سرہانے رکھ کر سونا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سوتے تو "مسواک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے ہوتی تھی اور جب آپ اٹھتے تو پہلے مسواک فرماتے تھے۔"(۲)

سونے سے پہلے تلاوت اور دعائیں پڑھنا

۱ سونے سے پہلے آیۃ الکرسی پڑھ کر سونا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: "جو شخص سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرماتے ہیں جو شیطان کو اس کے پاس آنے نہیں دیتا ہے"(۳) اسی طرح جو "آیۃ الکرسی بستر پر لیٹ کر پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پڑوسیوں اور آس پاس کے کئی گھروں کی حفاظت فرماتے ہیں۔"(۴)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "میں کسی عقل مند مسلمان کو نہیں سمجھتا کہ وہ آیۃ الکرسی بغیر پڑھے سو جائے۔"

دیکھا بچو! آیۃ الکرسی کے کتنے فضائل ہیں۔ اب آپ بھی ہمیشہ آیۃ الکرسی پڑھ کر سوئیے گا۔ انشاء اللہ۔

۲ سونے سے پہلے سورۃ ملک (تبارک الذی) اور سورۃ الم سجدہ پڑھ لینا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم "جب تک دونوں سورتیں نہ پڑھ لیتے سوتے نہیں تھے۔"(۵)

پیارے بچو! تھوڑی تھوڑی کر کے آپ یہ سورتیں یاد کر لیں اور سونے سے پہلے

---

(۱) ابن ماجہ: ص ۳۰

(۲) مسند احمد: ۱۱۷/۲

(۳) بخاري عن ابي هريرة، كتاب الاذكار: ص ۹۱

(۴) شعب الايمان: ۴۵۸/۲

(۵) دارمي: ۵۴۸/۳

ان کو پڑھ کر سویا کریں۔ یاد کرنے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ پہلے کوئی سورۃ روزانہ دیکھ کر پڑھ لیا کریں کچھ عرصے تک ایسا کرنے سے وہ سورۃ یاد ہو جائے گی پھر دوسری سورۃ اسی طرح شروع کر دیں۔ سورۃ الملک کی فضیلت دوسری احادیث میں بھی آئی ہے کہ اس کے پڑھنے والے کی قبر کو عذاب نہیں ہو گا۔[1]

❸ سورۃ کافرون (قل یا ایہا لکافرون) پڑھ کر سونا چاہیے۔ حدیث میں آیا ہے "و شخص سونے سے پہلے سورہ کافرون پڑھ لے گا وہ شرک سے محفوظ رہے گا۔"[2]

❹ "قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس" پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں پر دم کرنا چاہیے پھر انہیں بدن کے اگلے حصرہ پر پھیر لینا چاہیے۔ شروع سے کرنا چاہیے پھر چہرے اور پھر بدن کے اگلے حصہ پر پھیرنا چاہیے۔[3] پھر بدن کے پچھلے حصہ پر جہاں تک ہاتھ جائے پھیرنا چاہیے۔[4] ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔[5]

❺ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا چاہیے۔ حدیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔[6]

❻ سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ کر سونا چاہیے۔ ("امن الرسول" سے آخر سورۃ تک) حدیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے یہ اپنے پڑھنے والے کے لیے کافی ہو جائیں گی۔[7]

کافی ہو جائیں گی کا مطلب یہ ہے کہ ہر مسلمان کا حق ہے کہ قرآن کا کچھ حصہ

---

(۱) ابوداؤد: ۱/۱۹۹

(۲) ابوداؤد: ۲/۳۳۳

(۳) زادالمعاد: ۱/۵٦

(۴) فتوحات ربانیہ: ۳/۱٦۷

(۵) بخاري: ۲/۹۵۳

(٦) بخاري: ۲/۳۵۱، ابوداؤد: ۲/۳۳٤

(۷) بخاري: ۱/۹۷، مسلم: ۱/۲۷۰

رات کو پڑھے تو یہ آیتیں اس حق کی ادائیگی کے لیے کافی ہو جائیں گی، یا تہجد میں قرآن پڑھنے کے بدلے کافی ہو جائیں گی یا شیطان کے شر کے مقابلے میں کافی ہو جائیں گی۔[۱]

❼ سوتے وقت ان الفاظ سے استغفار پڑھنا چاہیے۔

"اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ" تین مرتبہ پڑھنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اپنے بستر پر (سونے کے لیے) جائے اور یہ دعائیں تین مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں یا درختوں کے پتوں یا ریت کے ذروں کے برابر ہوں۔"[۲]

☆☆......☆☆

---

(۱) فتح الباري: ۵٦/۹، فیض الباري: ۲٦۷/٤

(۲) کتاب الاذکار: ص ۹۳

سونے کے لیے لیٹنے کا سنت طریقہ اور دعائیں

❶ دائیں کروٹ پر لیٹ کر سونا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دائیں کروٹ پر لیٹ کر سوتے تھے۔ [۱] اور ہمیں بھی دائیں کروٹ پر سونے کا حکم فرمایا ہے۔ [۲]

❷ دائیں کروٹ لیٹ کر دائیں رخسار کے نیچے دایاں ہاتھ رکھ کر یہ دعائیں تین مرتبہ پڑھنی چاہئیں۔

"اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ." [۳]

❸ اسی طرح سوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

"بِاسْمِكَ اَللّٰهُمَّ اَمُوْتُ وَأَحْيَا." [۴]

سونے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ پہلے نیند کی ابتداء دائیں طرف سے کی جائے پھر بائیں طرف لیٹا جائے پھر دائیں جانب لیٹا جائے۔ [۵]

پیارے بچو! سوتے وقت ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعائیں بتائی ہیں۔ ہم آپ کو چند دعائیں اور بتاتے ہیں۔ آپ ان کو یاد کریں اور روزانہ سوتے وقت ان دعاؤں کے پڑھنے کا اہتمام کریں۔

❶ "اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ اِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا

---

(۱) بخاري: ۲/۹۳٤

(۲) ابوداؤد: ۲/۸

(۳) ابوداؤد: ۲/۳۳۲

(۴) بخاري: ۲/۹۳٤

(۵) فتح الباري: ۱۱/۱۱۰، مرقاة: ۵/۱٦۸

مَلْجَأً وَلاَ مَنْجَاً مِنْكَ اِلاَّ اِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ."(۱)

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس دعا کے پڑھنے کے بعد اگر وہ مر گیا تو اس کی موت اسلام پر ہو گی۔"

۲ "بِاسْمِكَ اَللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ أَرْفَعُهُ، اِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا، وَاِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ."(۲)

ادب:...... رات کے کھانے کے فوراً بعد بھی نہیں سونا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے کھانے کو نماز اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ ہضم کرو کھانا کھا کر فوراً سویا نہ کرو یہ (فوراً سونا) تمہارے دلوں کو سخت کر دے گا۔"(۳)

اس سے معلوم ہوا کہ فوراً کھانا کھا کر نہیں سونا چاہیے۔ کچھ نہ کچھ اللہ تعالیٰ کا ذکر وغیرہ کر لینا چاہیے۔

چادر اوڑھ کر سونا

اسی طرح جب آپ سونے کے لیے لیٹیں تو چادر اوڑھ کر سونا چاہیے یہ اچھی عادت ہے اور حیاء کی بات ہے چادر اوڑھے بغیر سونا اچھی بات نہیں ہے کبھی رات کو سوتے ہوئے کپڑا آدمی کے جسم سے ہٹ جاتا ہے جسم نظر آجاتا ہے یا حیا کی جگہیں واضح ہو جاتی ہیں اس لیے چادر اوڑھ کر سونا چاہیے۔ جب آپ جاگ رہے ہوتے ہیں تو اپنے ستر کا کتنا خیال کرتے ہیں کہ اس پر کسی کی نظر نہ پڑ جائے اس لیے سونے میں بھی احتیاط کرنا چاہیے۔

---

(۱) بخاري: ۹۳۳/۲، مسلم: ۳۴۸/۲

(۲) بخاري: ۹۳۵/۲، مسلم: ۳۴۹/۲

(۳) بيهقي شعب الايمان: ۱۲۴/۵

اگر کوئی مجبوری ہو تو پتلی چادر اوڑھ کر سوئیں اگر بہت ہی مجبوری ہو تو کم از کم ناف سے گھٹنوں تک کے حصے پر تو چادر ضرور اوڑھ لیں۔ حیاء اور ایمان ساتھ ساتھ ہوتے ہیں جتنی حیاء ہوگی اتنا ہی ایمان ہو گا۔ ہم آپ کو ایک بزرگ کا قصہ سناتے ہیں۔ ان کا نام ابو موسیٰ تھا۔ جب یہ اندھیرے کمرے میں بھی نہاتے تو اپنی کمر کو جھکا لیتے تھے سیدھے نہیں کھڑے ہوتے تھے کہ مجھے اپنے رب سے سیدھا کھڑے ہونے سے حیاء آتی ہے۔[1] اس سے معلوم ہوا کہ جہاں کوئی نہ ہو اکیلے ہوں تب بھی حیاء کرنی چاہیے۔

سونے کے ممنوع طریقے اور جگہیں

ادب:...... پیٹ کے بل (الٹے) نہیں سونا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پسند نہیں فرمایا ہے ایک حدیث میں آیا ہے کہ یہ ”جہنمی کا سونا ہے“ یعنی اس طرح جہنمی آدمی سوتا ہے۔[2] ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ”اس طرح سونا اللہ تعالیٰ کو ناپسند نہیں ہے۔“[3]

ادب:...... بعض بچوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ منہ کے بل الٹے لیٹتے ہیں اور سوتے ہیں بچو! یہ بہت ہی بری بات ہے اس سے بچنا چاہیے۔

ادب:...... اگر ستر کھلنے کا خوف ہو تو چت لیٹ کر ایک پیر کو کھڑا کر کے دوسرے پیر کو اس پر رکھ کر سونا نہیں چاہیے۔[4] ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔[5]

ننگے بدن نہیں سونا چاہیے

ادب:...... سونے کا ایک ادب یہ ہے کہ ننگے بدن نہیں سونا چاہیے۔ بعض بچے

---

(۱) طبقات ابن سعد: ٤/١١٤

(۲) ابن ماجہ: ٢٦٤

(۳) ترمذي: ٢/١٠٥

(۴) مظاهر حق: ٤/٣٩٦

(۵) مسلم: ٢/١٩٨، ابن حبان: ١٢/٣٦٤

کرتا اتار کر ننگے بدن سوتے ہیں یہ اچھی عادت نہیں ہے اور حیا کے خلاف ہے۔ خاص طور پر جب لوگوں کے درمیان سوئیں تو اور بری بات ہے۔ اگر بہت ہی زیادہ گرمی لگے یا ضرورت ہو تو باریک کرتہ پہن لینا چاہیے مگر ننگے بدن سونے سے بچنا چاہیے۔

ادب: ...... اگر لوگ بیٹھے ہوں تو ان کے درمیان بھی نہیں سونا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔[۱] اس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

ادب: ...... ایسی چھت پر بھی نہیں سونا چاہیے جس کی منڈیر نہ ہو۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے آدمی سے بیزارگی کا اظہار فرمایا ہے۔[۲] اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض اوقات نیند میں آدمی کو احساس نہیں ہوتا اور کسی وجہ سے وہ گر جاتا ہے اس لیے حفاظت کی وجہ سے ایسی چھت پر نہیں سونا چاہیے۔

ادب: ...... کھانے کے بعد ہاتھ پر جو چکنائی لگی رہ جاتی ہے اس کو دھوئے بغیر نہیں سونا چاہیے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی کیڑا یا جانور اس ہاتھ پر لگی چکنائی کو سونگھ کر آتا ہے اور کوئی نقصان پہنچا دیتا ہے۔ اس نقصان پہنچنے کا ذریعہ اس انسان کی خود ہی لاپرواہی ہے۔ اسی لیے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ہاتھ پر لگی چکنائی کو دھوئے بغیر سو جائے تو اگر اسے کوئی نقصان پہنچے (یعنی کوئی کیڑا وغیرہ کاٹ لے) تو وہ خود کو ہی برا کہے۔''[۳]

ادب: ...... جس گھر میں روشنی کا کوئی انتظام نہ ہو وہاں بھی رات کو نہیں سونا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے گھر میں نہیں سوتے تھے جس میں اندھیرا ہو جب تک چراغ نہ جلایا جائے پھر سوتے وقت بجھا دیا کرتے تھے۔[۴]

---

(۱) طبراني في ''المعجم الاوسط'': ٦/٥٦

(۲) ابوداؤد: ۲/۳۳۱

(۳) ترمذي: ۲/۷، ابن ماجه: ص ۲۳۷

(۴) جامع صغير: ۱/۲٥٤

اگر نیند نہ آئے تو کونسی دعا پڑھنی چاہیے

پیارے بچو! رات کی نیند اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رات کو آرام اور دن کو کام کے لیے بنایا ہے۔ اگر رات کو نیند نہ آئے تو دن کے کام خراب ہو جاتے ہیں۔ پیارے بچو! رات کو وقت پر سونے اور جلدی سونے کی عادت بنانی چاہیے تاکہ صبح سویرے اٹھیں اور جب آپ مدرسہ، اسکول جائیں تو آپ کو وہاں نیند نہ آئے تاکہ آپ کی پڑھائی میں کوئی رکاوٹ اور خرابی نہ آئے۔

پیارے بچو! کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آپ رات کو سونے کے لیے لیٹتے ہیں لیکن رات کو نیند نہیں آتی ہے۔ اس موقع پر ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دعا سکھائی ہے جس کو پڑھ کر ہم اپنے پیارے اللہ تعالیٰ سے نیند کو مانگیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں نیند عطا فرمائیں اب ہم آپ کو وہ دعا بتاتے ہیں۔ غور سے سنیے۔

”اَللّٰھُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَھَدَأَتِ الْعُیُوْنُ، وَأَنْتَ حَيٌّ قَیُّوْمٌ، لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ، یَا حَيُّ یَا قَیُّوْمُ أَھْدِيْ لَیْلِيْ وَأَنْعِمْ عَیْنِيْ.“[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! (آسمان پر) ستارے بھی چھپ گئے اور (زمین پر) آنکھیں بھی (نیند میں) ڈوب گئی ہیں، آپ ہی (ہمیشہ) زندہ رہنے والے اور (سب کو) قائم رکھنے والے نگہبان ہیں۔ آپ کو نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند آتی ہے۔ اے حی قیوم! (پروردگار) آپ میری رات کو بھی پرسکون بنا دیجیے اور میری آنکھوں کو بھی نیند عطا فرما دیجیے۔“

نیند میں ڈر جانے یا گھبراہٹ ہو تو کون سی دعا پڑھنی چاہیے

پیارے بچو! کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آپ رات کو کسی وجہ سے ڈر جاتے ہیں یا گھبراتے ہیں۔ کبھی کوئی ڈراؤنا خواب دیکھا یا کوئی قصہ یاد آگیا، جس کی وجہ سے ڈر لگا یا گھبراہٹ ہوتی ہے۔ کبھی نیند ہی نہیں آتی ہے گھبراہٹ ہوتی ہے اس موقع پر

---

(۱) طبراني في المعجم الكبير: ۱۲۴/۵

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے۔

"أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ، وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَّحْضُرُوْنَ"[1]

ترجمہ: "میں اللہ تعالیٰ کے غصے، ان کی سزا، ان کے بندوں کے شر، شیاطین کے وسوسوں اور شیاطین کے میرے پاس آنے سے اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں۔"

پیارے بچو! آپ نے سونے کے آداب پڑھے اب ہمیں بھی کچھ ان کے بارے میں بتادیجیے۔ جلدی کیجیے سونے کے وقت ہو رہا ہے۔ چلیں ان سوالات کے جواب دیں۔ شاباش!

☆☆......☆☆

(۱) احمد في مسند: ۵۷/٤

آزمائشی سوالات

❶ رات کو کب سونا چاہیے؟

❷ سونے سے پہلے کیا کام کرنے چاہیے؟

(کپڑے تبدیل کرنا، گھر کا دروازہ بند کرنا، پیشاب کرنا، وضو کرنا، مسواک کرنا، کنگھی کرنا، سرمہ لگانا، بستر جھاڑنا، سرہانے پانی اور مسواک رکھنا، چاروں قل پڑھنا۔)

❸ سونے سے پہلے کون سی سورتیں اور کون سی دعائیں پڑھنا چاہیے؟

(آیۃ الکرسی، چاروں قل، تسبیحات فاطمی، بقرہ کی آخری دو آیتیں، استغفار۔)

❹ سونے کا صحیح طریقہ کیا ہے اور کس طرح سونا منع ہے؟

(دائیں کروٹ پر دائیں رخسار کے نیچے دایاں ہاتھ رکھ کر دعائیں پڑھ کر چادر اوڑھ کر سونا چاہیے کھانے کے فوراً بعد پیٹ یا منہ کے بل یا چت لیٹ کر ننگے بدن نہیں سونا چاہیے اسی طرح لوگوں کے درمیان یا ایسی چھت پر جس کی منڈیر نہ ہو یا جس کمرہ میں روشنی نہ ہو نہیں سونا چاہیے۔)

❺ اگر نیند نہ آئے تو کون سی دعا پڑھنا چاہیے؟

❻ اگر نیند میں ڈر جائیں یا گھبراہٹ ہو تو کون سی دعا پڑھنا چاہیے؟

☆☆......☆☆

خواب کے آداب

پیارے بچو! کبھی آپ سوتے وقت دیکھتے ہیں کہ آپ اپنے دوستوں کے ساتھ خوب کھیل کود رہے ہوتے ہیں اور خوب مزے اڑا رہے ہیں۔ جب آپ کے مزے اپنی انتہا کو پہنچ رہے ہوتے ہیں تو اچانک آپ کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ تو آپ کہتے ہیں ارے یہ کیا یہ تو خواب تھا۔ ارے بھئی سارا مزا ہی خراب ہو گیا۔

ایسے ہی کبھی آپ کوئی ڈرانے والا خواب دیکھ رہے ہوتے ہیں اور جب بہت ہی ڈرنے لگتے ہیں بلکہ کبھی تو ڈر کی وجہ سے آپ کی چیخ بھی نکل جاتی ہے تو جب ایسے وقت آپ کی آنکھ کھلتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اچھا ہوا یہ خواب تھا۔

پیارے بچو! اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ پتہ ہے آپ کو یہ بات ہمیں کس نے بتائی ہے۔ غور سے سنیے یہ بات ہمیں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہے۔[1]

پیارے بچو! اگر آپ کوئی اچھا خواب دیکھیں تو کیا کرنا چاہیے اگر برا خواب دیکھیں تو کیا کرنا چاہیے۔ اب ہم آپ کو اچھا یا برا خواب دیکھنے کے آداب بتاتے ہیں۔

اچھا خواب دیکھنے کے آداب

پیارے بچو! جب آپ کوئی اچھا خواب دیکھیں تو آپ کو تین کام کرنے چاہئیں۔

❶ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ الحمد للہ کہنا چاہیے۔

❷ اس خواب کی اچھی تعبیر کہنی چاہیے۔

❸ اچھا خواب اپنے والدین کو بتانا چاہیے (حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا تو اپنے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام کو خواب بتایا تھا) اسی طرح کسی بہت

---

(۱) بخاري: ۳۴/۲

ہی اچھے دوست کو بتانا چاہیے۔

برا خواب دیکھنے کے آداب

پیارے بچو! جب آپ کوئی برا خواب دیکھیں تو

1. برا خواب دیکھ کر یہ دعا پڑھیں۔
"اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ وَسَيِّأٰتِ الْاَحْلاَمِ."
ترجمہ: "اے اللہ! میں شیطان کے عمل اور برے خواب سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔"
2. یا تین مرتبہ "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ"[1]
3. بائیں طرف تھتکارنا چاہیے۔
4. کسی سے بیان نہیں کرنا چاہیے۔[2]

ان میں سے کوئی ایک عمل بھی کافی ہے۔[3]

☆☆......☆☆

آزمائشی سوالات

1. اچھا یا برا خواب نظر آئے تو کیا کرنا چاہیے؟
(اچھا خواب نظر آئے تو الحمد للہ کہنا چاہیے، اچھی تعبیر کہنی چاہیے اپنے والدین کو بتانا چاہیے برا خواب نظر آئے تو اس کی دعا پڑھنی چاہیے یا تین مرتبہ تعوذ اور کسی سے بیان نہ کرنا چاہیے۔)
2. برا خواب دیکھ کر کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟

---

(۱) حصن حصين: ص ۹۳

(۲) فتح الباري: ۳/ ۳۷۰، شرح مسلم نووي: ۲/ ۲۴۱

(۳) شرح مسلم نووي: ۲/ ۲۴۱

مآخذ و مراجع

اسمائے کتب	مصنفین	مکتبہ
آپ بیتی	مولانا محمد ذکریا	مکتبہ الشیخ کراچی
احادیث قدسیہ		مؤسسۃ الایمان و دار الرشید بیروت
احیاء العلوم	ابو حامد غزالی	دار الاحیاء الکتب العربیہ
آداب المتعلمین	قاری صدیق احمد	مجلس نشریات الاسلام کراچی
آداب مساجد	مفتی محمد شفیع	مکتبہ دار العلوم کراچی
آداب معاشرت	اشرف علی تھانوی	دار الاشاعت کراچی
ادب المفرد	محمد بن اسماعیل بخاری	مکتبہ الاثریہ سانگلہ ہل شیخوپورہ
ارواح ثلاثہ	اشرف علی تھانوی	مکتبہ رحمانیہ لاہور
اسلامی آداب	محمد زبیر عبد المجید	دار الہدیٰ کراچی
اشعۃ اللمعات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی	مطبع منشی نولکشور لکھنؤ
الاشباہ والنظائر	زین الدین الشہیر بابن نجیم	مکتبہ حقانیہ ملتان
اصابہ	ابن اثیر	مکتبہ المثنیٰ بغداد
اصلاح انقلابِ امت	اشرف علی تھانوی	ادارۃ المعارف کراچی
اصلاح معاشرہ	حبیب اللہ مختار	دار التصنیف بنوری ٹاؤن کراچی
اکابر دیوبند کیا تھے	محمد تقی عثمانی	ادارۃ المعارف کراچی
انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر	سید ابو الحسن علی ندوی	ادارہ نشریات اسلام کراچی
البحر الرائق	زین الدین ابن نجیم	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
بذل المجہود	خلیل احمد سہارنپوری	مکتبہ الشیخ کراچی
بہشتی زیور	اشرف علی تھانوی	مکتبہ امدادیہ ملتان

اسمائے کتب	مصنفین	مکتبہ
بیس بڑے مسلمان	عبدالرشید ارشد	مکتبہ رشیدیہ لاہور
تاریخ الخلفاء	عبدالرحمن بن ابوبکر سیوطی	کتب خانہ مرکز علم وادب
تذکرۃ السامع والمتکلم	ابوالفضل سعد اللہ ابن جماعہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
ترغیب وترہیب	علامہ منذری	دارالفکر بیروت
تعلیم الاسلام	کفایت اللہ دہلوی	دارالاشاعت
تعلیم المتعلم	امام برہان الاسلام	قدیمی کتب خانہ کراچی
تفسیر قرطبی	محمد بن احمد القرطبی	دارالشعب القاہرہ
جامع بیان العلم	ابوعمرو یوسف بن عبدالبر	دارالفکر بیروت
جامع صغیر	عبدالرحمن بن ابوبکر سیوطی	دار طائر العلم جدہ
تکملہ فتح الملہم	محمد تقی عثمانی	مکتبہ دارالعلوم کراچی
سنن کبری نسائی	احمد بن شعیب نسائی	نفیس اکیڈمی لاہور
حاشیہ تعلیم المتعلم	انظر شاہ کشمیری	
حصن حصین مترجم	مولانا عاشق الہی	تاج کمپنی کراچی
حقوق والدین	عاشق الہی برنی	ادارۃ المعارف کراچی
حلبی کبیر	شیخ ابراہیم حلبی	سہیل اکیڈمی لاہور
حلیۃ الاولیاء	ابونعیم اصبہانی	دارالکتاب العربی
درس ترمذی	محمد تقی عثمانی	مکتبہ دارالعلوم کراچی
دلائل النبوۃ	ابونعیم اصبہانی	
دلیل الفالحین	ابن علان شافعی	دارالفکر بیروت
سنن ابن ماجہ	محمد بن یزید ابن ماجہ	قدیمی کتب خانہ کراچی
سنن ابوداؤد	سلیمان بن اشعث ابوداؤد	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
سنن ترمذی	محمد بن عیسی الترمذی	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

اسمائے کتب	مصنفین	مکتبہ
سنن دارمی	عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی	دارالکتاب العربی بیروت
سنن کبریٰ نسائی	احمد بن شعیب نسائی	دارالکتب العلمیہ بیروت
سعایہ	عبد الحیٔ لکھنوی	نفیس اکیڈمی لاہور
سیر اعلام النبلاء	محمد بن احمد بن عثمان ذہبی	موسسۃ الرسالۃ
سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	شبلی نعمانی، سید سلیمان ندوی	دارالاشاعت
شرح مسلم نووی	یحیٰی بن شرف نووی	قدیمی کتب خانہ کراچی
شعب الایمان بیہقی	ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی	دارالکتب العلمیہ بیروت
شمائل ترمذی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی	ایچ ایم سعید کمپنی
صحیح ابن حبان	محمد بن حبان البستی	مؤسسۃ الرسالہ بیروت
صحیح ابن خزیمہ	محمد بن اسحاق النیشاپوری	المکتب الاسلامی بیروت
صحیح بخاری	محمد بن اسماعیل البخاری	قدیمی کتب خانہ کراچی
صحیح مسلم	مسلم بن حجاج القشیری النیشاپوری	قدیمی کتب خانہ کراچی
طب نبوی	ابن قیم	میر محمد کتب خانہ کراچی
طحاوی		
طحطاوی	احمد بن محمد بن اسلام طحطاوی	قدیمی کتب خانہ کراچی
عمدۃ الفقہ	سید زوّار حسین	ادارۃ امجدیہ کراچی
عمدۃ القاری	محمود بن احمد العینی	دارالکتب العلمیہ بیروت
عمل الیوم واللیلہ ابن سنی	حافظ ابوبکر احمد دینوری ابن سنی	مکتبہ الشیخ کراچی
عون المعبود	محمد شمس الحق عظیم آبادی	دارالکتب العلمیہ بیروت
فتاویٰ شامی	محمد بن امین ابن عابدین	دارالکتب العلمیہ بیروت
فتاویٰ عالمگیری	مولانا نظام	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
فتح الباری	حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی	دارالنشر الکتب الاسلامیہ لاہور

اسمائے کتب	مصنفین	مکتبہ
فتوحات ربانیہ	علامہ ابن علان شافعی	دارالاحیاء التراث العربی بیروت
الفقیہ والتفقہ	خطیب بغدادی	
فیض الباری	انور شاہ کشمیری	مکتبہ عزیزیہ لاہور
فیض القدیر	عبدالرؤف مناوی	المکتبہ التجاریہ الکبری مصر
کتاب الاذکار	یحیی بن شرف نووی	مکتبہ المامون جدہ
کتاب الدعا طبرانی	سلیمان بن احمد الطبرانی	مکتبہ الرشید ریاض
کتاب الزہد	عبداللہ بن مبارک	دارالکتب العلمیہ
کشف الخفاء	اسماعیل بن احمد الجراحی	مؤسسۃ الرسالہ بیروت
کنز العمال	شیخ علی متقی	دارالکتب العلمیہ بیروت
مجمع الزوائد	حافظ علی بن ابوبکر الہیثمی	دارالفکر بیروت
مخزن الاخلاق	رحمت اللہ سبحانی لدھیانوی	سنی پبلی کیشنز لاہور
مدارج النبوۃ	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	خزینہ علم وادب لاہور
مرقاۃ	ملا علی قاری	مکتبہ امدادیہ ملتان
مستدرک حاکم	محمد بن عبداللہ النیشاپوری	دارالکتب العلمیہ بیروت
مسند ابو عوانہ	ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق اسفرائنی	دارالمعرفہ بیروت
مسند احمد	احمد بن حنبل شیبانی	مؤسسہ قطبہ مصر
مسند بزار	ابوبکر احمد بن عمرو البزاء	مؤسسۃ علوم القرآن بیروت
مسند طیالسی	سلیمان بن داؤد طیالسی	دارالمعرفہ، بیروت
مسند فردوس	شیرویہ بن شہردار الدیلمی	دارالکتب العلمیہ بیروت
مشکوۃ	خطیب تبریزی	قدیمی کتب خانہ کراچی
مصنف ابن ابی شیبہ	عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی	مکتبہ الرشید ریاض
مصنف عبدالرزاق	عبدالرزاق بن ہمام	المکتب الاسلامی بیروت

اسمائے کتب	مصنفین	مکتبہ
مظاہر حق	علامہ نواب محمد قطب الدین	دارالاشاعت کراچی
معارف الحدیث	محمد منظور نعمانی	دارالاشاعت کراچی
معارف السنن	محمد یوسف بنوری	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
معارف القرآن	مفتی محمد شفیع	ادارۃ المعارف کراچی
معجم ابویعلی	احمد بن علی بن المثنی الوصلی ابویعلی	ادارۃ العلوم الاثریہ
معجم اوسط طبرانی	سلیمان احمد الطبرانی	دارالحرمین قاہرہ
معجم صغیر طبرانی	سلیمان احمد الطبرانی	المکتب الاسلامی بیروت
معجم کبیر طبرانی	سلیمان احمد الطبرانی	مکتبۃ العلوم والحکم موصل
مغنی ابن قدامہ	ابن قدامہ	دار طیبہ للنشر والتوزیع ریاض
مفتاح السعادۃ و مصباح السیادۃ	بطاش کبری زادہ	دارالکتب التعلیم بیروت
مکارم الاخلاق	محمد بن جعفر للخرائطی	دارالفکر بیروت
موسوعۃ الآداب	عبدالعزیز بن فتحی السید ندا	مکتبہ العلوم والحکم موصل
من ادب الاسلام (مترجم)	شیخ عبدالفتاح ابوعدہ	دارالقلم کراچی
نتائج الافکار	ابن حجر عسقلانی	
نورالایضاح	حسن ابن علی البشر بنلانی	کتب خانہ مجیدیہ ملتان

☆☆......☆☆